گوہر شاہی کے عقائد و نظریات

مولانا محمد طفیل رضوی

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، ضلع جنوبی، کراچی، فون:32439799

Presented by ://https://jafrilibrary.com

نام کتاب : گوہر شاہی کے عقائد و نظریات

تصنیف : مولانا محمد طفیل رضوی

سن اشاعت : جمادی الاولی 1434ھ۔ اپریل 2012ء

سلسلہ اشاعت نمبر : 228

تعداد اشاعت : 3300

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

اس سرزمین پر اسلام کا آفتاب طلوع ہونے سے لے کر آج تک بے شمار فتنے پیدا ہوئے، اسلام اور نبی اسلام کے خلاف اُٹھنے والے یہ فتنے جب بھی اٹھے تو اسلام کا درد رکھنے والے علماء اور دانشوروں نے اپنے طور پر اُن کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے اسلام کا دفاع کیا، فتنے برپا کرنے والے تو اپنے انجام کو پہنچے مگر اُن دشمنان اسلام کے افکار اور ان کی تعلیمات کی ایک عرصے تک اُن کے کارندوں کے ذریعے اشاعت ہوتی رہی، بعض تو اس طرح ختم ہو گئے کہ اب اُن کو اور اُن کی تعلیمات کو جاننے والا کوئی نہیں اور بعض کا ذکر صرف کتب میں ملتا ہے اور بعض کی آج بھی ایک منظم طریقے سے اشاعت جاری ہے، ان ہی میں سے ایک ''ریاض احمد گوہرشاہی'' ہے، جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اپنی زندگی میں اس نے کبھی کوئی دعویٰ کیا تو کبھی کوئی، آخرکار اپنے انجام کو پہنچا اور اس کی قائم کردہ تنظیم ''انجمن سرفروشانِ اسلام'' آج بھی باقی ہے، اس کے افکار کی اشاعت اب بھی ہو رہی ہے۔ جب یہ زندہ تھا تب بھی علماء حقہ نے اس کا بھرپور ردّ کیا اور عوام المسلمین کو گمراہی سے بچانے کی بھرپور سعی کی اور ہمارے ادارے ''جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)'' نے اس وقت بھی اس کے باطل نظریات کے خلاف علماء اہلسنّت کے تحریر کردہ فتاویٰ کا ایک مجموعہ شائع کیا تھا۔ اور اب بھی جب وہ اس دنیا میں نہیں لیکن اس کی تعلیمات کو پھیلا کر عوام المسلمین کو گمراہ کرنے کا سلسلہ جاری ہے تو ہمارے علماء، دانشور حضرات خاموش نہیں بیٹھے، اسی سلسلہ میں مولانا محمد طفیل رضوی صاحب نے اس گمراہی کے طوفان کو روکنے کی ایسے انداز میں سعی کی ہے کہ وہ لوگ جواب بھی اُس بے دین، باطل پرست، گمراہ کی بے دینی، باطل پرستی اور گمراہی کا یقین نہیں کرتے اُن کے لئے اُس کی اصل عبارات کا عکس پیش کیا تاکہ انہیں اپنے متاع عزیز ایمان کی حفاظت کی فکر ہو اور اِس گمراہ گروہ کے فریب سے بچ سکیں۔

لہٰذا جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) اسے اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے ۲۲۸ ویں نمبر پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہی ہے۔ دعا ہے رب ذوالجلال اس تحریر کو نافع ہر خاص و عام بنائے اور پروردگار اس سلسلہ کو مزید ترقی عطا کرے۔

محمد عطاء اللہ نعیمی غفرلہ

(خادم دار الحدیث ودار الافتاء جامعۃ النور)

فتنہ گوہریہ بہت خطرناک فتنہ ہے۔ اس فتنے کا بانی ریاض احمد گوہر شاہی ہے۔ گوہر شاہی نے اس فتنے کا آغاز اپنی ''انجمن سرفروشانِ اسلام'' کے نام سے کیا۔ ''فتنہ گوہریہ'' دین کے خادموں کا کوئی گروہ نہیں بلکہ ایمان کے رہزنوں کا سفید پوش دستہ ہے جو عشق وعرفان کی متاع عزیز پر شب خون مارنے اُٹھا ہے۔ ان کے مصنوعی تصوف اور بناوٹی روحانیت کے پیچھے خوفناک درندوں کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔

اس فرقے کا طریقۂ واردات اس لحاظ سے بہت پُر اسرار اور خطرناک ہے کہ نہ صرف اہلسنّت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ کی اتباع اور عقیدت کا بھی دم بھرتے ہیں۔ ''فتنہ گوہریہ'' کے پیرو اہلسنّت کو بدنام کرنے اور نوجوانوں کو راہ حق سے بہکانے کے لئے اہلسنّت کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔

گوہر شاہی نے اپنی گمراہی ان کتابوں میں تحریر کی ہیں جن کے نام ''روحانی سفر'' روشناس، مینارہ نور، نمازِ حقیقت اور اقسام بیعت، تحفۃ المجالس، تریاقِ قلب اور دینِ الٰہی وغیرہ ہیں۔ اب آپ کے سامنے ان کتب کی عبارات ثبوت کے ساتھ پیش کی جارہی ہے۔

گوہر شاہی کی عقائد ونظریات اسی کی کتابوں سے

1۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''روحانی سفر'' کے صفحہ نمبر 4 پر لکھتا ہے۔ ''اب گولڑہ شریف صاحبزادہ معین الدین صاحب سے بیعت ہوا۔ انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی، میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے'' (معاذ اللہ)

2۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''روحانی سفر'' کے صفحہ نمبر 7 پر لکھتا ہے کہ ''اس دن کے بعد یعنی بیس سال کی عمر سے بتیس سال کی عمر تک اسی گدھے کا اثر رہا، نماز وغیرہ سب ختم ہوگئی،

جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی" (معاذ اللہ)

3۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 8 پر لکھتا ہے کہ "سوسائٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہو گیا" (معاذ اللہ)

4۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 21 پر لکھتا ہے کہ "رات کا پہلا ہی حصہ تھا دیکھا کہ ایک سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے، گلے میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے جس پر بغیر زیر وزبر کے محمد لکھا ہوا ہے۔ آواز آئی، یہی رسول اللہ ہیں" (معاذ اللہ)

(نوٹ: لفظ محمد اور رسول اللہ پر "" گوہر شاہی کی کتاب میں موجود ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اسی طرح لکھا ورنہ درود کو مختصر "" لکھنا ناجائز ہے)

5۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 22 پر لکھتا ہے کہ "جو تیرے مرشد کے روپ میں پیشاب میں نظر آیا، جو مصنوعی یا رسول اللہ بن کر آیا تھا۔ وہ بھی میرا ہی مرشد تھا اور اس وقت جس نے تجھے سجدۂ ابلیس سے بچا لیا، وہی تیرا مرشد تھا" (معاذ اللہ)

6۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 24 پر لکھتا ہے کہ درد اور بدگمانی کی وجہ سے آج مجھ سے کوئی نماز ادا نہ ہوئی، سارا دن مستانی کی جھونپڑی میں پڑا رہا"

7۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 27 پر لکھتا ہے کہ "جب ہاتھ اوپر اٹھایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ کو پکڑ رہا ہوں، جب ہاتھ منہ کی طرف لایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ میرے منہ میں چلا گیا" (معاذ اللہ)

8۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 32 پر لکھتا ہے کہ "(مستانی) میرے قریب ہو کر لیٹ گئی اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔ ایک آفت سے بچا، دوسری میں خود پھنسا، چپ چاپ لیٹا سوچتا رہا"

9۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 35 پر لکھتا ہے کہ "سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے، خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا"

10۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 36 پر لکھتا ہے کہ کچھ بزرگوں کے

حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے"۔ (معاذ اللہ)

11۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 38 پر لکھتا ہے "(مستانی نے) جاتے وقت مجھ سے مصافحہ کیا، پھر گلے سے لگالیا"

12۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 49 پر لکھتا ہے کہ "چرس پینے والے کے متعلق مجھے الہام ہوا کہ یہ شخص ہزاروں عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے"۔ (معاذ اللہ)

13۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روحانی سفر" کے صفحہ نمبر 50 پر لکھتا ہے "یہ نشہ اس کی عبادت ہے"۔

14۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روشناس" کے صفحہ نمبر 3 پر علم کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے "ظاہری علم کی انتہا بحث ومباحثہ اور مناظرہ ہے، جو مقامِ شر بھی ہوسکتا ہے، کیونکہ بہتر فرقے اسی ظاہری علم کی پیداوار ہیں"۔

15۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روشناس" کے صفحہ نمبر 4 پر پیر ہونے کی عجیب وغریب شرط قائم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "اگر کوئی مرشد سات دن سے زیادہ ٹال مٹول سے کام لے تو بہتر ہے کہ اس سے جدا ہو جائے، اپنی عمر عزیز برباد نہ کرے"۔

16۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "روشناس" کے صفحہ نمبر 11 پر لکھتا ہے کہ "ایک دن، اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں، سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر اور وہ اللہ پر عاشق ہوگئی"۔ (معاذ اللہ)

17۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "مینارۂ نور" کے صفحہ نمبر 11 پر لکھتا ہے کہ "آدم علیہ السلام اسی نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے"۔ (معاذ اللہ)

18۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "مینارۂ نور" کے صفحہ نمبر 14 پر لکھتا ہے کہ "مرزا غلام احمد قادیانی بیشک عابد وزاہد تھا"۔ (معاذ اللہ)

19۔ گوہر شاہی نے اپنی کتاب "مینارۂ نور" کے صفحہ نمبر 27 پر علماء کی شان میں شدید ترین

گستاخیاں کیں اوران کے علم پرتنقید کی۔

20۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "مینارۂ نور" کے صفحہ نمبر 29 پرآیت کا جھوٹا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ "قرآن مجید میں باربار "دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالَ" فرمایا ہے۔حالانکہ پورے قرآن مجید میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وارد نہیں ہوا"۔

21۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "مینارۂ نور" کے صفحہ نمبر 44 پرلکھتا ہے کہ جب تک آپؐ کسی کو زیارت نہ دیں،اس کے اُمتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں"

22۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "مینارۂ نور" کے صفحہ نمبر 61 پرولایت اور پیرومرشد کی عجیب و غریب شرطیں قائم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ولی کے لئے الہام وکشف وکرامت ضروری ہے،اور ولی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا مرتبہ رکھتا ہو"۔

23۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "مینارۂ نور" کے صفحہ نمبر 62 پرلکھتا ہے کہ بیت المقدس سے دُو میل دور حضرت موسیٰؑ کا مزار ہے۔یہودی مرداور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈہ بن گیا جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا۔

24۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "مینارۂ نور" کے صفحہ نمبر 30 پرلکھتا ہے کہ "نبی دیدارِالٰہی کو ترستے رہے اور یہ (اولیاءِ اُمت) دیدار میں رہتے ہیں"۔

25۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "نماز حقیقت اور اقسام بیعت" کے صفحہ نمبر 5 پرلکھتا ہے کہ نماز میں ایک اور کڑی شرط ہے کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں یا اللہ ہم کو دیکھ رہا ہو،ظاہر ہے ہم اللہ کو نہیں دیکھ رہے اور اللہ بھی ہمیں نہیں دیکھتا"۔(معاذ اللہ)

26۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "تحفۃ المجالس" کے صفحہ نمبر 2 پرلکھتا ہے کہ "پہلے اعمال ہیں پھر اس کے بعد ایمان ہے"۔

27۔ گوہر شاہی اپنی کتاب "تحفۃ المجالس" کے صفحہ نمبر 3 پرلکھتا ہے کہ آدمی بس نماز کے نوافل پڑھتا رہے،علماء نے ہم سب کو اُلجھا دیا۔(معاذ اللہ)

28۔ گوہر شاہی کی کتاب "دینِ الٰہی" کے صفحہ نمبر 9 پردرج ہے کہ گوہر شاہی کو اللہ کی طرف

خاص الہامات، ہر مرتبہ اور معراج نصیب ہونے کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے۔ اسی لئے خوشی میں اس کے ماننے والے ''جشن شاہی'' مناتے ہیں۔

27۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''دین الٰہی'' کے صفحہ نمبر 44 پر لکھتا ہے کہ ''سب سے بہتر اور بلند وہی ہے جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے، خواہ وہ کسی مذہب سے بھی ہو''۔

28۔ گوہر شاہی نے اپنی کتاب ''دینِ الٰہی'' کے صفحہ نمبر 45 پر ترجمہ قرآن میں خیانت کر کے عوام کو دھوکا دیا۔

29۔ گوہر شاہی اپنی کتاب ''دین الٰہی'' کے صفحہ نمبر 48 پر اپنا باطل عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''ربّ چمکتے دلوں کو دیکھتا ہے، وہ مذہب والے ہوں یا بے مذہب''۔

کیا اس سے زیادہ دلیری کے ساتھ کوئی دشمنِ اسلام دینِ متین کے چہرے کو مسخ کر سکتا ہے؟ کیا شریعت مطہرہ کی تنقیص کے لئے اس سے بھی زیادہ شرمناک پیرایہ استعمال کیا جا سکتا ہے؟ کیا اپنے مذہب' اپنے دین' اپنے عقائد کا اس طرح سے خون کرنے والا یہ شخص مذہبی رہنما ہو سکتا ہے؟

آج کل گوہر شاہی کے چیلوں نے ''مہدی فاؤنڈیشن'' کے نام سے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ جماعت دوبارہ سرگرم ہو رہی ہے۔ اس کے کارکنان دنیا بھر میں ای میل اور خطوط کے ذریعہ فساد پھیلا رہے ہیں۔ اس طرح گوہر شاہی کی فتنہ انگیز جماعت دوبارہ سرگرم ہو گئی ہے۔

اب آپ کے سامنے گوہر شاہی کی کتابوں کے اصل عکس پیش کئے جائیں گے تا کہ آپ کا دل مطمئن ہو جائے کہ ہم نے کسی پر الزام نہیں لگایا بلکہ اصل کتابیں آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں تا کہ محسوس کی دنیا میں رہنے والے خود فیصلہ کر سکیں۔

گوہر شاہی نے اپنے پیر سے کہا کہ درود شریف سے کیا ہوتا ہے (معاذ اللہ)

فیض حاصل نہیں کرسکتا۔ میں نے کہا میری قسمت اور بیعت ٹوٹ گئی۔ اب گوکڑہ شریف صاحبزادہ معین الدین صاحب سے بیعت ہوا۔ انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی۔ میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے۔ کوئی ایسی عبادت ہو جو میں ہر وقت کرسکوں۔ بقول اس آیت کے کہ جب نماز پڑھ لو تو میرے ذکر میں مشغول ہو جاؤ۔ اٹھتے بیٹھتے حتیٰ کہ کروٹیں لیتے بھی...... انہوں نے کہا تو کس زمانے میں ایسی بات کرتا ہے وہ لوگ ختم ہو گئے۔ جا نماز پڑھ گناہوں سے توبہ کر۔ ایک تسبیح روزانہ درود شریف پڑھا کر، ماں باپ کی خدمت کر ـــــ رزقِ حلال کھا اور ہمارے آستانے میں بھی حاضری دیا کر۔ بس یہی کافی ہے...... میں نے کہا نماز بھی پڑھتا ہوں۔ درود شریف کی بھی کئی تسبیحاں پڑھتا ہوں لیکن پیاس نہیں بجھتی۔ انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور بے رخی سے دوسرے شخص کیطرف متوجہ ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد آستانہ سے اٹھ کر چلے گئے۔ میں نے یہی سمجھا کہ ان کے پاس بھی ظاہری لبادہ ہے۔ ورنہ طالب سے اس طرح کوئی بے رخی نہیں کرتا۔ اور بیٹھے ہی بیٹھے وہاں سے بھی بیعت ٹوٹ گئی۔

اب میں ہر وقت پریشان رہتا کہ کوئی ایسا رہبر مل جائے جس سے سکونِ قلب میسّر ہو۔ میرے ایک دوست جو تصوّف سے کچھ واقفیت رکھتے تھے۔ مجھے ایک درویش کے پاس لے گئے۔ وہ درویش لمبا چوغہ پہنے ہوئے تھا جب ہم وہاں پہنچے تو اُن کے خلیفہ نے گرم گرم دودھ کے گلاس پیش کیئے۔ کچھ امید قائم ہو گئی تھوڑی دیر تک فقیری کی باتیں ہوتی رہیں منزل سامنے نظر آنے لگی اتنے میں اُن کے خلیفہ نے حقّہ آگے بڑھایا۔ فقیر نے لمبے لمبے کش لگائے اور چرس کی بُو سارے کمرے میں پھیل گئی۔ میں جلدی جلدی کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ دوست بھی پیچھے پہنچ گیا اور سمجھانے لگا کہ ان فقیروں کی اپنی اپنی رمزیں ہوتی ہیں

☆ اصل عبارت: اب گولڑہ شریف صاحبزادہ معین الدین صاحب سے بیعت ہوا۔ انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی۔ میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے

گوہر شاہی پر بارہ سال گدھے کا اثر رہا، نماز وغیرہ سب ختم ہوگئی، جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہوسکتی

روحانی سفر

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

شعبہ نشر و اشاعت

انجمن سرفروشان اسلام پاکستان (رجسٹرڈ)

تھا بڑی مشکل سے ان خیالات پر قابو پاتا ہوں۔ پھر ایک شعر کانوں میں گونجتا ہے

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لیئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

اب اس شعر کے بارے میں بار بار سوچتا ہوں اتنے میں میری نظر گدھے پر جا پڑی وہ مجھے دیکھ کر ہنستا ہے۔ میں پریشان سا ہوگیا کہ یہ کیسا گدھا ہے جو ہنس رہا ہے۔ اب وہ مجھے آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے اور آواز بھی آتی ہے کہ میرے اوپر سوار ہوجا۔ میں ہٹتا ہوں اور بچتا ہوں پھر گدھے کے ہونٹ ہلتے ہیں جیسے کچھ پڑھ رہا ہو۔ جوں جوں اُس کے ہونٹ ہلتے گئے میں اس کی طرف کھینچتا گیا اور آخر خود بخود اُس کے اوپر سوار ہوگیا وہ گدھا تھوڑی دیر بھاگا اور پھر ہوا میں اڑنے لگا۔ میں نے باقاعدہ راوی، چناب کے دریا عبور کرتے دیکھا، اپنے گاؤں کے اوپر بھی پرواز کی، یعنی اُس گدھے نے پورے پاکستان کی سیر کرادی۔ اور پھر مجھے وہیں اتارا جہاں سے اٹھایا تھا۔ اب فقیری کے سب نشے ہرن ہو چکے تھے اپنی حالت اور حماقت پر غصہ آرہا تھا۔ میں جلد اپنے وطن پہونچ کر دنیا کے عیش چکھنا چاہتا تھا۔ میں جلدی جلدی قدموں سے جام داتار کے دربار کی طرف دو دن سفر کر کے پہنچا۔ میرے بہنوئی میری تلاش میں وہاں پہنچ چکے تھے۔ مجھے اس حالت میں دیکھا۔ پوچھا کیا ارادہ ہے میں نے کہا بس منزل پالی ہے اب واپس چلتے ہیں۔

اُس دن کے بعد یعنی بیس سال کی عمر سے بتیس سال کی عمر تک اُسی گدھے کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ سب ختم ہوگئی جمعہ کی نماز بھی ادا نہ ہوسکتی۔ پیروں فقیروں اور عالموں سے چڑ ہوگئی اور اکثر محفلوں میں ان پر طنز کرتا۔ شادی کرلی تین بچے ہو گئے اور کاروبار میں مصروف ہوگیا۔ زندگی کا مطلب یہی سمجھا کہ تھوڑے دن کی زندگی

گوہر شاہی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ مجھ پر سوسائیٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہو گیا

ہے۔ عیش کرو۔ فالتو وقت سینماؤں اور تھیٹروں میں گزارتا۔ روپیہ اکٹھا کرنے کیلئے حلال و حرام کی تمیز بھی جاتی رہی۔ کاروبار میں بے ایمانی، فراڈ اور جھوٹ شعار بن گیا یہی سمجھیئے کہ نفس امارہ کی قید میں زندگی کٹنے لگی۔ سوسائیٹیوں کی وجہ سے مرزائیت اور کچھ وہابیت کا اثر ہو گیا۔

نواب شاہ میں میری چھوٹی بہن رہتی تھی۔ اس کی بڑی لڑکی عمر پندرہ سولہ سال کو دورے پڑنے شروع ہو گئے ہاتھ پاؤں اکڑ جاتے اور زور سے چیخیں مارتی اور کبھی دوران دورہ گھر والوں سے باتیں کرتی۔ اپنا نام اور مذہب کچھ اور بتاتی۔ گھر والے پہلے ڈاکٹروں کیطرف رجوع ہوئے، جب کوئی آرام نہ ہوا۔ تو عاملوں کو بلایا۔ انہوں نے کہا زبردست قسم کی دیوی ہے جو ہمارے بس سے باہر ہے۔ ایک دن دورے کی حالت میں لڑکی نے کہا ملتان شاہ شمس کے دربار پر لڑکی کی حاضری دو تب چھوڑ دیں گے۔ اُس کی والدہ لڑکی کو ملتان دربار پر لے گئی۔ حاضری کے بعد بڑی بہن کے گھر چلی گئی جو ملتان کے قریب ایک گاؤں میں آباد تھے۔ رات کو لڑکی کو وہاں دورہ پڑا اور اسی طرح کا دورہ بڑی بہن کی لڑکی کو بھی پڑا۔ وہ گھبرائیں اور صبح دونوں بچیوں کو راولپنڈی لے آئیں۔ میں نے ساری کیفیت پوچھی اور کہا کہیں اچھے ڈاکٹر کو دکھاتے ہیں۔ اثر وغیرہ سب بنی بنائی باتیں ہیں۔ میرا خیال تھا کہ ہسٹریا کا مرض ہے جسے عامل حضرات جنات کا مریض کہہ دیتے ہیں۔ میں دونوں لڑکیوں کو ایک دوست ڈاکٹر کے پاس لے گیا اُس نے بھی یہی کہا ہسٹریا ہے ان کی شادیاں کر دو۔ اس نے انجکشن لگانا چاہا۔ تو ایک لڑکی کا رنگ لال ہو گیا۔ کہنے لگی ڈاکٹر تب مانوں انجکشن لگائے اور بازو آگے کر دیا۔ ڈاکٹر نے انتہائی کوشش کری لیکن سوئی گوشت میں نہ جا سکی۔ ایسا لگتا کہ بازو پتھر کے ہو گئے۔ ڈاکٹر نے گھبراتے ہوئے کہا۔ کہ انہیں کسی پیر فقیر کے پاس لے جاؤ۔ یہ کوئی دوسری بات

گوہر شاہی نے اپنی کتاب میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی

روحانی سفر

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

شعبہ نشر و اشاعت

انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان (رجسٹرڈ)

۲۱

اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اور پھر وہ بھی نظر آنا بند ہو گیا اب یہی خواہش ہے کہ کسی طریقہ سے حضور پاکؐ کا دیدار ہو جائے رات کا پہلا ہی حصہ تھا دیکھا کہ ایک سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے گلے میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے جس پر بغیر زیر و زبر کے محمدؐ لکھا ہوا ہے آواز آئی یہی رسول اللہؐ ہیں۔ سجدۂ تعظیمی کر لو۔ میرے ذہن میں سوال اُبھرا رسول اللہؐ تو نوری ہیں، یہ سانولے کیوں ہیں۔ جواب آیا تیرا دل ابھی سیاہ ہے۔ سیاہ آئینے میں سفید بھی سیاہ ہی نظر آتا ہے۔ بات سمجھ میں آ گئی اُٹھنا چاہا لیکن معلوم ہوا کہ جسم پر سخت گرفت ہے اور وہی سایہ سر پر مسلط ہے۔

قدم بوسی کا لمحہ گزر گیا۔ دل میں سخت ملال ہے اور اس سایہ پر بڑا غصہ آ رہا ہے۔ جی چاہتا ہے کہ سایہ کو خوب گالیاں بکوں۔ لیکن یہ بھی خیال آتا ہے کہ اس سے ہدایت بھی ہوئی اور خون جگر پی کے رہ جاتا ہوں۔ وقت گزرتا گیا۔ اسم ذات کے ذکر قلبی روحی سری وغیرہ ہوتے رہے۔ ایک دن ذکر جہر کی ضربیں لگا رہا تھا دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کا موٹا تازہ کتا سانس کے ذریعہ باہر نکلا اور بڑی تیزی سے بھاگ کر دور پہاڑی پر بیٹھ کر مجھے گھورنے لگا۔ اور جب فکر کی مشق بند کی تو دوبارہ جسم میں داخل ہو گیا۔ اب دوران ذکر گاہے بگاہے میں اُس کتے کو دیکھتا۔ کچھ عرصہ کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ کافی کمزور ہو چکا تھا۔ ایک دن ایسا بھی آیا کہ وہ جسم سے نکلتا لیکن کمزور ہونے کی وجہ سے بھاگ نہ سکتا۔ اللہ ہو کی ضربوں سے اس طرح چیختا چلاتا۔ جیسے اُسے کوئی ڈنڈوں سے مار رہا ہو۔ اب کئی دنوں سے اُس کا جسم سے نکلنا بند ہو گیا تھا۔ لیکن دوران ذکر ناف کی جگہ پہ

☆ اصل عبارت: رات کا پہلا ہی حصہ تھا دیکھا کہ ایک سانولے رنگ کا آدمی سر سے ننگا میرے سامنے موجود ہے۔ گلے میں ایک تختی پڑی ہوئی ہے۔ جس پر بغیر زیر و زبر کے محمد لکھا ہوا ہے۔ آواز آئی یہی رسول اللہ ہیں (معاذ اللہ)

گوہر شاہی کی شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی

۲۲

کیطرح رونے کی آواز آتی کہ ہائے میں مرگیا، ہائے میں جل گیا۔ تقریباً تین سال بعد جہاں سے رونے کی آواز آتی اب کلمہ کی آواز آنا شروع ہوگئی اور دن بدن یہ آواز بڑھتی گئی ناف کی جگہ ہر وقت دھڑکن رہتی جیسے حاملہ کے پیٹ میں بچہ ہو۔

ایک دن ذکر میں مشغول تھا جسم سے پھر کوئی چیز باہر نکلی دیکھا تو ایک بکرا میرے سامنے ذکر سے جھوم رہا تھا۔ کبھی وہ بکرا میرے جسم میں داخل ہو جاتا اور کبھی میرے ساتھ ساتھ رہتا۔

کچھ ماہ بعد اُس بکرے کی شکل بدلنا شروع ہوگئی۔ کبھی تو وہ مجھے بکرا دکھائی دیتا اور کبھی میری شکل بن جاتا۔ اب وہ میری شکل بن چکا تھا۔ فرق صرف آنکھوں میں تھا۔ اُس کی آنکھیں گول اور بڑی تھیں میرے ساتھ ذکر میں بیٹھتا میرے ساتھ نماز پڑھتا اور کبھی کبھی مجھ سے باتیں بھی کرتا۔ اور ایک دن اُس نے اپنا سر قدموں میں رکھ دیا اور کہا اے باہمت شخص، جانتا ہے میں کون ہوں۔ میں نے کہا خبر نہیں۔ کہنے لگا میں تیرا نفس ہوں۔ میں اور میرے مرشد نے تجھے دھوکہ دینے کی بڑی کوشش کی۔ لیکن تیرا مرشد کامل تھا جس نے تجھے بچالیا۔ میں نے کہا میرا مرشد کون۔ اُس نے کہا جس سایہ سے تجھے ہدایت ہوئی وہ تیرا مرشد تھا اور جسکی وجہ سے تجھے بدگمانی ہوئی وہ میرا مرشد ابلیس تھا۔ جو تیرے مرشد کے روپ میں پیشاب میں نظر آیا، جو مصنوعی یا رسول اللہ ﷺ بن کر آیا تھا۔ وہ بھی میرا ہی مرشد تھا، اور اسوقت جس نے تجھے سجدۂ ابلیس سے بچالیا وہی تیرا مرشد تھا۔

آج آدھی رات ہو چکی ہے میں حسب معمول ذکر انفاس میں مشغول ہوں

☆ اصل عبارت: جو تیرے مرشد کے روپ میں پیشاب میں نظر آیا، جو مصنوعی یا رسول اللہ بن کر آیا تھا۔ وہ بھی میرا ہی مرشد تھا اور اس وقت جس نے تجھے سجدۂ ابلیس سے بچالیا

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ آج مجھ سے کوئی نماز ادا نہ ہوئی، سارا دن مستانی کی جھونپڑی میں پڑا رہا

۲۴

نواب شاہ چلا جاؤں گا۔ وہاں رشتہ دار ہیں اُن سے کرایہ لے کر پنجاب چلا جاؤں گا۔ چلہ گاہ میں ایک خادم بنام صالح محمد تھا۔ وہ مجھ سے بہت عقیدت رکھتا۔ اور ڈیوٹی والا فقیر سمجھتا۔ میری نظر اُس پر تھی۔ آج وہ بھی چلہ گاہ میں نہ آیا۔ درد اور بدگمانی کی وجہ سے آج مجھ سے کوئی نماز ادا نہ ہوئی۔ سارا دن مستانی کی جھونپڑی میں پڑا رہا حتیٰ کہ مغرب کی نماز کا وقت ختم ہو گیا۔ اور پھر فاتحہ کا وقت بھی ختم ہونے لگا۔ آسمان پر اندھیرا چھا چکا تھا اچانک میری نظر شمال کی طرف آسمان پر پڑی تو کچھ عربی الفاظ نظر آئے۔ غور سے دیکھا تو الا آنا اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون لکھا ہوا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا۔ یہ جو آیت آسمان پر دکھائی گئی۔ اللہ کے حکم سے ہو گی۔ یعنی اللہ کی رضا ہے۔ جب اللہ کی رضا ہے تو پھر ڈر کس کا۔ ہمت کری اور چلہ گاہ میں پہونچ گیا۔ اب میرا توکل بجائے بزرگوں کے اللہ پر قائم ہو چکا تھا۔ ایک دن باغ میں لیٹ کر مراقبے کی کوشش کر رہا تھا، شش شکار کی آواز سنائی دی آنکھیں کھول کر دیکھا تقریباً ایک گز کا سانپ مجھے گھور رہا تھا۔ اب وہ میری طرف بڑھا۔ مجھے وہ آیت یاد آئی سوچا اس کی حقیقت کا تجربہ کیا جائے وہ بالکل میرے منہ کے قریب پہنچ گیا۔ جوں ہی وہ ماتھے کو کاٹنے کیلئے لپکا میں نے آنکھیں بند کر لیں، ماتھے پر زبان لگائی اور پیچھے ہٹ گیا اور اسی طرح تین دفعہ اُس نے کاٹنے کی کوشش کری آخر چلا گیا۔ اس واقعہ کے بعد میرا یقین بہت ہی پختہ ہو گیا تھا۔

رات کے تقریباً تین بجے ہوں گے۔ ذکر کی مشق کے بعد کھڑے ہو کر دُرود شریف کا ورد کر رہا تھا۔ فجر کا سماں ہو گیا، چشموں کی طرف

جب ہاتھ اوپر اٹھایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ کو پکڑ رہا ہوں، جب ہاتھ منہ کی طرف لایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ میرے منہ میں چلا گیا

۲۷

اور ضرورت کی ہر چیز بغیر طلب کے ملنا شروع ہو گئی۔ چار سالہ پھٹا پرانا جوڑا اترا اور نیا کُرتہ اور پاجامہ زیب تن ہوا۔ ہر ہوٹل والے کی خواہش ہوتی کہ چائے اور کھانا یہیں سے کھائے لوگ بھی دُور دُور سے دیکھنے کے لیے آتے۔ گھر کا دیسی گھی مکھن اور مٹھائی وغیرہ لے آتے۔

ایک رات چشموں کی طرف سے اللہ ھُو کی آواز آنے لگی۔ سمجھا کوئی طالب اللہ ہو گا۔ جا کر دیکھتے ہیں۔ چاندنی رات تھی ایک ادھیڑ عمر کا آدمی اِدھر اُدھر سے بے خبر ذکر میں مشغول تھا جب اللہ کہتا تو آسمان کی طرف ہاتھ پھیلاتا۔ جب ھُوْ کرتا تو دونوں ہاتھوں کو اپنے مُنہ کی طرف لے آتا جیسے مُنہ میں کوئی چیز ڈال رہا ہو میں کافی دیر تک اس انوکھے طریقے کو دیکھتا رہا اور پھر واپس چلہ گاہ آگیا۔ تھوڑی دیر میں قریبی مسجد سے فجر کی اذان بلند ہوئی، مسجد میں گیا وہی رات والا ذاکر نماز پڑھ رہا تھا میں نے بھی جلدی جلدی نماز پڑھی تاکہ اس سے کچھ راز معلوم کر سکوں اُس سے پوچھا آپ رات کو ذکر کر رہے تھے۔ اُس نے کہا جی ہاں۔ میں نے کہا یہ ذکر کتنے عرصہ سے کر رہے ہیں۔ کہنے لگا بارہ تیرہ سال ہو چکے ہیں۔ پوچھا یہ طریقہ کون سا ہے کہنے لگا جب ہاتھ اوپر اُٹھایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ کو پکڑ رہا ہوں جب ہاتھ منہ کی طرف لایا تو تصور یہ ہوتا ہے کہ اللہ میرے مُنہ میں چلا گیا۔ پوچھا یہ طریقہ کس نے سکھایا اُس نے کہا ایک ملنگ ملا تھا اُس نے اسی طرح بتایا۔ پوچھا کوئی کامیابی بھی ہوئی ہے۔ کہنے لگا دل تک تو ابھی ذکر نہیں پہنچا۔ لیکن اتنا ضرور ہوا کہ جب خانہ کعبہ میں اذان ہوتی مجھے یہاں سنائی دیتی اُس نے بتایا کہ میں میر بحر ہوں۔ ماچھی گوٹھ کے سامنے میری جھونپڑی ہے جس میں

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ مستانی میرے قریب ہو کر لیٹ گئی اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔

ایک آفت سے بچا دوسری میں خود پھنسا، چپ چاپ لیٹا سوچتا رہا

۳۲

حسینہ کے کالی کلوٹی لاغر سی بڑھیا نظر آ رہی تھی جس کا چہرہ پچکا ہوا اور لمبے لمبے دانت باہر کو نکلے ہوتے تھے میں گھبرایا سردی کے موسم میں پسینہ چھوٹا خیریت اسی میں سمجھی کہ چلہ گاہ سے بھاگ جاؤں۔ بھاگا اور مستانی کی جھونپڑی میں چلا گیا مستانی ایک بڑی سی رلی اوڑھے سو رہی تھی۔ میں اس کی رلی ہٹا کر اس کے قدموں کی طرف لیٹ گیا وہ عورت شیرنی کی طرح میرے پیچھے بھاگی جھونپڑی کی طرف بھی آئی مجھے کہیں نہ پا کر واپس چلی گئی اور اس واقعہ کے بعد دوبارہ کبھی بھی نظر نہ آئی۔

تقریباً آدھ گھنٹہ بعد مستانی نے کروٹ بدلی اس کے پاؤں میرے سر کو لگے اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ میں نے کہا ڈرو نہیں میں خود ہی ہوں۔ کہنے لگی آج رات کیسے آ گئے میں نے کہا ویسے ہی۔ پھر پوچھا شاید سردی لگی۔ میں نے کہا پتہ نہیں۔ اس نے سمجھا شاید آج کی اداؤں سے مجھ پر قربان ہو گیا ہے۔ اور میرے قریب ہو کر لیٹ گئی۔ اور پھر سینے سے چمٹ گئی۔ ایک آفت سے بچا دوسری میں خود پھنسا۔ چپ چاپ لیٹا سوچتا رہا فقر کے لئے دنیا چھوڑی۔ لذات دنیا چھوڑے۔ اپنی خوب بیوی چھوڑی۔ جنگل میں ڈیرا لگایا۔ لیکن شیطان یہاں بھی پہنچ گیا۔ اب اللہ تعالیٰ ہی حامی و ناصر ہے کچھ دیر بعد صبح کی آذان بلند ہوئی۔ جسم کو زبردست جھٹکا لگا۔ جیسے کسی نے ہٹا دیا ہو۔ اس کرنٹ کو مستانی نے بھی محسوس کیا اور اس جھٹکے کے ساتھ مستانی کے ہاتھ بھی سینے سے ہٹ گئے۔ اور میں چلہ گاہ چلا گیا۔

اب تھوڑا سا مستانی کا واقعہ بھی پیش کیا جا رہا ہے۔

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا

۳۵

بنتے ہیں کہ ریاض کو آج گھر کی یاد ستا رہی ہے۔ کافی کوشش کرتا کہ بھول جاؤں مگر بھول نہیں پاتا۔ اسکو ایک گلاس بھنگ کا پلا دو۔ تا کہ ذہن سے سب خیال نکل جائیں اس کے بعد مستانی نے جھک کر سلام کیا اور بیٹھ کر بھنگ کوٹنے لگی۔ اُس کا خیال تھا کہ یہ اب ضرور بھنگ پئے گا۔ لیکن وہ بھنگ کوٹتی رہی۔ اور میں چلہ گاہ کی طرف چل دیا آج چلہ گاہ میں جب ذکر سے فارغ ہوا تو اونگھ آگئی۔ کیا دیکھتا ہوں ایک بزرگ سفید ریش چھوٹا قد میرے سامنے موجود ہے اور بڑے غصے سے کہہ رہا ہے۔ کہ تو نے بھنگ کیوں نہیں پی۔ میں نے کہا شریعت میں حرام ہے اُس نے کہا شرع اور عشق میں فرق ہے کوئی بھی نشہ جس سے فسق و فجور پیدا ہو بہن۔ بیٹی کی تمیز نہ رہے خلق خدا کو بھی آزار ہو۔ واقعی وہ حرام ہے اور جو نشہ اللہ کے عشق میں اضافہ کرے، یکسوئی قائم رہے خلقِ خدا کو بھی کوئی تکلیف نہ ہو وہ مباح بلکہ جائز ہے۔ پھر اس نے کہا، قرآن مجید میں صرف شراب کے نشے کی ممانعت ہے۔ جو اُس وقت عام تھی۔ بھنگ چرس کا کہیں بھی ذکر نہیں ملتا صرف علماء نے اس کے نشے کو حرام کہا ہے اگر بات صرف نشے کی ہے۔ تو پان میں بھی نشہ ہے۔ تمباکو میں بھی نشہ ہے اناج میں بھی نشہ ہے عورت میں بھی نشہ ہے۔ دولت میں بھی نشہ ہے تو پھر سب نشے ترک کر دو۔ اب وہ بزرگ بھنگ کا گلاس پیش کرتے ہیں اور میں پی جاتا ہوں۔ اور اسکو بے حد لذیذ پایا۔ سوچتا ہوں بھنگ کتنا ذائقہ دار شربت ہے۔ خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے اسے حرام کہہ دیا جب آنکھ کھلی تو سورج چڑھ چکا تھا، اب میرے پاؤں خود بخود مستانی کی جھونپڑی کیطرف جانے لگے۔ مستانی نے بڑی گرم جوشی سے

گوہر شاہی لکھتا ہے کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے

روحانی سفر

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

شعبہ نشر و اشاعت

انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان (رجسٹرڈ)

مصافحہ کیا اور کنارات کو بھٹ شاہ والے آئے تھے اور تمہیں بھنگ پلا کر چلے گئے۔ تم نے ذائقہ تو چکھ لیا ہوگا یہی ہے شراب طہوراً۔ مستانی نے کہا بھٹ شاہ والے مجھے حکم دے گئے ہیں۔ اس کو روزانہ ایک گلاس الائچی ڈال کر پلایا کرو۔ میں سوچ رہا تھا پیوں یا نہ پیوں کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ کیونکہ کچھ بزرگوں کے حالات کتابوں میں پڑھے تھے کہ وہ ولائیت کے باوجود کئی بدعتوں میں مبتلا تھے، جیسا سمن سرکار کا بھنگ پینا۔ لال شاہ کا نسوار اور چرس پینا۔ سدا سہاگن کا عورتوں سا لباس پہننا اور نماز نہ پڑھنا۔ امیر کلال کا کبڈی کھیلنا، سعید خزاری کا اکتوں کے ساتھ شکار کرنا۔ خضر علیہ السلام کا بچے کو قتل کرنا قلندر پاک کا نماز نہ پڑھنا۔ داڑھی چھوٹی اور مونچھیں بڑی رکھنا حتیٰ اکہ رقص کرنا۔ رالعبہ بصری کا طوائف بن کر بیٹھ جانا۔ شاہ عبدالعزیز کے زمانے میں ایک ولیہ کا ننگے تن گھومنا۔ لیکن سخی سلطان باھو نے فرمایا تھا کہ بدعتی فقیر دوزخ کے کتے ہیں لیکن یہ بھی کہا تھا۔ بامرتبہ تصدیق اور نقالیہ زندیق ہے۔ مجھے بھی ماسوائے باطن کے ظاہر میں کچھ بھی تصدیق کا ثبوت نہ تھا خیال آتا کہیں پی کر زندیق نہ ہو جاؤں۔ پھر خیال آتا کہ اگر بامرتبہ ہوا تو اس لذید نعمت سے محروم رہوں گا۔ آخر یہی فیصلہ کیا تھوڑا سا چکھ لیتے ہیں۔ اگر رات کی طرح لذیذ ہوا تو واقعی شراب طہوراً ہی ہوگا۔

آج مستانی میرے اقرار پر بہت خوش ہے اس نے بھنگ میں پستہ بادام اور الائچی بھی ڈالی ہے۔ گلاس میں برف بھی پڑی ہوئی ہے گلاس ہاتھوں میں لیتا ہوں۔ ہاتھ کانپتے ہیں اور اوپر کو نہیں اٹھتے ہمت کر کے منہ تک لے آتا ہوں۔ دیکھتا ہوں چھپکلی نما کیڑے شربت میں

Presented by ://https://jafrilibrary.com

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ مستانی نے جاتے وقت مجھ سے مصافحہ کیا اور پھر گلے سے لگایا

۳۸

چکا تھا۔ اور اب قہوہ بھی پینا پلانا بند ہوگیا۔ دوسرے تیسرے دن جھونپڑی میں جاتا۔ اگر میرے سامنے قہوہ بنتا تو پی لیتا۔ مجھے اور مستانی کو ایک جگہ رہتے تین سال سے زائد عرصہ ہو چکا تھا۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے مانوس ہو گئے تھے اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیتے تھے۔ اگر میں جھونپڑی میں نہ جاتا تو زبردستی ساتھ لے جاتی اور کھانے کی چیز مجھے دیتی اور میں بڑی احتیاط اور دیکھ بھال سے کھالیتا۔ گونگے کے واقعہ کے بعد گرد و نواح کے لوگ کافی تعداد میں میرے پاس آنا شروع ہو گئے۔ کسی کو پانی دم کر کے دیتا۔ کسی کو آیت الکرسی لکھ دیتا۔ اب میں نے سوچا کہ رجوعات خلق میں پھنس گیا۔ بہتر ہے کہ خلق سے نکلوں اور ایسی جگہ جاؤں جہاں کوئی بھی نہ ہو۔ صرف پانی ہو اور کچھ درخت ہوں جن کے پتوں سے پیٹ کو بہلا سکوں۔ اور میں نے بلوچستان میں شاہ نورانی کے مزار پر جانے کا ارادہ کر لیا۔ مستانی کو اپنے پروگرام سے آگاہ کیا۔ دوسرے دن مستانی نے کہا۔ مجھے بھی حکم ہوا ہے کہ بھٹ شاہ چلی جا۔ مستانی نے گلے میں تسبیحاں لٹکائیں۔ ہاتھوں میں کشکول لیا کاندھوں پر لی اور کمر میں گودڑی سجائی اور پیدل سفر کو تیار ہو گئی جاتے وقت مجھ سے مصافحہ کیا۔ پھر گلے سے لگایا اور رو رو کر کہنے لگی ہم لوگ بدنصیب ہیں۔ ہم بھی اُمتِ رسول ہیں۔ لیکن شیطان کے قبضہ میں ہیں اور شیطان کی طرف سے تم جیسے لوگوں کو بھگانے کیلئے ہماری ڈیوٹیاں لگتی ہیں۔ مجھے کشف بھی شیطان ہی کی طرف سے ہے اور میں تمہارے جیسے کئی طالبوں کو مختلف طریقوں سے گمراہ کر چکی ہوں، تم پہلے شخص ہو جو میرے مکر سے بچ گئے۔ میرے لئے دعا کرنا کہ

گوہر شاہی لکھتا ہے کہ چرس پینے والے کے متعلق مجھے الہام ہوا کہ یہ شخص ہزاروں عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے

49
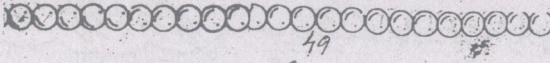
ناپاک جسم سے نماز پڑھنا گناہ ہے۔
مکروہ جسم سے نماز پڑھنا تباہی ہے۔
صاف ستھرے جسم سے نماز پڑھنا نصف ایمان ہے۔ اور جب باطن صاف ہو جائے تو نماز پڑھنا پورا ایمان ہے۔ یعنی وہ حقیقت نماز مل جاتی جو مومن کا (کی) معراج ہے۔ اب درود شریف کثرت سے پڑھ۔ اتنی [illegible] پڑھ جب تک حالت جذب ختم نہ ہوا اور پھر یہیں سے درود شریف کے وسیلے سے شکر پہ آغاز سے ہی قابو پالیا۔

ایک دفعہ جثہ شاہ نورانی (جانشین) کا اتفاق ہوا لاہوت کی پہاڑیوں میں ایک غار ہے جہاں پتھر کی اونٹنی کے نشان بنے ہوئے ہیں غار کے ارد گرد میلوں تک کوئی آبادی نہیں ہے۔ بڑی بڑی خوفناک پہاڑیاں ہیں جہاں شیر اور چیتے گھومتے دیکھے گئے۔ ایک جوان سال شخص غار کے پاس تنہائی میں رہتا ہے اس نے غار کا راستہ دکھلایا اور مغرب کا کھانا بھی کھلایا۔ یعنی تقریباً ۱/۲ موٹی روٹی کے ٹکڑے پیش کئے مغرب اور عشاء کی نماز ساتھ پڑھی۔ میں سوچ رہا تھا کہ یہ بھی کوئی تارک دنیا ہے۔
اتنے میں اس نے سگریٹ سلگایا اور چرس کی بو اطراف میں پھیل گئی۔ اور مجھے اس سے نفرت ہونے لگی ـــــ رات کو الہامی صورت پیدا ہوئی۔
یہ شخص ان ہزاروں عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے جو ہر شے

گوہر شاہی چرس پینے والے کے متعلق لکھتا ہے کہ یہ نشہ اس کی عبادت ہے

روحانی سفر

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

شعبہ نشر و اشاعت

انجمن سرفروشان اسلام پاکستان (رجسٹرڈ)

۵۰

سے پرہیز کر کے عبادت میں ہوشیار ہیں۔ لیکن بخل حسد اور تکبر اُن کا شعار ہے۔

یہ شخص جس سے تو نے نفرت کری۔ اللہ کے دوستوں سے ہے عشق اس کا شعار ہے اور یہ نشہ اس کی عبادت ہے۔ جبکہ
عشق بدعت کو جلاتا ہے۔
نظرِ رحمت گناہوں کو جلاتی ہے۔
اور کبر و بخل عبادت کو جلاتا ہے۔
بس پھر یہی سمجھا کر ؎

خدا ہے عقل و فہم سے دور
سمجھ جائے جس کو بندہ، وہ خدا کیا!
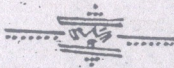
ریاض احمد گوہر شاہی علم کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "ظاہری علم کی انتہا بحث و مباحثہ و مناظرہ ہے جو مقام شر بھی ہو سکتا ہے کیونکہ بہتر فرقے اسی ظاہری علم کی پیداوار ہیں"

3

اسے صراطِ مستقیم کے لئے کسی کامل سے ملا دیتا ہے' جیسا کہ سورۂ کہف میں ہے۔ جس کو گمراہ کرے ہرگز نہ پائے گا کوئی ولی مرشد! یاد رہے کہ دل اور قلب میں بڑا فرق ہے' دل ایک گوشت کا ٹکڑا' (لوتھڑا ہے) جو جانوروں میں بھی عام ہوتا ہے۔ لیکن قلب ہفت لطائف میں سے ایک لطیفہ ہے جن کا تعلق روحِ انسانی کی طرح مخلوق سے ہے یہ محافظِ دل ہے' جب اسے جگایا جاتا ہے۔ تو یہ طاقتور ہو کر جسمِ انسانی سے باہر نکل کر ارواح اور ملائکہ کی صفوں میں جا کر اس انسان کی صورت میں نمودار ہو کر اپنی زبان سے کلمہ پڑھتا ہے' جسے انسان حالتِ خواب یا مراقبہ یا مکاشفہ کے ذریعے دیکھتا ہے' یہ ہے تصدیقِ قلب کا راز اور اسی لطیفۂ قلب کے ذریعے حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محفلِ پاک نصیب ہوتی ہے' ذکر کے حلقے اور ضربیں اسی قلب کو جگانے کے لئے لگائی جاتی ہیں۔

جو لوگ اس علم سے بے بہرہ یا ذکر کے مخالف ہیں وہ کبھی بھی ظاہری عبادت یا ظاہری علم سے قلب تک نہیں پہنچ سکتے کیونکہ ظاہری علم کی انتہا بحث و مباحثہ و مناظرہ ہے جو مقامِ شر بھی ہو سکتا ہے' کیونکہ بہتر ۷۲ فرقے اسی ظاہری علم کی پیداوار ہیں اور باطنی علم یعنی قلبی عبادت کی انتہا محفلِ حضوری صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو ہر قسم کے شر سے محفوظ اور منزہ ہے۔

اس وقت مسلمان چھلکا کی مانند رہ گئے ہیں۔ اور سینوں میں جو مغز تھا' وہ اس سے محروم ہو گئے ہیں۔ وہی مغز اصل ہے' جس سے نماز میں لذّت' ذکر میں جنبش' سخاوت میں پہل اور آپس میں اُخوّت و محبت تھی' اور دین کو پھیلانے کا مجاہدانہ جذبہ تھا۔ لیکن اس مغز کے ضائع ہونے سے یہ تمام چیزیں سینوں سے نکل گئیں۔ اور ان کی جگہ حسد' تکبّر' بغض کینہ' عداوت اور بخل نے لے لی' اب وہی مسلمان ایک دوسرے کا ان کی وجہ سے دشمن ہو گیا' حتیٰ کہ وہی مسلمان جو
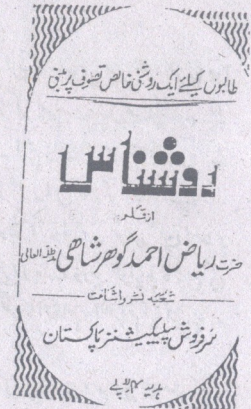
ریاض احمد گوہر شاہی پیر ہونے کی عجیب و غریب شرط قائم کرتے ہوئے اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ اگر کوئی مرشد سات دن سے زیادہ ٹال مٹول سے کام لے تو بہتر ہے کہ اس سے جدا ہو جائے، اپنی عمر عزیز برباد نہ کرے

4

کافروں، عیسائیوں کو مسلمان بناتا تھا۔ اب ان کا جاسوس اور آلۂ کار بنا ہوا ہے، اور بہت سے مسلمان اپنا مذہب چھوڑ کر کمیونسٹ اور عیسائی بن چکے ہیں، اس لئے اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اسمِ ذات کا مغز مسلمانوں کے سینوں میں دوبارہ پہنچانے کی کوشش کی جائے، اور اس کام کو انجام دینے کے لئے ایک انجمن ۱۹۸۰ء میں تشکیل دی گئی وللہ الحمد۔ انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان میدانِ عمل میں نکلی تو لٹریچروں، لائبریریوں کے ذریعہ اولیاءِ کاملین کی تعلیم کو روشناس کرانے کے لئے محافلِ ذکر و فکر کا انتظام و انصرام کیا گیا ہے۔
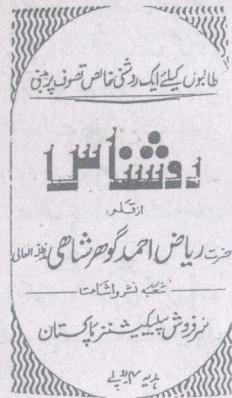
ذرا سابقہ حالات کی طرف توجہ دیجئے کہ زیادہ تر اسم اللہ کا مغز کسی کامل کے ذریعہ ہی عطا ہوتا ہے۔ بعض کو اویسی طور پر بھی نصیب ہو جاتا ہے۔ دونوں طرح حاصل کرنے کا طریقہ پیشِ خدمت ہے، بہتر ہے کہ سب سے پہلے کسی کامل کو تلاش کرے یا اگر کہیں مرید ہے تو ان سے اسمِ ذات کا قلبی ذکر مانگے، کاملِ ذات ایک ہی نظر سے، کاملِ ممات زیادہ سے زیادہ تین دن میں، اور کاملِ حیات سات دن تک قلب کا منہ کھول کر ذاکرِ قلبی بنا دیتے ہیں۔ اگر کوئی مرشد سات دن سے زیادہ ٹال مٹول سے کام لے تو بہتر ہے۔ اس سے جدا ہو جائے اپنی عمرِ عزیز برباد نہ کرے، یا مرشد ناقص ہے یا اس کی اپنی زمین ناقابلِ کاشت ہے یا اس کا نصیبہ کہیں اور ہے۔

ذکر کی زکوٰۃ

ایک عام مسلمان کیلئے پانچ ہزار روزانہ اور امام مسجد کی زکوٰۃ پچیس ہزار ہے تب اسکو مقتدیوں پر فضیلت ہے، غوث و قطب کا درجہ حاصل کرنے کیلئے بہتر ہزار کی زکوٰۃ ہے تب اسکو اماموں پر فضیلت ہے ــــــ اور فقیر کی زکوٰۃ سوا لاکھ روزانہ ہے، تب اسے غوث و قطب پر فضیلت ہے۔

ریاض احمد گوہر شاہی اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے لئے خیال ثابت کر کے اس کے علم کی نفی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایک دن، اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں، سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر اور وہ اللہ پر عاشق ہوگئی (معاذ اللہ)

طالبوں کیلئے ایک روشنی خالص تصوف پر مبنی

روشناس

از قلم:

حضرتِ ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

شعبہ نشر و اشاعت

سرفروش پبلیکیشنز پاکستان

ہدیہ ۳۴ روپے

11

نفس نتواں کشت اِلّا ظلِ پیر
دامنِ ایں نفس کش را سخت گیر

نفسِ امّارہ والے کی نشانی یہ ہے کہ اسے گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے بھی کسی طرح کا رنج و ملال نہیں ہوتا بلکہ وہ خوشی اور فخر محسوس کرتا ہے۔ اور نفسِ لوّامہ کا حامل گناہ کے بعد افسوس کرتا ہے۔ اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

نفسِ مُلہمہ کے حامل سے اگر اتفاقاً کوئی گناہ سرزد ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے مقدس ارواح یا ملائکہ کے ذریعہ ڈرایا، یا پھر اشارہ دیا جاتا ہے۔ نفسِ مطمئنہ کے حامل انبیاء و اولیاء ہیں۔ نفسِ امّارہ انسان کے اندر کتے کی شکل میں ہوتا ہے۔ نفسِ لوّامہ گھوڑے کی شکل میں، اور نفس مُلہمہ بکرے کی شکل میں اور نفسِ مطمئنہ اسی انسان کی شکل اختیار کر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں شامل ہو جاتا ہے، تب وہ مرتبۂ ارشاد پر فائز ہوتا ہے، جب کوئی شخص اپنے نفس کی اصلاح میں لگتا ہے تو یہ شکلیں نفس کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اسے حالتِ خواب، مراقبہ یا مکاشفہ کے ذریعہ دکھائی جاتی ہیں۔

لطیفۂ روح

سلسلہ نمبر ۲ لطیفۂ نفس سے مُتعلّق تھا۔ اب لطیفۂ روح کی وضاحت کی جارہی ہے۔

ایک دن اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں سامنے جو عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہو گئی، یہ واقعہ آدم علیہ السلام کا جسم بنانے سے ۷۰ ہزار سال پہلے کا ہے، تبھی آپؐ نے فرمایا تھا کہ میں دنیا میں آنے سے پہلے بھی نبی تھا۔ اور اس وقت بھی نبی تھا جب

گوہر شاہی اپنی کتاب میں اللہ تعالیٰ کے معصوم نبی حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ آدم علیہ السلام اسی نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے (معاذ اللہ)

مینارۂ نور

یہ کتاب مریدوں، طالب علموں کیلئے اجالا، پیروں فقیروں کیلئے کسوٹی ہے

مصنف: ریاض گوہر شاہی مدظلہ العالی

انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان رجسٹرڈ

۱۹۸۵

مینارۂ نور ۱۶

کے ہمسایہ کر دیتا ہے۔ قلب کے ساتھ شہوت روح کیساتھ غصہ و غضب سری کیساتھ حرص، خفی کیساتھ حسد و بخل اور اخفیٰ کے ساتھ تکبر و فخر تاکہ یہ انسان کے باطنی لشکر کو گمراہ کر کے اپنے کنٹرول میں کر سکے۔ ان لطائف میں نفس اور قلب کو فوقیت حاصل ہے۔

ان میں سے جو بھی طاقتور ہوتا ہے باقی لطائف اس کے ماتحت ہو جاتے ہیں یعنی جسکی لاٹھی اُس کی بھینس۔ انسان کے اندر مقابلہ نفس اور قلب کا رہتا ہے نفس کی مدد کیلئے خناس بھی نفس اور قلب کے درمیان موجود ہے خناس کا حوالہ سورۃ والناس میں بھی ملتا ہے اور اس کی اور نفس کی تفصیل یوں ہے! (قصص الانبیاء صفحہ ۲۱ عرفان حصہ اول صفحہ ۹)

جب آدم علیہ السلام کا بُت "جسم" بنایا گیا تو ابلیس نے نفرت سے تھوکا جو مقام ناف پر گرا اور اس تھوک سے ایک جراثیم پیدا ہوا جس کی شکل خبیث جن جیسی تھی۔ (کیونکہ ابلیس بھی جنات میں سے ہے) پھر یہی جراثیم بُت کے اندر گھس گیا۔ گویا نفس شیطان کا جاسوس کہلایا۔ اسی کے متعلق حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ایک شیطان جن بھی پیدا ہوتا ہے اصحاب پاکؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ کے ساتھ بھی پیدا ہوا تھا فرمایا پیدا ضرور ہوا تھا مگر وہ میری صحبت سے مسلمان ہو گیا ہے" (مفہوم شریف) جب آدم علیہ السلام اسی نفس کی شرارت سے زمین پر پھینکے گئے تو توبہ تائب میں لگ گئے ابلیس نے دیکھا کہ آپ کا نفس کمزور ہو رہا ہے اس کی مدد کیلئے خناس کو آپ کے جسم میں داخل کرنا چاہا۔

ایک دن جب آدم علیہ السلام موجود نہیں تھے۔ ابلیس ایک چھوٹا سا بچہ لیکر مائی حوا کے پاس آیا اور کہا کہ میرا بچہ امانت ہے میں واپسی پر اُسے لے جاؤں گا اتنے میں آدم علیہ السلام آئے اور بچہ دیکھا مائی حوا صاحبہ سے پوچھا سخت غصے ہوئے کہ دشمن کا

گوہر شاہی اپنی کتاب میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے اور کفریہ عقائد رکھنے والے مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق لکھتا ہے کہ بے شک وہ عابد و زاہد تھا (معاذ اللہ)

مینارۂ نور

مصنف: ریاض گوہر شاہی

انجمن سرفروشان اسلام پاکستان

وَلٰکِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ ترجمہ: اعراب نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا: اے محمد ان سے کہدو کہ تم ایمان نہیں لائے یوں کہو بلکہ اسلام لے آئے ہیں تب مؤمن کہلانے کے مستحق ہوگے جب ایمان تمہارے قلوب میں داخل ہوگا۔

— ظاہری عبادت کا تعلق شریعت سے ہے ہر وقت تلاوت کرنے والے یا نوافل پڑھنے والے و تسبیح گھماتے والے یا ذکر لسانی والے حافظ عالم قاری اس مقام شریعت میں ہی ہوتے ہیں وہ جنت اور حوروں کے طالب ہیں انکا نفس نہ مرا اور نہ پاک ہوا البتہ سدھر ضرور گیا۔ ظاہری عبادت ایسی ہے جیسے سانپ سوراخ میں گھسا ہوا ہو اور باہر سے ڈنڈے مارے جا رہے ہوں اُسے کچھ خبر نہ ہو۔ چونکہ شریعت مقام تشنیہ ہے اور اس کا تعلق مقام ناسوت سے ہے جہاں انسان اور شیاطین و جنات اکٹھے رہتے ہیں اگر کسی کو اس مقام میں خواب، اشارے یا کشف ہونا شروع ہو جائے تو قابل یقین نہیں اس مقام کے عابد و زاہد اور عالم تکبر میں آجاتے ہیں کوئی مجدد کا دعویٰ کرتا ہے اور کوئی غوث و قطب کا، مرزا غلام احمد نے بھی نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا بےشک وہ عابد زاہد تھا مگر کسی کامل مرشد سے محروم تھا کہ وہ اُسے ان الہامات کی پہچان کراتا۔ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا (القرآن) (سورہ کہف)

ترجمہ: اور وہ جس کو گمراہ کرے ہرگز وہ نہ پاوے گا ولی مرشد۔

حدیث مبارکہ میں بھی اسطرح ہے: مَنْ لَّا شَیْخَ لَهٗ فَشَیْخُهُ الشَّیْطَانُ ۔

ترجمہ: جس کا مرشد نہیں اسکا مرشد شیطان ہے۔ اور اب شاہ بلیغ الدین بھی ان مراحل میں پھنسا ہوا ہے اللہ خیر کرے۔ (عرفان حصہ اول صفحہ ۴۵)

گوہر شاہی نے اپنی کتاب میں علماء کی شان میں شدید ترین گستاخیاں کیں اور ان کے علم پر تنقید کی ٥

کوئی پتا اس کے حکم کے بغیر نہیں ہلتا۔ لیکن اس کو ہلانے کا ذریعہ بھی تو ہوا کو مقرر کیا ہے اور جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعلق بلاواسطہ تھا ان تک وحی پہنچانے کا ذریعہ بھی جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ اسی طرح انسان کے رزق، پیدائش، رشد و ہدایت، تعلیم و علاج کا ذریعہ بھی انسان ہی ہے اور جب کوئی سالک کسی ذریعے سے سب عالم عبور کر کے فنافی اللہ میں چلا جاتا ہے تب وہ سب ذریعوں کو چھوڑ کر اسی کی امانت اور پناہ میں آجاتا ہے جن کے لئے قرآن مجید میں ہے۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ٥ (سورہ یونس آیت ۶۲)

ترجمہ: خبردار اولیاء اللہ کو کسی چیز کا خوف نہیں اور نہ ہی کسی بات کا غم ہے۔

آج کل اکثر علماء نے سلاسل و مرشدان لا حاصل طریقت، حقیقت اور معرفت کو مقام شریعت میں ہی سمجھتے ہیں لیکن شریعت تو سنتا سناتا ، بابت ، عالم غیب ، حوریں ، ملائک و بہشت و نار ہے۔ ان کے اوپر زکوٰۃ ڈھائی فیصد ہے یہ دنیا دار نفسانی ہیں جو نفس کو سدھارنے کے لئے سال میں ایک ماہ روزے رکھتے ہیں۔ ان کا علم حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ ہے جس میں اپنے عقل کو اختیار ہے اس کی انتہا بحث مباحثہ و مناظرہ ہے جو مقام شر بھی ہو سکتا ہے لیکن طریقت والوں کا مقام دید ہے یہ ان غیبی چیزوں کو دیکھتے ہیں اپنے نفس کو مارنے کے لئے ریاضتیں بھوک و پیاس کی تکالیف اکثر اٹھاتے رہتے ہیں یہ تارک الدنیا کہلاتے ہیں دنیا میں رہ کر بھی ہر نفسانی چیز سے تارک ہوتے ہیں ان کی زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے اور ان کا علم صرف عشق حقیقی ہے جو بحث و مناظرہ و فرقہ بندی سے دور ہے ان کی انتہا مجلس محمدی تک ہے۔ ان ہی کے لئے حدیث میں ہے رَجَعْنَا مِنَ الْجِھَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِھَادِ الْاَکْبَرِ ٥ (الحدیث)

ترجمہ: ہم نے جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف رجوع کیا۔ یعنی کہ نفسوں سے جہاد شروع کیا۔

گوہر شاہی اپنی کتاب میں آیت کا جھوٹا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ قرآن مجید میں بار بار ''دَعْ نَفْسَکَ وَ تَعَال'' فرمایا ہے۔ حالانکہ پورے قرآن مجید میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وارد نہیں ہوا

مینارۂ نور

یہ کتاب مریدوں، طالب علموں کیلئے اعلا، پیروں فقیروں کیلئے کسوٹی ہے

مصنف: ریاض گوہر شاہی مد ظلہ العالی

انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان جہلم 1975

ش ۔ ص 29

''ناسوت'' یہی عالم ہے جس میں انسان اور جن اکٹھے رہتے ہیں۔ ذکر اللہ کے ذریعہ ناسوت کو عبور کر کے کشف ملکوتی و جبروتی ولاہوتی یہیں پہنچتا ہے۔ جہاں شیاطین کا عمل دخل نہیں۔ لیکن جب تک ناسوت میں ہے اس کا کشف بھی بے اعتبار ہے۔

''ملکوت'' ملکوتی تب ہوتا ہے جب اسکے ہفت اندام پاک ہو جاتے ہیں اور اس کا جثہ قلب ملائکہ کی صفوں میں شامل ہو کر کلمہ طیبہ پڑھ لیتا ہے اسے کہتے ہیں اقرار لسان وتصدیق قلب۔

جب تک نفس کتا موجود ہے کوئی پاک چیز نماز تلاوت وغیرہ جسم میں رک نہیں سکتی ہفت اندام پاک ہونے سے جسم اعظم ہو جاتا ہے تب ہی اسم اعظم کے قابل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ نفسانی لوگ اسم اعظم میں سر کھپا کھپا کر رہ جاتے ہیں کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ علم، حفظِ قرأت یا احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے نفس کبھی نہیں مرتا یہ صرف وسائل ہیں کہ بے علم تواں خدارا شناخت۔ جس علم سے عمل اور عمل سے عشقِ حقیقی نہ آیا بلکہ اُلٹا تکبر و حسد میں مبتلا ہو گیا تو وہ علم حجاب الاکبر ہے۔

حافظوں کا لطیفہ اَنَا جو دماغ میں ہے ضرور پاک ہو جاتا ہے لیکن باقی لطائف جوں کے توں رہ جاتے ہیں قرآن پاک میں بار بار آیا ہے۔ دَعْ نَفْسَکَ وَ تَعَال یعنی نفس کو چھوڑ اور چلا آ۔ اللہ تک پہنچے۔ جس عابد اور زاہد نے نفس کو نہ چھوڑا وہ اللہ تک کیسے پہنچا (روحانی سفر صفحہ ۲۴۵)

بہت سے مسلمان لطائف کے نام سے بھی بے خبر ہیں، بہت سے نام جانتے ہیں مگر کام سے بے خبر ہیں اور بہت سے اسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ظاہری عبادت تلاوت، نوافل سے ہی یہ پاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ انسان کے اندر غار میں بیٹھے ہیں۔ جنھیں باہر کے ڈنڈوں سے کچھ اثر نہیں ہوتا اگر کوئی ذاکر قلبی بھی بن جائے تب بھی اس

گوہر شاہی نے اپنی کتاب میں امتی ہونے کی خودساختہ شرط عائد کردی کہ جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو زیارت نہ دیں، اس کے اُمتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں

امام ۔۔ ۴۴

خوردنی پر بھی ان کا اثر ہے۔ بعض مسلمان آپ کے حیات النبی پر شبہ کرتے ہیں۔ اور شہیدوں کا زندہ رہنے کو مانتے ہیں کیا شہیدوں کا مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔

بے شک اُن کی کوتاہ بینی اور سیاہ قلبی کا ہے جو آپ کی زیارت خواب یا ظاہر سے محروم ہیں جب تک آپ کسی کو زیارت نہ دیں اُس کے اُمتی ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔

اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ آپ کی زیارت اعانت ہے آپ تک پہنچنے کا وسیلہ باطنی صفائی ہفت اندام ہے اور باطنی صفائی کا وسیلہ کامل مرشد ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (سورہ المائدہ آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ! اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔!

جس طرح آیۃ الکرسی کو فضیلت ان اسمآء اللہ - اللہ، حیّ، قیّوم سے ہے اسی طرح درود شریف کو فضیلت اسم، جسم اور روح سے ہے فرشتے آیۃ الکرسی لکھی دیکھ کر دست بدستہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور درود شریف پڑھنے سے مست ہو جاتے ہیں تبھی تو آیا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ (سورہ الاحزاب آیت ۵۶)

گوہر شاہی نے ولایت اور پیر و مرشد کی عجیب و غریب شرطیں قائم کیں جو کہ اس کی خود ساختہ شرائط ہیں

مینارۂ نور

یہ کتاب مریدوں، طالبوں کیلئے اُجالا، پیروں فقیروں کیلئے کسوٹی ہے

مصنف: ریاض گوہر شاہی مدظلہ العالی

انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان (رجسٹرڈ) 1995

سوال و جواب ص ۶۱

قلب کا مرتبہ پاکر جذب یا سکر میں پھنس گئے واقعی ایک دوسرے کی ضد بلکہ دشمن ہیں۔

سوال :۔ اگر کوئی ولی نہ ہو لیکن خود کو ولی سمجھے اور مخلوق بھی اسے ولی سمجھے اس کے بارے میں کیا رائے ہے نیز ولی کی پہچان کیا ہے؟

جواب :۔ علمائے امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اگر کوئی شخص نبی نہیں لیکن نبوت کا دعویدار ہے تو وہ کافر ہے اس کے ماننے والے بھی کافر ہی کہلائیں گے نبی کے لئے وحی اور معجزہ شرط ہے اسی طرح فقرائے امت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اگر کوئی ولی نہیں اور دعویدار ہے تو وہ کم بخت سخت گناہ گار اور احمق ہے جس نے خواہ مخواہ طالبوں کا بوجھ سر پر لاد لیا اور ہزاروں طالبوں کی عمر برباد کردی اس کو ولی ماننے والے بھی کم بخت اور فیض سے محروم رہتے ہیں ولی کے لئے الہام اور کشف کرامت ضروری ہیں تب وہ مفید ہے اگر کسی کو کشف کرامت الہام نہ ہوں خواہ اللہ کے ہاں مقرب ہی کیوں نہ ہو وہ منفرد کے زمرے میں ہے۔ اسے چاہیئے کہ رجوعات خلق سے بچ کر رہے ولی کی سب سے ادنیٰ کرامت یہ ہے کہ بہات دن کے اندر اندر طالب کو ذاکر قلبی بنادے یعنی اس کے دل کی ہر دھڑکن اللہ اللہ کرنے لگے اور کم از کم چار مرد یا آٹھ عورتیں یہ گواہی دے سکیں کہ اس کے ذریعے انہیں محفل حضوری نصیب ہوئی ہے اور خود بھی اللہ تعالیٰ سے ہم کلام کا مرتبہ رکھتا ہو یہ فقر بکمالیت کا درجہ ہے۔ فقر بے کرم والے بھی حضور پاکؐ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور طالب کو ریاضت عبادت اور وظائف کے بعد ذکر قلب اور محفل حضوری میں پہنچا دیتے ہیں اگر ایسی کراموں والا شریعت کا پابند ہو تو اس کے درجے میں ترقی ہوتی رہتی ہے اگر شریعت سے تارک ہو جائے تو کسی ایک مقام پر ساکن ہو جاتا ہے۔

سوال :۔ اسم ذات جلالی ہے یہ ویرانوں میں کرنے کا ہے اس سے آدمی پاگل ہو جاتا ہے

گوہر شاہی کی ولایت اور مرشد کے لئے خود ساختہ شرائط

(1) ولی کے لئے الہام اور کشف و کرامت ضروری ہے۔ (2) ولی کی سب سے ادنیٰ کرامت یہ ہے کہ بہات دن کے اندر اندر طالب کو ذاکر قلبی بنادے یعنی اس کے دل کی دھڑکن اللہ اللہ کرنے لگے اور کم از کم چار مرد یا آٹھ عورتیں گواہی دے سکیں کہ اس کے ذریعے انہیں محفل حضوری نصیب ہوئی ہے۔ (3) خود بھی (ولی اور مرشد) اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا مرتبہ رکھتا ہو۔

گوہر شاہی اپنی کتاب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق زبان درازی کرتے ہوئے لکھتا ہے "بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے۔ یہود مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے، حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈہ بن گیا، جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا

مینارۂ نور

یہ کتاب مریدوں، طالب علموں کیلئے اُجالا، پیروں فقیروں کیلئے کسوٹی ہے

مصنف: ریاض گوہر شاہی مدظلہ العالی

محمد رسول اللہ

انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان (رجسٹرڈ)
1985

جواب:۔ اس میں شک نہیں کہ اسم ذات سخت جلالی ذکر ہے ققنس ایک پرندہ ہے اس نے کسی درویش سے اللہ ہو سنا اور اس نے بھی اللہ ہو شروع کر دیا حتیٰ کہ ذکر کی گرمی سے اس کے جسم میں آگ لگ گئی راکھ سے پھر انڈا بنا۔ پھر بچہ بنا اور بڑا ہو کر اس نے پھر اللہ ہو کہنا شروع کر دیا اور پھر جل گیا یہ سلسلہ صدیوں سے جاری ہے اس اسم کو اللہ نے پہاڑوں پر آمارنا چاہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا لیکن انسان کے دل نے اسے قبول کر لیا لیکن ان دلوں نے قبول کیا جن میں محمد رسول اللہ ؐ کی گونج اور محبت تھی کیونکہ رسول پاک کا اسم مبارک جمالی ہے اور اسے کنٹرول میں رکھتا ہے۔

علم عبادت۔ ریاضت کا تعلق ظاہر سے ہے لیکن انوار کا سلسلہ باطن سے ہے باطنی تعلق رکھنے کے لئے اس امت میں نو سلسلے تھے جواب چار رہ گئے ہیں۔ قادری نقشبندی، چشتی سہروردی۔۔۔ سہروردی بھی ذکوریت کو چھوڑ کر صرف نعت خوانی میں لگ گیا اب وہ بھی کٹتا جا رہا ہے جب تک کوئی ان سلسلوں میں داخل ہو کر کسی کامل سے وابستہ نہ ہوگا اس وقت تک اسے اسم ذات کا ذکر عطا نہ ہوگا۔ جب عطا ہو جائے گا خود بخود کنٹرول بھی ہوتا رہے گا بغیر عطا کے واقعی ققنس کی طرح جلتا رہے گا یا اس کی تپش کو برداشت نہ کر کے دیوانہ ہو جائیگا۔

سوال:۔ عورتوں کا مزار پہ جانا کیسے درست ہے جبکہ اعلیٰ حضرت نے بھی اس کی مخالفت کی!

جواب:۔ شامی اور مختار میں ہے کہ بوڑھی عورت کا مزار پہ جانا درست اور جوانوں کا مکروہ ہے کیونکہ مزاروں پر بے پردگی ہوتی ہے۔

— بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰ ؑ کا مزار ہے یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے حتیٰ کہ وہ مزار فحاشی کا اڈہ بن گیا جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بت خانہ رہ گیا۔

گوہر شاہی اپنی کتاب میں اولیاء کو انبیاء پر فوقیت دے کر اپنے ایمان کو داؤ پر لگاتے ہوئے لکھتا ہے "نبی دیدار الٰہی کو ترستے ہیں اور یہ (اولیاء اُمت) دیدار میں رہتے ہیں

مینارہ نور 30

ولایت کے یہ پانچویں درجے آپ کے طفیل آپ کی امت کے بھی خواص کو ملے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم لدنی سکھلایا آپ کا ظاہر باطن ایک تھا۔ آپ کو لوح محفوظ کا بھی کشف تھا یہ کرامت اس امت کے ولیوں کو بھی عطا ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہوئی اس امت کے بھی کئی ولی آگ پر چہل قدمی کر گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس عصا تھا جو پھینکنے سے اژدہا بن جاتا اس امت کے ولیوں کو بھی یہ طاقت حاصل ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کر لیتے ان ولیوں میں سے بھی ایسی کرامت رونما ہوئی۔ وہ نبی دیدار الٰہی کو ترستے آئے اور یہ دیدار میں رہتے ہیں فرق یہ ہے کہ نبی با معجزہ ہوتا ہے جو ظاہر کرنا پڑتا ہے اور ولی با کرامت ہوتا ہے جسے چھپانا پڑتا ہے لیکن بعض سے بحالت جلالیت یا بحالت کمالیت یہ کرامتیں ظاہر ہوئیں جیسا کہ پیران پیر دستگیر کا بارہ سال کی ڈوبی کشتی کا قصہ ہے۔ شاہ شمس "سبزواری" کا ہندو راجہ کے بچے کو قم باذنی سے زندہ کرنا اور بعد میں فتویٰ لگنا۔ حضرت ادہم" کا بادشاہ کی لڑکی کو قبر سے نکال لانا زندہ ہونا پھر اس سے شادی کرنا جس سے حضرت ابراہیم بن ادہم" پیدا ہوئے۔ حضرت مخدوم جہانیاں" کا روضہ اقدس میں ہجوم سے اڑ جانا۔ حضرت لعل شہباز" کا قلعہ کو پلٹ دینا۔ حضرت بری امام" کا مردہ بھینسوں کو تالاب سے دوڑانا اور بچھڑے کا پتھر ہو جانا۔ حضرت سخی سلطان باہو" کا ایک نظر سے مٹی کے ڈھیلوں کو سونا بنا کر یہ شعر پڑھنا۔

نظر جنہاں دی کیمیا ہووے سونا کردے وٹ
اللہ ذات کریندائی کیا سید تے کیا جٹ

علم لدنی کے ذریعہ حالات بتانا جسے خضر وقت کہا جاتا ہے نظروں سے فورا"

ریاض احمد گوہر شاہی اپنی کتاب ''نماز حقیقت اور اقسام بیعت'' میں نماز میں ایک کڑی شرط بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے

۵

قلب بھی نماز پڑھے یا صرف دوران نماز قلب اللہ اللہ کرتا رہے کیونکہ منافقوں کے قلب تصدیق نہیں کرتے۔ دوران نماز قلب اللہ اللہ تب کرے گا جب دل کی ہر دھڑکن کو اللہ اللہ میں تبدیل کر لیا جائے۔ جیسے ذاکر قلبی کہتے ہیں۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اللہ ہی کے ذکر سے ہوتا ہے۔

سوم:۔ جسم بھی عمل کرے یعنی نماز (القرآن) پڑھنے کے ساتھ ساتھ رکوع و سجود کرے ... عمل نہیں کرتے

نماز میں ایک ... کو دیکھ رہے ہیں
یا اللہ ہم کو دیکھ ... دیکھ رہے
اور اللہ بھی ہمیں نہیں ... ہے کہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی ... وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ ... کو دیکھتا ہے اور نہ تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے وہ تو تمہارے قلبوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من وچ لائی ہو

بے شک ہمارے اعمال صالح ہیں لیکن جس قلب پر اللہ کی تجلیات والی ملاحظہ اثر رکھے ہر جانی ہو کی نظر پڑتی ہے وہ تو سیاہ ہے لوگوں نے دیکھا نماز کی ہے لیکن اللہ نے قلب سیاہ کی وجہ سے نہیں دیکھا تو یہ نماز دکھاوا بن گئی

☆ نماز میں ایک اور کڑی شرط ہے کہ ہم اللہ کو دیکھ رہے ہیں یا اللہ ہم کو دیکھ رہا ہو، ظاہر ہے کہ ہم اللہ کو نہیں دیکھ رہے اور اللہ بھی ہمیں نہیں دیکھتا (معاذ اللہ)

قرآن و حدیث میں ہے کہ ایمان بنیاد ہے، پہلے ایمان ہے اگر ایمان نہیں تو اعمال کچھ نہیں مگر گوہر شاہی کی انوکھی منطق ملاحظہ فرمائیں، کہتا ہے کہ پہلے اعمال ہیں، پھر اس کے بعد ایمان ہے

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی
کے دورہ سندھ پر
طالبین حق سے نشستوں میں گفتگو پر مبنی اشاعت

انجمن سرفروشان اسلام پاکستان رجسٹرڈ

2

اعمال، ایمان، عشق

پہلے اعمال ہیں ' پھر اس کے بعد ایمان ہے۔ اعمال اور چیز ہیں ایمان اور چیز ہے بس دل کے ساتھ جو اعمال ہوں گے وہی اعمال صالح ہیں اور اس کے بغیر جو اعمال ہیں وہ رسم ' ریاء اور لالچ جنت سے متعلقہ ہیں۔ ایمان کے بعد پھر عشق ہے پھر جب عشق آتا ہے تو اس میں ایمان بھی آجاتا ہے اور اعمال بھی۔ عام لوگوں کا اعمال سے ' مومنوں کا ایمان سے اور ولیوں کا عشق سے تعلق ہے۔ عشق کا درجہ اعمال اور ایمان سے آگے ہے۔ تب تو سلطان باھوؒ فرماتے ہیں۔

ع جتھے عشق پنچاوے ' اوتھے ایمان نوں خبر نہ کوئی ہو

بعض ولیوں کی باتیں ایسی ہوتی ہیں اگر آدمی پوچھے نہیں تو پریشان ہو جاتا ہے۔ سلطان باھوؒ نے ایک جگہ فرمایا حبس دم بڑی اچھی چیز ہے۔ سالک کو حبس دم کرنا چاہئے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ حبس دم بے کار ہے۔ ایک آدمی متنفر ہو جاتا ہے کہ وہ باتیں کیوں کرتے ہیں لیکن حبس دم اس وقت صحیح ہے جب سالک مبتدی ہو اس کے دل کی دھڑکن ابھارنے کے لئے حبس دم درست ہے۔ جب سالک منتہی ہو جائے اس کے لئے حبس دم بیکار ہو جاتا ہے۔ منتہی سے مراد جس سالک کا قلب جاری ہو جائے اور اس کے دل کی دھڑکن میں اللہ اللہ شروع ہو جائے۔

ذاکرین کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ کوئی نظر سے چلتا ہے ' کوئی قلب سے ' کوئی کسب سے۔ وہ جو نظر والے ہوتے ہیں ان کو شروع میں نظر سے چلایا جاتا ہے اس میں ان کا اپنا اختیار نہیں ہوتا پھر جب نظر ہٹالی جاتی ہے کہ اب یہ خود چلیں کسب کے ذریعے۔ جب تک نظر تھی ان کا ہر وقت سلسلہ جاری

ریاض احمد گوہر شاہی کہتا ہے کہ آدمی بس نماز کے نوافل پڑھتا رہے، علماء نے ہم سب کو الجھا دیا

3

رہا۔ جب نظر ہٹی اب وہ کسب کے ذریعے چل رہے ہیں مزہ تو تب ہی ہے جب کسب کے ذریعے وہاں تک پہنچے۔

نوافل کا مطلب یہ ہے کہ جو اضافی نمازیں ہیں وہ اضافی چیز جیسے نفلی روزہ اضافی جو روزے رکھیں گے وہ نفلی کہلائیں گے۔ اسی طرح آپ کی جو عبادت ہے وہ پانچ ہزار کا ذکر ہے اس سے جو زیادہ کریں گے وہ نوافل کہلائیں گے۔ اب یہ ذکر ایسا ہے کہ جیسے آپ اضافی نمازیں پڑھیں گے وہ نوافل کہلائیں گے۔ لیکن نماز تو ہر وقت نہیں پڑھ سکتے نا! سوتے میں نہیں پڑھ سکتے لیکن یہ جو ذکر ہے۔ یہ سوتے میں بھی کر سکتے ہیں۔ ہر وقت کر سکتے ہیں عبادت تو وہ ہے جو ہر وقت ہو، یہ پانچ ہزار کے علاوہ ہے۔ وہ تمہارے لئے اضافی ہے۔ پانچ ہزار تم پر فرض ہے اس کے بعد نوافل ہے۔

علماء نے اس کی تشریح یوں کی کہ آدمی بس نماز کے نوافل پڑھتا رہے۔ علماء نے ہم سب کو الجھا دیا۔ ایک آیت ہے۔

فاذا قضیتم الصلوۃ فاذکروا اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبکم ○

شروع شروع میں ایک عالم نے بتایا کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ جب تم نماز پوری پڑھ لو تو اس کے بعد ذکر میں مشغول ہو جاؤ اب ذکر کونسا؟ مسجد سے باہر نکلو تو یہ دعا پڑھ لو جب اٹھو تو یہ دعا پڑھ لو۔ اس عالم نے یہ کہا اور ہر وقت کے ذکر کو مانا ہی نہیں۔ دوسرے عالم سے اس آیت کا مطلب پوچھا اس نے کہا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ جب تمہاری کوئی نماز قضا ہو جائے تو ذکر کرو اس نے کہا نہ ہم نمازیں قضا کرتے اور نہ ذکر میں جاتے ہیں تو اس طرح انہوں نے معنی میں تبدیلی کر دی ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں ایک آیت اتری ہے کہ "جب تم کسی معاملے میں پریشان ہو جاؤ تو ذکر کرنے والوں سے پوچھ لینا۔"

تریاق قلب

تصوف پر مبنی منظومات

از قلم
حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

ناشر
انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان رجسٹرڈ

صفحہ 17

یہ تو وہ صدی ہے جہلا بھی مُلنار بنے بیٹھے ہیں
جسم پر چیتھڑے چل رہی جوئیں اور باخدا بنے بیٹھے ہیں

بہت ہیں ایسے بھی عالم سُو جو اولیاء بنے بیٹھے ہیں
یہ تو وہی فرعون ہیں جو خدا بنے بیٹھے ہیں

نہ اُٹھا پردہ کہ یہی دورِ یزید ہے
سنبھل جائے یہ مسلم مجھے کیسے امید ہے

پا جائے اسرارِ حق اس کی عقل سے بعید ہے
دلوں پہ لگا کے قفل نفس کا مرید ہے

حبِ دُنیا لذتِ دنیا نفس کی یہ غذا ہے
مقام ہے اس کا عالم ناسوت جنات سے اسکا رشتہ ہے

نورِ قرآن نورِ عرفان یہ دل کی غذا ہے
مقام ہے اس کا عالم ملکوت فرشتوں سے اسکا تعلق ہے

گر دل کو برباد کیا تو نفس کو شاد کیا
گر نفس کو برباد کیا تو دل کو آباد کیا

پھولا پھالا دل تو روح کو پھر پاک کیا
روح پہنچی عالم جبروت میں جب سینہ چاک کیا

قریب ہے شاہرگ کے اُسے کچھ بھی پتہ نہیں
بیزار ہوئے محمد کاش تونے پایا وہ رستہ نہیں

تریاق قلب

تصوف پر مبنی منظومات

از قلم

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

ناشر

انجمن سرفروشان اسلام پاکستان رجسٹرڈ

١٨

دلوں میں شیطان بسا کے پھر بھی ہے دعویٰ ایمان اللہ
ہو رہی دختر فروشی اُدھر اِدھر سہارا قرآن اللہ،

چمگادڑ و بنے بیٹھے ہیں پھر بھی تکیہ کہ ہے رحمٰن اللہ
دنیا کو دھوکہ خدا کو بھی سمجھے ہے شاید انجان اللہ

تکیہ ہے اس کی رحمانی کا نادانوں کو یہ پتہ نہیں
وہ تو قہار ہی قہار ہے جب تک اسکے آگے جھکا نہیں

تجھے کیا خبر اُسکی غفاری کی جب اُس راہ پہ چلا نہیں
جائے تو جنت میں یا جہنم میں اُسے کچھ پرواہ نہیں

جب منہ موڑا ادھر سے سچ کہا دہریوں نے خدا نہیں
کیسا سمیع و بصیر ہے کچھ بھی سنتا نہیں

قریب ہے شاہ رگ کے اُسے کچھ بھی پتہ نہیں
بیزار ہوئے محمد کاش تو نے پایا وہ رستہ نہیں

گر جھک جائے تو اِدھر تجھ میں اور مجھ میں پردہ کیا
پہنچا جب میرے نشیمن میں پھر میں کیا اور خدا کیا

فَاذْكُرُونِيْ أَذْكُرْكُمْ پھر تجھے اور تمنا کیا
تبھی ہی پوچھے گا خدا اے بندے تیری رضا کیا

پھر کہا اللہ نے میں ناراض ہوں تجھ سے اے موسیٰ
میں کل بیمار تھا تو دیکھنے تک نہ آیا

تریاق قلب

تصوف پر مبنی منظومات

از قلم

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

ناشر

انجمن سرفروشان اسلام
پاکستان رجسٹرڈ

۳۵

پوچھا موسیٰؑ نے اللہ سے تجھے کوئی پائے تو پائے کہاں
میں آتا ہوں طور پر وہ جائے تو جائے کہاں

گر ہو کوئی مشرق میں پیدا تو وہ طور بنائے کہاں
آئی آواز ہوتا ہوں ذاکر کے قلب میں زمیں پہ ہو یا آسماں

پھر کہا اللہ نے میں ناراض ہوں تجھ سے اے موسیٰؑ
میں کل بیمار تھا تو دیکھنے تک نہ آیا

کہا موسیٰؑ نے ہوتا ہے بیمار تو یہ انداز کیا راز کیا
بیمار تھا تیرے محلے میں ذاکر قلبی کیا میں اس میں نہ تھا

پھر کہا موسیٰؑ نے گھس گئے پاؤں میرے اب تو جلوہ دکھا
یہ راز نہ کھل سکے گا محمدؐ اور اس کی امت کے سوا

آئے پھر ضد پہ موسیٰؑ وہ بھی انسان ہو نگے میری طرح
پڑی جب جھلک نور کی موسیٰؑ جلے طور جلا

یہی سوچ کر اللہ نے آدمی بنایا تھا
اسی بے وفا کو پھر سجدہ بھی کرایا تھا

۴۰

تریاقِ قلب

تصوف پر مبنی منظومات

از قلم

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

ناشر

انجمن سرفروشانِ اسلام پاکستان رجسٹرڈ

یہی سوچ کر اللہ نے آدمی بنایا تھا
اسی بے وفا کو پھر سجدہ بھی کرایا تھا

اسی کے لئے لوح و قلم بنایا تھا
مگر اس بے نصیب نے خود کو بھی نہ آزمایا تھا

نماز میں آئے گا نظر جب قلب پہ لکھا اسم اللہ
بھول جائے گا تو اس وقت دُنیا و مافیہا کو قسم اللہ

کتنے دیئے سجدے رہے گا نہ یاد پا کے رسم اللہ
پھر ہی ہوگی پرواز کی تیاری کر کے آغاز بسم اللہ

ملے گا پھر ثبوت تجھے تیری عبادت کا قدم بقدم
دیکھ سکے گا پھر تو نور کی لہریں دم بہ دم

عجب نہیں کھل جائے راز مخفی بھی تجھ پہ پیہم
گر ہوش میں رہا پھر یاد آئیں گے تجھ کو ہم

بتایا ہے جو کچھ تجھ کو اس کو عمل اکسیر کہتے ہیں
پڑھتا ہے جب دعوت کوئی اسکو عمل تکسیر کہتے ہیں

آجائے رجعت میں اکسیر و تکسیر سے اسکو بے تقصیر کہتے ہیں
گر نہ پایا کچھ ان سے اُس کو بے تقدیر کہتے ہیں

یہی سوچ کر اللہ نے آدمی بنایا تھا
اسی بے وفا کو پھر سجدہ بھی کرایا تھا

گوہر شاہی کو اللہ کی طرف خاص الہامات، ہر مرتبہ اور معراج نصیب ہونے کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے۔ اسی لئے خوشی میں اس کے ماننے والے "جشنِ شاہی" مناتے ہیں (معاذ اللہ)

"دینِ الٰہی"

مصنف

ریاض احمد گوہر شاہی

ناشر: آل فیتھ سپریچوئل موومنٹ (آئرلینڈ)

All-Faith Spiritual Movement

Ireland

دینِ الٰہی · 9 · ریاض احمد گوہر شاہی

جشنِ شاہی منانے کی وجوہات

15 رمضان 1977 کو اللہ کی طرف سے خاص الہامات کا سلسلہ بھی شروع ہوا تھا۔

راضیہ مرضیہ کا وعدہ ہوا، ہر مرتبہ بھی ارشاد ہوا تھا۔

چونکہ آپ کے ہر مرتبے اور معراج کا تعلق پندرہ رمضان سے ہے۔ اس لئے

اسی خوشی میں جشنِ شاہی اس روز منایا جاتا ہے۔

آپ نے 1978 میں حیدر آباد آکر رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کر دیا۔ بعد دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ پوری دنیا میں پھیل گیا۔ لاکھوں افراد کے قلوب اللہ اللہ میں لگ گئے۔ بے شمار افراد کے قلوب پر اسم اللہ نقش ہو اور ان کو نظر آیا۔ لاتعداد کشف القبور اور کشف الحضور تک پہنچے۔ ان گنت لاعلاج مریض شفایاب ہوئے۔

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی نے 1980 میں باقاعدہ تنظیم کے ذریعہ پاکستان سے دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا۔ آپ کا پیغام "اللہ کی محبت" کو بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ ہر مذہب کے افراد آپ سے عقیدت اور محبت کرنے لگے اور اپنی اپنی عبادت گاہوں میں حضرت گوہر شاہی کو خطابات کی دعوت دینے لگے۔ اس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی کہ کسی شخصیت کو ہر مذہب والوں نے اپنی عبادت گاہوں کے اسٹیج اور منبر پر بٹھا کر عزت دی ہو۔ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی اور ہر مذہب والوں کے دل گوہر شاہی کی محبت سے ذکر اللہ سے جاری ہوئے یہ آپ کی انوکھی سی کرامت ہے یوں تو آپکی بے شمار کراماتیں ہیں۔ ہر ایک کا تذکرہ ناممکن ہے۔

چاند، سورج، حجر اسود، شومندر اور کئی دوسرے مقامات پر بھی تصویر گوہر شاہی نمایاں ہونے کے بعد اکثر مسلم اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخصیت مہدی، کالکی اوتار اور مسیحا ہے، جس کا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا ہے۔ آیئے آپ بھی ان کو پرکھنے کی کوشش کریں، اور ہم سے تحقیق کے لیے رابطہ کریں اور ان کی کتب کے ذریعہ بھی ان کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

ایک اہم نکتہ

مہدی کا مطلب...... ہدایت والا اور مہدی کا مطلب...... چاند والا

جیسے مہ ناز اور مہتاب

محمد یونس الگوہر

(younus38@hotmail.com)

گوہر شاہی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ سب سے بہتر اور بلند وہی ہے، جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے، خواہ وہ کسی مذہب سے بھی ہو۔

"دینِ الٰہی"

خدا کے پوشیدہ راز

مصنف
ریاض احمد گوہر شاہی

ناشر: آل فیتھ سپریچوئل موومنٹ (آئرلینڈ)
All-Faith Spiritual Movement
Ireland

گوہر شاہی کا عالم انسانیت کیلئے

انقلابی پیغام

مسلمان کہتا ہے کہ میں سب سے اعلیٰ ہوں،

جبکہ یہودی کہتا ہے، میرا مقام مسلمان سے بھی اونچا ہے،

اور عیسائی کہتا ہے، میں ان دونوں سے بلکہ سب مذاہب والوں سے بلند ہوں،

کیونکہ میں اللہ کے بیٹے کی امت ہوں۔

لیکن گوہر شاہی کا کہنا ہے

کہ سب سے بہتر اور بلند وہی ہے، جس کے دل میں اللہ کی محبت ہے،

خواہ وہ کسی مذہب سے بھی نہ ہو!

زبان سے ذکر و صلوٰۃ اُن کی اطاعت اور فرمانبرداری کا ثبوت ہے،

جبکہ قلبی ذکر اللہ کی محبت اور رابطے کا وسیلہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی محبت صرف اور صرف حضور ﷺ کے غلام یعنی مسلمان ہی کے دل میں ہے، کائنات میں سب سے بہتر اور بلند صرف متقی مسلمان ہے مگر گوہر شاہی کی منطق ہی عجیب ہے۔ وہ بت پرستوں، مشرکوں اور انبیاء سے عداوت رکھنے والے یہودیوں حتیٰ لادین رب تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والوں کے دلوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت داخل کروا رہے ہیں۔

گوہر شاہی نے ترجمہ قرآن میں خیانت کر کے آگے (القرآن) لکھ دیا تاکہ بھولی بھالی عوام کو دھوکہ دے سکے۔ اصل آیت یہ ہے:

"اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰماً وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ (سورۂ آل عمران آیت 191 پارہ 4)

ترجمہ: جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے۔

"دینِ الٰہی"

خدا کے پوشیدہ راز

مصنف

ریاض احمد گوہر شاہی

ناشر: آل فیتھ سپر یچوئل موومنٹ (آئرلینڈ)

All-Faith Spiritual Movement

Ireland

باب صفر

ولی کسے کہتے ہیں؟

ولی دوست کو کہتے ہیں، اور دوست کا ایک دوسرے کو دیکھنا اور ہمکلام ہونا ضروری ہے۔

بامرتبہ تصدیق، نقالیہ زندیق۔ جھوٹی نبوت کا دعویدار کافر ہے

جبکہ جھوٹی ولائت کا دعویدار کفر کے قریب ہے،

حضورؐ نے بھی ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ کو کہا تھا کہ کچھ کام صرف میرے کرنے کے ہیں، تمہارے لئے نہیں ہیں۔

ہر نمازی کی یہی دعا ہوتی ہے کہ اے اللہ مجھے اُن لوگوں کا سیدھا راستہ دکھا جن پر تیرا انعام ہوا۔ جب تک اس کی روح بیت المامور میں جا کر نماز نہ پڑھے، جسے حقیقی نماز کہتے ہیں، کیونکہ وہ نماز مرنے کے بعد بھی جاری رہتی ہے۔ جیسا کہ شب معراج میں بیت المقدس میں بھی سب نبیوں کی ارواح نے نماز پڑھی تھی، اور جب تک رب کا دیدار نہ ہو جائے اس وقت تک شریعت کی اتباع ضروری ہے۔

البتہ سست اور گناہگار لوگوں کیلئے بھی اللہ نے کچھ نعم البدل بنایا ہوا ہے۔ اللہ کے نام کا قلبی ذکر بھی ظاہری عبادت اور گناہوں کا کفارا کرتا رہتا ہے، اور کبھی نہ کبھی اُسے اللہ کا محب اور روشن ضمیر بنا دیتا ہے۔

جب تمہاری نماز قضا ہو جائے تو اللہ کا ذکر کرو، اُٹھتے، بیٹھتے، حتیٰ کہ کروٹوں کے بل بھی۔ (القرآن)

ولیوں کا قرب، نسبت، نظر اور دعا بھی گناہگاروں کا نصیبہ چمکا اور دوزخ سے بچا لیتی ہے۔ جیسا کہ حضورؐ نے امت کے گناہگاروں کی بخشش کیلئے حضرت اویس قرنیؓ سے بھی دعا کیلئے صحابہ کرامؓ کو بھیجا تھا۔ سخاوت، ریاضت، اور شہادت سے بھی گناہوں کا کفارا اور بخشش ہو سکتی ہے۔ عاجزی، توبہ تائب اور گریہ زاری بھی رب کو پسند ہے۔ جس کی وجہ سے نصوح جیسا کفن چور اور مردہ عورتوں کی بے حرمتی کرنے والا بخشا گیا۔

ایک دن عیسیٰؑ نے شیطان سے پوچھا کہ تیرا بہترین دوست کون ہے؟ اس نے کہا: کنجوس عابد۔ کہ وہ کیسے؟ اس کی کنجوسی اس کی عبادت کو رائیگاں کر دیتی ہے، پوچھا؟ تیرا بد ترین دشمن کون ہے؟ اس نے کہا: گناہگار سخی۔ کہ وہ کیسے؟ اس کی سخاوت اس کے گناہوں کو جلا دیتی ہے۔ خدا کے بندوں اور خدا کی مخلوق سے پیار کرنے اور خیال رکھنے والے، حق کا ساتھ اور انصاف والے لوگ بھی رب کی نظر کرم کے قابل ہو جاتے ہیں۔

علامہ اقبال تیسری چوتھی کے طالب علم سکول سے واپس آئے تو ایک کتیا اُن کے پیچھے چل پڑی۔ آپ سیڑھیوں پر چڑھ گئے اور وہ بے بسی سے دیکھتی رہی۔ آپ نے سوچا شاید بھوکی ہے۔ اُن کے والد نے اُن کے لئے ایک پراٹھا رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے تو آدھا کتیا کو ڈال دیا، وہ فوراً کھا گئی پھر بے بسی سے دیکھنے لگی۔ آپ نے باقی آدھا بھی اُسے ڈال دیا، اور خود سارا دن بھوکے رہے۔ رات کو اُن کے والد کو بشارت ہوئی کہ تمہارے بیٹے کا عمل مجھے پسند آیا ہے اور وہ منظورِ نظر ہو گیا ہے۔

جب سبکتگین ہرنی کا بچہ جنگل سے اٹھا کر چل پڑا تو دیکھا کہ گھوڑے کے پیچھے پیچھے ہرنی بھی دوڑ رہی ہے۔ سبکتگین رُک گیا، دیکھا ہرنی بھی رُک گئی اور اپنے منہ کو اس نے آسمان کی طرف اٹھایا۔ سبکتگین نے دیکھا کہ اس وقت اس کے آنسو بہہ رہے تھے، اور سبکتگین نے بچے کو آزاد کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد

☆ ولی کے لئے عجیب و غریب شرائط عائد کرتے ہوئے گوہر شاہی لکھتا ہے کہ ولی کا رب تعالیٰ کو دیکھنا اور اس سے ہم کلام ہونا ضروری ہے۔

گوہر شاہی کا انوکھا اور باطل عقیدہ:

رب چمکتے دلوں کو دیکھتا ہے، وہ مذہب والے ہوں یا بے مذہب

"دینِ الٰہی"

مصنف

ریاض احمد گوہر شاہی

ناشر: آل فیتھ سپریچوئل موومنٹ (آئرلینڈ)

All-Faith Spiritual Movement

Ireland

دینِ الٰہی 48 ریاض احمد گوہر شاہی

﴿گوہر شاہی کا عقیدہ﴾

سب مذاہب کے نیکوں کاروں اور عابدوں کو ایک لائن میں کھڑا کر دیا جائے،

رب کو کہو، کس کو دیکھے گا؟

جس طرح تیری نظر چمکتے ہوئے ستاروں پر پڑتی ہے،

وہ مریخ ہو یا عطارد ہو یا بے نام ستارہ،

اِسی طرح رب بھی چمکتے دلوں کو دیکھتا ہے،

وہ مذہب والے ہوں یا بے مذہب۔

بن عشقِ دلبر کے سجل کیا کفر ہے، کیا اِسلام ہے

......☆......

تم رب کی تلاش میں مندروں، چرچوں اور مسجدوں وغیرہ کی دوڑ لگاتے ہو! کیا تاریخ میں کوئی ثبوت ہے، کہ رب کو کسی نے بھی کسی عبادت گاہ میں بیٹھا ہوا دیکھا ہو؟

اے جوان! رب کا مسکن تیرا دل ہے، اس کو دل میں بسا۔ پھر دیکھ یہ عبادت گاہیں اور ان میں عبادت کرنے والے تیری طرف دوڑ لگائیں گے۔

بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں ایک عرصہ کعبہ کا طواف کرتا رہا، جب رب میرے اندر آیا، تو ایک عرصہ سے کعبہ میرا طواف کر رہا ہے۔

یہ عبادت گاہیں ثواب گاہ ہیں، جبکہ یہ دل آماجگاہ ہے۔ عبادت گاہوں میں تو پکارے گا۔ اور رب دلوں میں پکارے گا۔

......☆......

عقل والوں کے نصیبوں میں کہاں ذوقِ جنوں
عشق والے ہیں جو ہر چیز لٹا دیتے ہیں
اللہ اللہ کئے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں۔

......☆......

ہر مذہب کا عقیدہ ہے، کہ اس کے نبی کی شان سب سے بلند ہے اور یہی عقیدہ اہل کتاب میں جنگوں کا سبب بنا،

بہتر ہے تم روحانیت کے ذریعہ نبیوں کی محفل میں پہنچ جاؤ، پھر ہی پتہ چلے گا کہ کون کس مقام پر ہے اور کون کس درجہ پر۔

☆ گوہر شاہی سے ہمارا سوال ہے کہ کیا مشرکوں اور رب کے وجود کا انکار کرنے والے لامذہب کے دل بھی چمکتے ہیں؟

گوہر شاہی پہلے تو ہر مکاتب فکر کے لوگوں کو جمع کرتا تھا مگر بعد میں اُس نے سکھوں کے گردواروں اور چرچ میں جانا شروع کر دیا
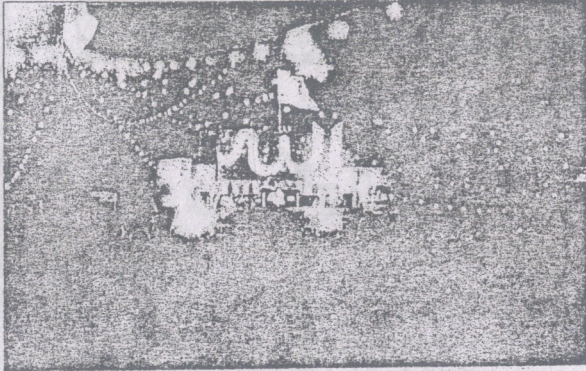
"دینِ الٰہی"

خدا کے پوشیدہ راز

مصنف
ریاض احمد گوہر شاہی

ناشر: آل فیتھ سپریچوئل موومنٹ (آئرلینڈ)
All-Faith Spiritual Movement
Ireland

7 اکتوبر 1996 کو کراچی میں منعقد ہونے والی اسم ذات کانفرنس میں حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کے خطاب کی ایک جھلک، جس میں مختلف مکاتب فکر کے لوگوں نے شرکت کی
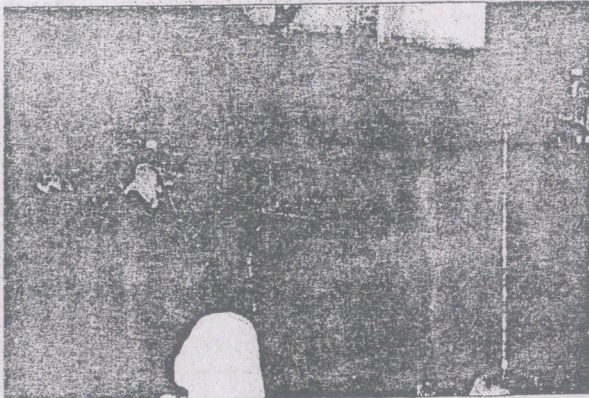
امریکہ کی ریاست ایری زونا کے شہر فینکس میں گرونانک گردوارہ آشرم میں حضرت گوہر شاہی سکھوں کو نام دان دے رہے ہیں۔

یہ انجمن سرفروشانِ اسلام کا مرکزی رسالہ ہے جو کہ گوہر شاہی کی سرپرستی میں شائع ہوتا ہے

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی

سالنامہ گوہر GOHAR 1996 - '97

عالمی روحانی تحریک انجمن سرفروشان اسلام کے سالانہ دو روزہ عالمی مرکزی اجتماع گیارھویں شریف کے موقع پر خصوصی اشاعت

زیر سرپرستی
حضرت حاجی فضل حسین
والد گرامی گوہر شاہی

زیر نگرانی
جناب محمد عارف میمن

منتظم
جناب وصی محمد قریشی

ایڈیٹر
جناب سید ظفر کاظمی

مجلس مشاورت

جناب قمر احمد خان — جناب مقصود احمد خان
جناب محمد یونس قادری — جناب محمد ناصر قادری
جناب محمد شفیق قادری — جناب محمد اشفاق لودھی
معاونین — سید قاسم علی، محمد رفیق گوہر
کمپیوٹر کمپوزنگ — الیسد کمپوزرس، حیدر آباد

- نور الٰہی نور نبوت
- ذکر الٰہی
- مغربی تہذیب
- مثالی خواتین
- اقبال کا مرد مومن
- معاشرے کا ناسور
- خدمت خلق
- گیارھویں شریف
- حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کا دورہ امریکہ
- اسم ذات اللہ
- غوث اعظمؓ نے فرمایا
- ایمان اور اسلام
- قرآن و سائنس
- اسلامی آداب گفتگو
- عظمت کا پیکر
- شہید انجمن
- عالمگیر تاریکی
- زیارت مدینہ منورہ
- جلال و جمال
- اسلام اور ریاست
- سرفروشان اسلام
- آب زم زم
- ملکہ سبا

ناشر سرفروش پبلیکیشنز پاکستان

اس بے ہودہ سفر نامہ کو گوہر شاہی نے پسند کیا "مشرکوں کے دلوں میں اللہ کی تڑپ کا ذکر کیا (معاذ اللہ)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کے دورہ امریکہ کی روداد

ہندو، سکھ اور انگریزوں کے دلوں میں اللہ کی تڑپ

امریکہ میں روحانی انقلاب

راوی
عبدالغفور علوی
ترتیب
قمر احمد خان

عالمی روحانی شخصیت حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی نے گزشتہ دنوں امریکہ" برطانیہ' کینیڈا اور متحدہ عرب امارات کا روحانی تبلیغی دورہ فرمایا اس دورے کی روداد جناب عبدالغفور علوی نے بہت محنت سے ترتیب دی جسے قبلہ سرکار شاہ صاحب نے بھی پسند فرمایا اس مفصل روداد کے چند اہم واقعات ان صفحات میں شامل کررہے ہیں تفصیلی روداد اخبار صدائے سرفروش میں شائع کی جائے گی' انشاء اللہ

۳ر جولائی ۱۹۹۶ء کو عالمی روحانی ذات گرامی حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی لندن کے معروف ہیتھرو ائرپورٹ سے امریکہ کے تاریخی روحانی دورے پر روانہ ہوئے تو انگلینڈ کے ساتھیوں نے اشک بار آنکھوں سے آپ کو الوداع کیا۔ مانچسٹر سے تعلق رکھنے والے ساتھی ظفر حسین' عبد الغفور خان اور راقم الحروف عبدالغفور علوی سرکار کے ہمراہ تھے۔ واشنگٹن ڈیلاس ائرپورٹ پر انجمن سرفروشان اسلام امریکہ کے امیر منظر فیروز اور ان کی فیملی کے علاوہ معروف بھائی (مانچسٹر) پرویز بھائی' خالد مرزا (بریڈ فورڈ) نے سرکار کا والہانہ انداز میں "مرحبا مرحبا" کہتے ہوئے استقبال کیا۔

۴ر جولائی ۱۹۹۶ء کو منظر بھائی کی رہائش گاہ پر سرکار کی نشست ہوئی جس میں تقریباً ۲۵ تا ۳۰ر پاکستانیوں نے سرکار سے ذکر قلب حاصل کیا' ذکر لینے والوں میں پاکستان کے مشہور ریٹائرڈ جنرل ٹکا خان کے صاحبزادے سجاد خان بھی تھے جنہوں نے بتایا کہ میں بہت عرصہ سے ذکر قلب کی تلاش میں تھا اللہ کا شکر ہے کہ آج سرکار شاہ صاحب سے ملاقات کرکے بہت مطمئن ہوا ہوں اور بڑی خوشی ہوئی ہے۔

۵ر جولائی کو سرکار سان فرانسسکو روانہ ہوئے اور ہوٹل وانڈے من میں قیام کیا' ۶ر تاریخ کو ایک ہوٹل کے ہال میں سرکار کا خطاب تھا' سرکار کے خطاب کے انتظام ISA (انٹرنیشنل صوفی ایسوی ایشن) نے کیا تھا جو اتفاق سے ASI کا الٹ ہے یہ ایسوی ایشن وہاں کے قادری نقشبندی چشتی سلسلوں کے شیوخ اور ان کے خلفاء وغیرہ نے تشکیل دی ہے اور اس کے تحت ہفتہ وار محفل ذکر ہوتی ہے اس محفل میں سرکار شاہ صاحب کو بھی مدعو کیا گیا تھا اس کے سربراہ ڈاکٹر علی کینفر ہیں جو کہ ایرانی نژاد شیعہ ہیں اور ایک روحانی سلسلہ چلارہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب محفل میں موجود تمام لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہیں وہاں سوال و جواب ہوئے تو بعد میں سرکار شاہ صاحب نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو ہم بھی یہاں پر موجود لوگوں کو ذکر فکر کے متعلق کچھ بتائیں....!

ڈاکٹر صاحب نے فوراً کہا "بصد شوق" سرکار نے وہاں موجود تمام لوگوں کو بہت کچھ بتایا اس کے بعد ان کے طریقے کے مطابق محفل ذکر ہوئی۔ اس محفل میں سرکار تقریباً دو گھنٹے تک موجود رہے۔

۷ر جولائی کو سرکار کا خطاب تھا۔ سرکار شاہ صاحب شیخ حشام کی دعوت پر کیلیفورنیا روانہ ہوئے' شیخ صاحب کا تعلق نقشبندی سلسلے سے ہے وہ ہزاروں غیر مسلموں کو مسلمان بنا چکے ہیں وہ نجدیوں (وہابیوں) کے سخت مخالف ہیں سرکار نے ان کی گفتگو سن کر کہا تم تو نجدیوں کے خلاف لڑرہے ہو اور ہم شیطان سے جنگ کررہے ہیں جو انسان کا ازلی دشمن ہے۔ شیخ حشام میں بہت عاجزی و انکساری ہے وہ بڑی عاجزی سے سرکار سے ملے ذکر قلب لیا اور اپنے مریدوں کو تاکید کی کہ وہ بھی ذکر قلب حاصل کریں۔ وہ تمام وقت سرکار شاہ صاحب کے قدموں کی جانب

میوزک کی دھن (گٹار اور دف) پر امریکیوں نے ذکر اللہ کیا (معاذ اللہ) کیا یہ ذکر اللہ کی بے حرمتی نہیں؟

بیٹھے رہے۔ سرکار نے شیخ صاحب کو ذکر دیتے وقت کہا کہ اگر تم ذکر کرتے رہو گے تو ہم تمہیں خوابوں میں بھی ملیں گے۔ شیخ صاحب نے بعد میں شاہ صاحب کو اپنی لائبریری کا دورہ بھی کروایا جو جدید ترین سولیات سے آراستہ ہے۔

سرکار کا جس ہوٹل میں قیام تھا اسی ہوٹل کے ہال میں سرکار کا خطاب تھا کمرے سے نکلتے وقت سرکار نے کہا "لگتا ہے کہ امریکہ میں آگ لگ ہی جائے گی" سرکار جب ہال میں پہنچے تو میزبانوں کی طرف سے پہلے ذکر کی مختصر سی محفل ترتیب دی گئی ذکر کا یہ طریقہ زندگی میں ہم نے پہلی مرتبہ دیکھا۔ سب لوگ اپنی اپنی کرسیوں پر کھڑے ہوگئے میوزک کی دھن (گٹار اور دف) پر امریکیوں نے "بسم اللہ" اور "لا الہ الا اللہ" کا ذکر جھوم جھوم کر کیا۔ ذکر کی اس محفل میں کیف و سرور کی انتہا تھی۔ شاید یہ سرکار شاہ صاحب کی موجودگی کی وجہ سے تھی۔ امریکیوں کو اس طرح جھوم جھوم کر ذکر کرتا ہوا دیکھ کر ہم سے رہا نہ گیا اور ہم نے بھی کیفیت کے عالم میں اپنی اپنی نشست پر کھڑے ہوکر ذکر کیا اور ہماری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے۔ ہمیں یہی خیال آرہا تھا کہ نہجانے خدا کے دیوانے کہاں کہاں کس کس روپ میں موجود ہیں۔ اس کے بعد سرکار کا خطاب ہوا وہاں تقریباً ۹۵ فیصد لوگ امریکی تھے جو غیر مسلم اور کچھ نو مسلم تھے۔ خطاب کے بعد سرکار نے کہا جو لوگ ذکر قلب نہیں لینا چاہتے وہ خاموشی سے اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے رہیں اور جو لوگ ذکر لینا چاہیں وہ ہمارے ساتھ مل کر تین مرتبہ "اللہ اللہ اللہ" کہیں۔ وہاں پر موجود اکثریت نے سرکار شاہ صاحب سے ذکر قلب لیا۔

۲۱ر جولائی ۱۹۹۶ء کو نیوٹن شہر کے ہوٹل پلازہ میں سرکار کا خطاب تھا سوال و جواب کے دوران ایک خاتون جس کا نام ہیتھر فلینبدر (Heather Flandar) تھا اپنی نشست پر کھڑی ہوئی اور اپنا ایک واقعہ بیان کیا۔ اس نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے ایک مشروب پیا اس میں زہر تھا اس کے پیتے ہی میرا نظام تنفس رک گیا اور میں نے محسوس کیا میں اپنے جسم سے باہر آگئی ہوں میں نے دیکھا کہ میرا جسم نیچے پڑا ہے پھر اچانک ایک فرشتہ آیا اور میرا نظام تنفس بحال ہوگیا اور میں پھر اپنے جسم میں آگئی اس کے بعد میں نے ایک روشنی دیکھی اور محسوس کیا کہ میرے ہاتھوں میں شفا کی ایک طاقت آگئی ہے اور اس کے بعد میں جس کسی مریض کے جسم پر ہاتھ رکھتی ہوں وہ ٹھیک ہوجاتا ہے اس نے بتایا کہ میں نے چار دن اور چار راتیں ایریزونا کے صحرا میں بغیر کچھ کھائے پئے گذارے۔ سرکار شاہ صاحب نے اس کی ان باتوں کی تصدیق کی اور کہا کہ یہ موکلات ہیں جو تمہاری مدد کرتے ہیں لیکن ان موکلات پر تمہارا کوئی اختیار نہیں ہے یہ کبھی بھی جاسکتے ہیں اس سے بہتر ہے کہ تم اپنے اندر کی مخلوق کو بیدار کرو وہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں گی اور ان پر تمہارا اختیار بھی ہوگا۔ اس کے بعد سرکار جتنے دن بھی نیوٹن شہر میں رہے وہ بلاناغہ سرکار کے پاس آتی رہی اور دوسرے لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لاکر ذکر دلواتی رہی سرکار نے اس عورت کو کوٹری شریف آنے کی دعوت دی ہو سکتا ہے کہ یہ امریکی خاتون گیارہویں شریف کے موقعہ پر پاکستان آئے۔

دورہ امریکہ کے دوران جس حصہ پر سرکار ۶ر جولائی سے ۱۵ر جولائی تک رہے سرکار کا واسطہ وہاں کے مقامی غیر مسلموں اور نو مسلموں سے رہا اور انہیں لوگوں نے سرکار سے فیض حاصل کیا۔

۲۵ر جولائی کو سرکار شاہ صاحب ظفر ارشد صاحب جن کا تعلق ہندوستان کے شہر کانپور سے ہے ان کی دعوت پر ان کی رہائش گاہ تشریف لے گئے ان کا تعلق ادارہ منہاج القرآن سے ہے ان کے یہاں بہت دیر تک سرکار کی نشست رہی واپسی پر راستہ میں سرکار شاہ صاحب نے فرمایا کہ اب ہمیں اس بات پر مخالفت برداشت کرنی پڑے گی کہ "اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو خواہ تمہارا تعلق کسی بھی فرقہ یا مذہب سے ہو' مسلمان یہ کہیں گے کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی کیسے اللہ تک پہنچ سکتا ہے جبکہ عملی طور پر ایسا ہورہا ہے عیسائی ہندو اور سکھوں کے ذکر بغیر کلمہ پڑھے چل رہے ہیں" پھر سرکار نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا تھا کہ مجھے حضور پاکؐ سے دو علم حاصل ہوئے ایک تو میں نے تمہیں بتا دیا اور اگر دوسرا تمہیں بتا دوں تو تم مجھے قتل کردو گے۔ اصل میں یہی دوسرا علم ہے کہ بغیر کلمہ پڑھے بھی اللہ تک رسائی حاصل ہوسکتی ہے بات آگے بڑھی تو ایک سکھ عورت سرندر بیانت کا نام آیا۔ یہ عورت گلزار بھائی کی معرفت انجمن کے مشن اور سرکار کی ذات گرامی سے متعارف ہوئی تھی۔ اب

غیر مذہب عورت کو گوہر شاہی نے بغیر کلمہ پڑھے اپنے یہودی مذہب پر قائم رہتے ہوئے ذکر کی اجازت دی (معاذاللہ)

تک سرکار شاہ صاحب سے اس کی ملاقات بھی نہیں ہوئی تھی لیکن اس کی کیفیت یہ تھی کہ سرکار کی کینیڈا آمد سے تین دن قبل ہی جب وہ آنکھیں بند کرتی تو اس کے سامنے شاہ صاحب کا چہرہ آجاتا۔ وہ جہاں بھی جاتی سرکار اسے اپنے گرد چلتے ہوئے نظر آتے یہ سن کر سرکار نے کہا کہ اس عورت کو اتوار کے دن ہمارے پاس لانا۔ ہم اسے "ذکر دینے کی اجازت دیں گے"۔ یہ سن کر وہاں موجود تمام ذاکرین بڑے حیران ہوئے کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے یہ ایک بہت بڑی کرامت ہے کہ ایک غیر مذہب عورت کو بغیر کلمہ پڑھے ذکر دینے کا اذن مل جائے۔ بقول سرکار یہ بھی ایک معمولی سی ولایت ہے جو کہ اس خاتون کو بغیر کسی ریاضت بغیر کلمہ پڑھے اپنے ہی مذہب میں رہتے ہوئے مل جائے۔ اس کے بعد سرکار نے ظفر بھائی کو کچھ ہدایت دیں اور سکھوں میں تبلیغ کے لئے ان کی ڈیوٹی بھی لگائی۔

جب سریندر کو معلوم ہوا کہ شاہ صاحب نے ظفر بھائی کی ڈیوٹی سکھوں پر لگائی ہے تو وہ ظفر بھائی کو سکھوں کے گردوارے لے گئی اور اپنے "گرو" سے ملاقات کروائی۔ گردوارے میں ظفر بھائی کے سر پر سکھوں والا رومال باندھا گیا اور ہاتھ میں کڑا پہنایا گیا گردوارے میں بیٹھ کر ظفر بھائی کی گفتگو گرو نانک کی تعلیمات پر بھی ہوئیں بابا گرو نانک کی تصنیف گو گرگتھ کا بھی ذکر آیا جس میں بابا جی نے کہا ہے "واہے گروست نام۔ اپنی من کی زبان سے جپو" یعنی تو اپنی آنکھیں بند کرکے من میں اسے یاد کر۔ اس گفتگو کے بعد ظفر بھائی نے وہاں موجود سکھوں میں تعلیمات گوہر شاہی پر روشنی ڈالی سکھوں نے اس سلسلے میں ظفر بھائی سے سوالات بھی کئے اور ظفر بھائی کی باتیں سن کر وہ بڑے مطمئن ہوئے وہاں موجود سکھوں میں سے دو سکھ اور آٹھ عورتیں سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ذکر قلب لیا تین کا ذکر تو اسی وقت چل گیا۔ اس واقعہ سے سریندر تو بہت خوش ہوئی اور اس نے سرکار کے ساتھ آئے ہوئے لوگوں کو مختلف نام دیئے جو اس کے رشتہ داروں کے نام پر تھے وہ ان ہی ناموں سے شاہ صاحب کے غلاموں کو پکارتی۔ یعنی ظفر بھائی کو کنتش کہتی، غفور خان کو "چے" کہہ کر پکارتی اور معروف بھائی کو "گوگو" کہتی جبکہ راقم الحروف عبدالغفور علوی کو پردیپ کہتی اس کا کہنا تھا کہ سرکار سے مل کر ایسا لگتا ہے کہ میرا خاندان بہت وسیع ہوگیا ہے۔ اس کی یہ باتیں سن کر ہم نے اسے پاکستان آنے کی دعوت دی پہلے تو وہ جھجکی کہ کہیں سکھ ہونے کے ناطے اس کے ساتھ مختلف برتاؤ نہ ہو۔ لیکن جب اس سے یہ کہا گیا کہ پاکستان آؤ تو سہی، تمہیں ایسی محبت ملے گی کہ تم نے کبھی ساری دنیا میں بھی نہیں دیکھی ہوگی۔ اس پر اس نے کہا میں کوشش کروں گی کہ گیارہویں شریف پر کوٹری آجاؤں۔

۲۶ر جولائی کو ایک کینیڈین خاتون (کارلا می ڈونلڈ Me Donald (Carla سرکار سے ملنے آئی۔ وہ ہیش یوگی نامی کسی گرو سے وابستہ تھی۔ سرکار سے اس نے کافی سوالات کئے جب مطمئن ہوگئی تو سرکار سے ذکر قلب حاصل کیا سرکار نے پہلے ہی دن اس کا کشف کھول دیا۔ وہ بہت متاثر ہوئی اور کافی دیر تک سرکار کے پاس بیٹھی رہی سرکار نے انگلی کے اشارے سے اسکی طرف کچھ لکھا اور دم بھی کیا تھوڑی دیر کے بعد سریندر بھی آگئی اور بہت عاجزانہ اور اپنائیت سے کہنے لگی کہ آپ میری وجہ سے تنگ تو نہیں ہوئے۔ سرکار نے کہا نہیں، جب ہم کسی سے تنگ ہوتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ اب جاؤ سریندر کافی دیر تک بیٹھی سوال کرتی رہی اس کے چلے جانے کے بعد شام کو سرکار نے ہمیں ایک نئی بات بتائی، سرکار نے بتایا کہ ہمیں دکھایا جارہا ہے کہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ ہمارے جھنڈے اٹھائے ہوئے ہمارے ساتھ دوڑ رہے ہیں۔ رات کو سریندر پھر آگئی اس کی کیفیت ہی عجیب تھی وہ بہت خوش اور مطمئن نظر آرہی تھی بعد میں معلوم ہوا کہ سرکار نے آج اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ تو ہماری بیٹی ہے اور ہم تجھے اپنی بیٹی ہی سمجھتے ہیں۔ اس کا خوش ہونا بجا تھا کہ عالم روحانیت کی ایک عظیم شخصیت نے اسے آج اپنی بیٹی بنالیا تھا، دوسرے دن کارلا می خاتون جس کا کشف سرکار نے پہلے ہی دن کھول دیا تھا سرکار کے پاس آئی اس نے کچھ باتیں سرکار سے دریافت کیں۔ کچھ سوالات تھے۔ اس نے سرکار کو بتایا کہ ہم لوگ مراقبہ کرتے ہیں کیونکہ ہم اپنے گرو ہیش یوگی کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل بھی کرتے ہیں اس کی باتیں سن کر سرکار نے اس سے یہی کہا کہ پہلے اپنے اندر کی چیزوں کو طاقت ور کرلو پھر تمہارا مراقبہ صحیح لگے گا ورنہ اس صورت حال میں صحیح اور غلط کا اندازہ تمہارے لئے مشکل ہے سرکار کی باتیں سن کر وہ مطمئن ہوگئی اور کہا کہ

سکھ کو گوہر شاہی نے ذکر دینے اور دم کرنے کی اجازت دی (معاذ اللہ)

کیا یہ ذکر اللہ کا مذاق نہیں؟

اب میں پہلے سے بھی زیادہ محنت کروں گی۔ تھوڑی دیر کے بعد سریندر کا فون آیا اس نے سرکار سے فون پر کافی دیر تک باتیں کیں۔ بعد میں سرکار نے بتایا کہ یہ سریندر کا فون تھا وہ کہہ رہی تھی کہ آج میں نہیں آسکتی' مجھے اندر سے آواز آرہی ہے کہ نہ تو ادھر جائے گی اور نہ تیرے گھر باہر سے کوئی آدمی آئے گا سرکار نے بتایا کہ اصل میں آج ہم نے سریندر کو بلایا تھا کہ تجھے آج ہم ذکر دینے کی اجازت دیں گے لیکن شیطان وہاں پہنچ گیا اب وہ اسے یہاں آنے سے روک رہا ہے کیونکہ ذکر دینے کی اجازت کے بعد اس کے ذریعہ ہزاروں لوگ اس طرف آسکتے ہیں سرکار نے فرمایا کہ سریندر میں خالص اللہ کی طلب ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا کہ ہم نے بھی اپنی فوج وہاں بھیج دی ہے اب وہاں مقابلہ ہو گا لیکن ہمیں یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ تھوڑی دیر پہلے سریندر نے آنے سے انکار کردیا تھا لیکن اب وہ ہوٹل کی لابی میں کھڑی سرکار کا انتظار کررہی تھی کیونکہ سرکار شاہ صاحب تھوڑی دیر کے لئے ہوٹل سے باہر چلے گئے تھے اور ہم سب بھی سرکار کے ساتھ ہی تھے شاہ صاحب کو دیکھ کر سریندر کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا۔ آج کا دن ہمارے لئے بلکہ سرکار کے تمام غلاموں کے لئے تاریخی دن تھا کیونکہ سرکار نے آج کے دن سریندر کو ذکر دینے کا اذن دیا تھا اور دم کرنے کی اجازت بھی دے دی تھی۔ سریندر سے سرکار نے فرمایا کہ آج کے بعد سے تمہیں کسی مذہب کا بھی آدمی یا عورت ملے اسے اللہ اللہ کا ذکر دینا اور اگر کوئی مریض ملے تو اللہ اللہ پڑھ کر اس پر دم کردینا سرکار نے کہا دم تم کرو گی کام ہم کریں گے ہم تمہارے پیچھے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح اللہ ہمارے ساتھ ہے' سریندر بہت خوش تھی کہ آج سرکار نے اسے اتنی بڑی دولت سے نوازا ہے وہ بڑی مطمئن خوش خوش بہت دیر تک سرکار کے پاس بیٹھی رہی اور ارادہ ظاہر کیا کہ میں پاکستان آکر گیارہویں شریف میں شرکت کرنا چاہتی ہوں۔ دوسرے دن ایک سکھ اپنی بیٹی منجیت کو اپنے ساتھ لایا اس لڑکی کو اثرات تھے سرکار نے اس کا علاج فرمایا اور تصدیق کی کہ اس کا ذکر چل رہا ہے اس کے بعد سرکار سریندر کا انتظار کرنے لگے کیونکہ سریندر کو آج الوداعی ملاقات کے لئے آنا تھا' تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ سریندر اپنی بیٹی امرندر کے ساتھ سرکار کے کمرے میں داخل ہوئی' سرکار نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ تیری بیٹی بھی تیری طرح اللہ اللہ میں لگ جائے گی اس کا ذکر بھی خوب چلے گا' اس وقت دن کے دو بج چکے تھے ہم سب امریکہ جانے کے لئے ہوٹل سے باہر آگئے سریندر نے سرکار سے اجازت چاہی کہ سرکار کچھ دیر میں بھی آپ کے پیچھے چلنا چاہتی ہوں سرکار نے اجازت دے دی پھر کہا کہ تم میری گاڑی میں بیٹھ جاؤ وہ فوراً سرکار کی گاڑی میں بیٹھ گئی اور اس کی گاڑی ظفر بھائی چلاتے رہے کار میں گفتگو کرتے ہوئے سرکار نے فرمایا کہ کچھ لوگ مذہب کے ذریعہ پاک صاف ہوتے ہیں اور کچھ لوگ کسی ولی کی محبت اور نظر سے بھی صاف ہوجاتے ہیں اس سلسلے میں سرکار شاہ صاحب نے حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی اور حضرت بابا فرید گنج شکر پاک پتن شریف کا واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانیؒ نے بابا فرید گنج شکرؒ پاکپتن شریف کی دعوت کی۔ کھانے سے پہلے جب کنیز ہاتھ دھلانے آئی تو بابا فریدؒ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے رہے حتیٰ کہ لوٹے کا پانی ختم ہوگیا اور وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہی رہے۔ محفل میں موجود لوگوں کو یہ بات بری محسوس ہوئی لیکن بہاؤ الدین ذکریا ملتانیؒ سمجھ گئے کہ کوئی بات ہے جب سب لوگ کھانے کے لئے دستر خوان پر بیٹھے تو انہوں نے بابا فرید گنج شکرؒ سے اس کی وجہ پوچھی۔ تو بابا فرید نے کہا...... "جب میں نے یہاں ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگوں پر نظر ڈالی تو سب کو جنتی پایا سوائے اس کنیز کے جو میرے ہاتھ دھلارہی تھی۔ میں نے سوچا کہ بہاؤ الدینؒ کی خدمت گزار اور جنہمی..!! وہ میرے ہاتھ دھلاتی گئی اور میں اس کے گناہ بخشواتا گیا۔ جب تک اللہ نے نہیں کہا کہ "میں نے اسے معاف کیا" اس وقت تک میں اسے دیکھتا ہی رہا۔

یہ واقعہ سن کر سب پر روحانی کیفیت طاری ہوگئی سب بڑے خوش ہوئے سریندر بھی اس واقعے سے بڑی متاثر ہوئی۔ سرکار نے گفتگو کرتے ہوئے سریندر سے کہا جو لوگ ہمارا ساتھ دیتے ہیں یہ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ کچھ دیر توقف کرنے کے بعد سرکار نے مذاقاً کہا اور جب ان کے پیسے ختم ہوجاتے ہیں تو دو دو دن بھوکے بھی رہتے ہیں گاڑی میں موجود سب لوگ سرکار کی اس بات پر مسکرادیئے کیونکہ کچھ لوگوں کے ساتھ ایسا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کفار کو مسلمان کرتے پھر ان کو خدا تعالیٰ کی معرفت عطا فرماتے مگر گوہر شاہی کا یہ حال ہے کہ کہتا ہے کہ جو کسی مذہب اور کسی نبی کو مانتے ہی نہیں، ان لوگوں کیلئے ہم نے اپنا تصور بتایا ہے (معاذ اللہ)

بھی ہوا تھا۔ دو گھنٹے کی مسافت کے بعد ہم کینیڈا اور امریکہ کی سرحد پر پہنچے اور ایک ہوٹل میں کھانا کھانے کا فیصلہ کیا سریندر سرکار کے لئے اپنے گھر سے کھانا بنا کر لائی تھی سرکار نے وہ کھانا خود کھایا اور دوسرے ساتھیوں نے ہوٹل کا کھانا کھایا اس کے بعد ہم امریکہ میں داخل ہونے کے لئے چیک پوسٹ پر پہنچ گئے۔ سریندر اور اسکی بیٹی نے سرکار کو نیم اشکبار آنکھوں سے خدا حافظ کہا۔ راستے میں سرکار نے سریندر اور اس کی بیٹی کے لئے کہا کہ اگر ان کو کچھ دن اور یہ صحبت مل جاتی تو یہ دونوں ماں بیٹی عشق میں چلی جاتیں۔

۱۲ اگست ۱۹۹۶ء کو روحانیت کی طالب ایک امریکی خاتون بوسٹن شہر سے شاہ صاحب کے کچھ رشتہ داروں کے ساتھ ۱۰ گھنٹے کا سفر کر کے شاہ صاحب کی قیام گاہ پہنچی سرکار سے نشست کے دوران اس نے بڑے سوال کئے۔ سرکار نے بڑے تحمل سے اس خاتون کے تمام سوالوں کے جواب دیئے وہ بہت مطمئن ہوئی اور سرکار سے ذکر قلب کی اجازت حاصل کی ذکر ملتے ہی اس کی کیفیت بدل گئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے وہ اسی کیفیت میں بیٹھی کافی دیر تک روتی رہی اس کا کہنا تھا کہ میں نے زندگی بھر ایسی کیفیت ایسی حلاوت کبھی نہیں دیکھی۔

ایک اور امریکی خاتون شاہ صاحب سے ملاقات کرنے آئی وہ بھی روحانیت کی طالب تھی اس امریکی خاتون کے ساتھ ایک پاکستانی جوڑا بھی تھا۔ پاکستانی جوڑے نے سرکار کو بتایا کہ یہ امریکن خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے یہ سن کر شاہ صاحب براہ راست اس خاتون سے مخاطب ہوئے اور پوچھا تمہیں کیا چاہئے......؟ صرف اسلام یا خدا، اس انگریز خاتون نے برجستہ کہا...... خدا...... شاہ صاحب نے کہا ٹھیک ہے ہم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں۔ خدا کی طرف دو راستے جاتے ہیں ایک راستہ دین سے ہو کر جاتا اور دوسرا راستہ عشق اور محبت کا راستہ ہے۔ وہ امریکی خاتون بڑی توجہ سے سرکار کی باتیں سن رہی تھی۔ سرکار نے فرمایا دین کے ذریعہ جو راستہ جاتا ہے وہ اس طرح سے ہے جس طرح کوئی گاڑی شہر سے ہو کر گذرے شہر سے گذرنے کی وجہ سے اس پر بہت سے قوانین لاگو ہو جاتے ہیں۔ راستے میں سگنل بھی آتے ہیں اور اسٹاپ بھی آتے رہتے ہیں ٹریفک کی پوری پابندی کرنی پڑتی ہے اور گاڑی بھی ایک سلیقے سے چلانا پڑتی ہے۔

خدا کی طرف جانے والا دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے بالکل اس طرح جیسے کوئی گاڑی شہر میں داخل ہوئے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو اس پر شہر کے قوانین بھی لاگو نہیں ہوتے اور وہ شہر کے قوانین پر عمل کئے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف گامزن رہتی ہے ایسے راستہ کو بائی پاس کہتے ہیں۔ لیکن یہ راستہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کو اللہ اس راستے کے لئے چن لے اس کی دو مثالیں ہیں ایک وہ چور جو غوث پاکؒ کے گھر چوری کی نیت سے داخل ہوا اور قطب بن گیا اور ایک حضرت ابو بکر حواریؒ جو بہت بڑے ڈاکو تھے مائیں اپنے بچوں کو ان کا نام لے کر ڈراتی تھیں وہ ایک ہی رات میں ولی بن گئے یہ لوگ تو چور ڈاکو تھے نہ ان لوگوں نے نماز پڑھی تھی نہ روزے رکھے تھے اور نہ ہی یہ لوگ پرہیزگار تھے بس کامل نظروں نے ان کو صاف کر دیا اور وہ ولی بن گئے۔

۱۹ جولائی کی شام پاکستانی اور کچھ غیر مسلم امریکیوں کے ساتھ شاہ صاحب کی نشست ہوئی جب سرکار کا خطاب ختم ہوا تو ایک بڑے میاں کہنے لگے کہ جناب میری عمر کافی ہو گئی ہے اب مجھ سے ذکر فکر تو ہو نہیں سکتا اس لئے آپ براہ راست مجھے نور عطا کر دیں سرکار نے کہا کہ جو تم مانگ رہے ہو وہ "زکواۃ" ہے اور زکواۃ صرف معذوروں کے لئے ہوتی ہے تم کوشش کرو اگر سلسلہ نہ چلے تو ہم موجود ہیں کوٹری پاکستان چلے آنا وہاں تمہارے جیسے کئی عمر رسیدہ لوگ موجود ہیں ان سے مل لینا اور پوچھ بھی لینا کہ ان کا ذکر چلتا ہے یا نہیں۔ دوسری بات یہ کہ جب کسی سے مانگتے ہیں تو اس کا بھی ایک طریقہ ہوتا ہے اس طرح ڈنڈا لے کر نہیں مانگا جاتا (دراصل یہ بڑے میاں کچھ جھکی تھے) شاہ صاحب کی باتوں پر کچھ اعتراض تو نہ کر سکے بس بدتمیزی سے مخاطب ہوئے اور نور مانگا) اس نشست میں عیسائی اور دوسرے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی موجود تھے شاہ صاحب نے اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جب ذکر سے گرمی محسوس ہو تو محمد الرسول اللہ یا عیسٰی روح اللہ پڑھ لینا۔ یا پھر ہمارا تصور کر لینا یہ سن کر ایک شخص نے اعتراض اٹھاتے ہوئے کہا آپ نے کس اختیار سے اتنی بڑی بات کی ہے کہ عیسٰی روح اللہ پڑھ لینا یا ہمارا تصور کر لینا۔ سرکار نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ جو شخص عیسائی ہے اور مسلمان نہیں ہوا وہ محمد الرسول اللہ کیسے پڑھے گا۔ وہ تو ہمارے نبی کو مانتا ہی نہیں۔ صرف اس کے لئے ہم نے عیسٰی روح اللہ پڑھنے کو کہا ہے کیونکہ اللہ کے نام میں جلالیت ہے اور نبی کے نام میں

لوگ ہمیں امام مہدی کہتے ہیں تو یہ ان کا عقیدہ ہے اصل میں جس کو جتنا فیض ملتا ہے وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے۔ کچھ لوگ تو ہمیں اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں لیکن ہم انہیں اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ ان کا عقیدہ جتنا ہماری طرف زیادہ ہوگا، ان کے لئے بہتر ہے

جہالت ہوتی ہے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کسی نبی اور کسی نبی کو مانتے ہی نہیں ان لوگوں کے لئے ہم نے اپنا تصور بتایا ہے۔ ہم کو خدا نے اگر اس کام کے لئے بھیجا ہے تو طاقت اور صلاحیت دیکر ہی بھیجا ہوگا۔ ایسے لوگوں کے لئے بس تصور ہی کافی ہے۔

زلف کے وقت پاکستانی نوجوانوں کا ایک ٹولہ جس کا تعلق امریکہ کی ایک سنی مذہبی تنظیم سے تھا سرکار سے ملنے آیا۔ ذکر کے متعلق تفصیل سے بیان سننے اور ذکر لینے کے بعد ان لوگوں نے شاہ صاحب سے کہا ہمارے ذہن میں کچھ باتیں ہیں اگر اجازت ہو تو کچھ پوچھیں سرکار نے اجازت دے دی انہوں نے پہلا سوال کیا کہ سنا ہے کہ آپ خود کو امام مہدی کہلواتے ہیں سرکار نے جواب دیا کہ ہم نے آج تک نہیں کہا! اگر یہ ہماری کسی تحریر یا تقریر میں موجود ہے تو دکھاؤ۔ پھر کہا سرکار نے کہ ہم تو خود لوگوں کو امام مہدی کی نشانیاں بتاتے ہیں تاکہ لوگ انہیں پہچان سکیں۔ ان کی مختلف نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ جس طرح رسول پاکؐ کی پشت پر کلمے کے ساتھ نبوت کی مہر تھی اسی طرح امام مہدی کی پشت پر کلمے کے ساتھ مہدیت کی مہر ہوگی۔ اب جو شخص خود کو مہدی کہلواتا ہے اس سے جاکر یہ نشانیاں مانگیں اس کے علاوہ امام مہدی کی تصدیق سارے ولی کریں گے پھر سرکار نے ہم لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے یہ ہمیں اگر امام مہدی کہتے ہیں تو یہ ان کا اپنا عقیدہ ہے۔ اصل میں جس کو جتنا فیض ملتا ہے وہ ہمیں اتنا ہی سمجھتا ہے۔ کچھ لوگ تو ہمیں اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں لیکن ہم انہیں اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ ان کا عقیدہ جتنا ہماری طرف زیادہ ہوگا ان کے لئے بہتر ہے کیونکہ جب امام مہدی تشریف لائیں گے اور ہم ان لوگوں سے کہیں گے کہ ان کے آگے اپنا سر جھکا دو تو یہ خوشی سے اس پر عمل کریں گے ان کا دوسرا سوال تھا کہ سنا ہے آپ نے اپنی تحریر میں لکھا ہے کہ حضور پاکؐ کا سایہ پیشاب میں نظر آیا۔ سرکار نے استغفر اللہ کہا اور فرمایا ہمارے نزدیک ایسی بات کہنے والا کافر ہے سرکار نے کہا آپ نے صرف سنی سنائی باتوں پر یقین کرلیا اگر ہماری تحریر کا مطالعہ کرتے تو شاید یہ سوال ہی نہیں کرتے۔ پھر سرکار نے ہم سے کہا کہ انہیں ہماری کتاب روحانی سفر لاکر دکھا دو ان لوگوں نے اس پر بہت ہی عقیدت اور احترام سے کہا نہیں حضور ہمیں ثبوت کی ضرورت نہیں آپؐ کا زبان سے کہ دینا ہی ہمارے لئے کافی ہے سرکار نے فرمایا کہ شروع میں ہمیں امام بری سرکارؒ کا سایہ نظر آیا تھا اسی کے کہنے پر ہم نے دنیا گھر بار بیوی بچے چھوڑے تھے یہ سایہ ہمیں وقتاً فوقتاً نظر آتا رہتا تھا کافی عرصہ کے بعد سہون شریف لال باغ میں ہمیں اس جیسا ہی سایہ پیشاب کے پانی میں نظر آیا جس سے ہمیں کچھ دیر کے لئے بدگمانی سی ہوئی کہ یہ سب کچھ غلط تو نہیں لیکن ہم نے یہ تو نہیں لکھا کہ وہ سایہ بلکہ ہم نے لکھا اس جیسا سایہ ہمیں نظر آیا آخر میں لکھا ہوا ہے کہ وہ ابلیس تھا جو ہمیں بہکانے کے لئے آیا تھا حضور پاکؐ کا تو اس میں نام ہی نہیں ہے ان نوجوانوں کا تیسرا سوال چاند میں شاہ صاحب کی تصویر آنے سے متعلق تھا سرکار نے فرمایا کہ شروع میں جب لوگوں نے اس کے متعلق ہمیں بتایا تو ہمیں یقین نہیں آیا کہ یہ لوگ ایسے ہی مکھن لگاتے ہیں لیکن بعد میں جب تحقیق کی تو یہ بات سچ نکلی چاند کوئی چھوٹی سی چیز تو نہیں ہے کہ ہم نے اس پر اپنی تصویر لگادی ہو اتنی بڑی تصویر تو انسان بنا بھی نہیں سکتا جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کیوں لگائی ہے تو یہ ہمیں خود بھی نہیں معلوم۔ یہ تو خدا سے جاکر پوچھو کہ کیوں لگائی ہے جہاں تک تصویر نظر آنے یا نہ آنے کا تعلق ہے تو چاند ابھی ختم تو نہیں ہوا ہر مہینے نکلتا ہے آپ خوب اچھی طرح سے اسے دیکھیں اور تحقیق کریں کہ اس میں ایسا ہے کہ نہیں۔ پھر اپنے علم کے ذریعے غور کریں کہ ایسا کیوں ہوا یہ تصویر چاند میں اس وقت نظر آتی ہے جب چاند شرق میں ہوتا ہے ہر عام آدمی کو نظر آتی ہے اور عام کیمروں میں بھی صاف نظر آتی ہے پھر ہم نے انہیں وہاں موجود کچھ انگریزی رسالے دکھائے جن میں چاند کی تصاویر دکھلائی گئیں تھیں اور ان میں شاہ صاحب صاف نظر آرہے تھے پھر ان لوگوں کو یقین آیا اور انہوں نے بھی تصدیق کی شاہ صاحب نے ایک اور بات بتائی حدیث شریف میں ہے کہ چاند پر جادو کا اثر نہیں ہوتا اس لئے یہ چیز جادو سے بھی ممکن نہیں کیونکہ اگر کوئی چاند پر جادو کے اثر کا اقرار کرگیا تو حضور پاکؐ کے "شق القمر" والے واقعے کو بھی لوگ جادو ہی کہیں گے سوال و جواب کے بعد یہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کہا کہ سرکار ہمیں ذکر کی اجازت دوبارہ دیں سرکار نے کہا کہ آپ لوگوں نے ذکر لے تو لیا انہوں نے کہا نہیں حضور پہلے ہمارے دلوں میں بدگمانی تھی آپ برائے مہربانی ہمیں دوبارہ ذکر کرنے کی اجازت دیں سرکار مسکرادئیے اور سب کو آنکھیں بند کرواکر ذکر دیا۔

۲ر جولائی کو نیویارک کے علاقے بروکلین میں واقع ترکی مسجد میں سرکار کا

گوہر شاہی نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں محشر کا نقشہ دکھایا گیا ہے

خطاب تھا مسجد میں پچاس ساٹھ کے قریب مرد و خواتین موجود تھے سب لوگوں نے سرکار سے ذکر لیا مغرب کی نماز سرکار نے مسجد میں باجماعت ادا کی نماز کے بعد ایک آسٹریلوی نو مسلم نے سرکار سے ملاقات کی یہ شیخ ناظم الدین قبرصی کے مریدوں میں سے تھا سرکار نے اس کو ذکر قلب کے متعلق بتایا معروف بھائی نے مترجم کے فرائض انجام دیے سرکار نے اس سے کہا کہ آج سے پہلے کے دس سال تم نے دیکھے ہوں گے اور آج کے بعد کا صرف تم ایک ہفتہ دیکھنا تمہیں پتہ چل جائے گا مسجد سے روانگی کے وقت وہی شخص دوبارہ سیڑھیوں پر ٹکرایا سرکار نے کہا کہ اس شخص سے کہو کہ تم سے ملکر ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے وہ آسٹریلین شخص مسکرایا اور کہنے لگا مجھے بھی آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے سرکار نے ہمیں بتایا کہ کچھ روحیں ہوتی ہیں جن میں اوپر سے ہی آپس میں انس ہوتا ہے جب یہ دنیا میں ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں تو بلاوجہ ہی خوش ہو جاتی ہیں سرکار نے رات قیام جرسی سٹی میں کیا۔

۱۴ر جولائی کی صبح ناشتے کے بعد سرکار نے آرام کیا جاگنے کے بعد سرکار نے ہم سب کو بلایا ہم سرکار کے ارد گرد جمع ہو گئے سرکار نے گفتگو فرماتے ہوئے بتایا کہ ہمیں یوم محشر کا نقشہ دکھایا گیا ہے ہم نے دیکھا کہ بہت سارے لوگ جمع ہیں سب سے پہلے خدا پوچھتا ہے ان کا کیا معاملہ ہے کراماً کاتبین بتاتے ہیں کہ ان لوگوں نے ساری زندگی نمازیں پڑھیں مگر اے خدا ہم نے کبھی بھی ان کا دھیان تیری طرف نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی نماز کے بعد انہوں نے تجھے طلب کیا جب بھی دعا مانگی جنت ہی طلب کی۔ خدا کہتا ہے کہ ان کا رخ دوسری طرف کرو پھر دوسرے گروپ کو بلوایا جاتا ہے ان کے متعلق فرشتے کہتے ہیں اے خدا یہ وہ لوگ ہیں جو ان لوگوں سے محبت کرتے تھے جن سے تو محبت کرتا ہے خدا انہیں اپنے سامنے کھڑا کرتا ہے ایک اور گروہ آتا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب کچھ اللہ کی راہ میں لٹا دیا ان میں سے ایک شخص ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ وہ شخص ہے جس نے اپنا سب کچھ لوگوں پر صرف اس لئے لٹا دیا کہ معلوم نہیں ان میں کون تیرا پیارا ہو۔ اس شخص کا نام حاتم طائی ہے خدا اس گروہ کو بھی سامنے کھڑا کرتا ہے اس کے بعد ایک اور گروپ ہوتا ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنکے دل ہر وقت تیرے ذکر میں مست رہتے تھے ان کے دلوں میں تیری اور تیرے حبیب کی محبت تھی لیکن یہ نمازوں میں سستی کر جاتے تھے انہیں غور سے دیکھا جاتا ہے سرکار نے فرمایا ہم نے اپنے ذاکرین کو اسی میں پایا ایک اور گروہ ولیوں کا ہے ان سے کچھ پوچھا ہی نہیں جاتا ان کے متعلق پوچھنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ جب حضرت رابعہ بصری سے منکر نکیر نے قبر میں سوال کیا تھا کہ بتا تیرا رب کون ہے تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ یہ سوال اللہ سے جا کر پوچھو جب میں نے دنیا میں ماسوا اللہ کے کسی اور کو ترجیح نہیں دی تو پھر فرشتوں کے ذریعے مجھ سے پوچھنے کا کیا مقصد......؟

وہ ذاکرین جو ذکر قلب کے ساتھ ساتھ نمازیں بھی پڑھتے تھے ان کو ہم نے اسی ٹولے میں پایا۔ یعنی وہ ولیوں کے گروہ میں ہوں گے

جس بلڈنگ میں سرکار کا قیام تھا اسی بلڈنگ کے گراؤنڈ فلور پر ایک ہال میں سرکار کا شام کو خطاب تھا۔ سرکار جب ہال میں پہنچے تو پاکستان اور انڈیا سے تعلق رکھنے والے تقریباً 70-60 خواتین و مرد موجود تھے شرکاء نے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نہ مولوی ہیں نہ عالم نہ کوئی اسکالر ایک معمولی پڑھے لکھے انسان ہیں۔ ایک راز پایا ہے اسی کو بتانے یہاں آئے ہیں۔ سرکار نے کہا کہ ہمیں بچپن سے ہی خدا کی جستجو تھی۔ ایک دفعہ ایک مولوی کے پاس گیا اور اپنا مدعا بیان کیا۔ اس نے کہا کہ چالیس دن نماز پڑھ خدا مل جائے گا۔ میں نے چالیس دن بڑے شوق و ذوق سے نماز پڑھتا رہا۔ لیکن چالیس دن کے بعد دیکھا کہ حاصل تو کچھ نہ ہوا۔ میں اس مولوی کے پاس دوبارہ گیا اور کہا کہ آپ کے کہنے کے مطابق میں نے چالیس دن تک نمازیں پڑھیں لیکن خدا تو نہ ملا اس نے جواب دیا تو نمازی تو بن گیا اور تجھے خدا مل گیا اسی مقصد کے لیئے ایک پیر صاحب کے پاس گیا انہوں نے بھی نمازوں کے لیئے کہا۔ اور ایک تسبیح درود شریف کی اور ایک اللہ ھو کی بتائی۔ پھر ہم نے سوچا کہ نماز تو سارے فرقے والے پڑھتے ہیں اگر خدا صرف نمازوں میں ہی ہے تو سب اللہ والے ہیں۔ اور اگر سب اللہ والے ہیں تو ایک دوسرے کو کافر کیوں کہتے ہیں۔ اس وقت ہمیں شاہ عبداللطیف بھٹائی کا ایک شعر یاد آیا۔ (ترجمہ) یعنی نماز روزہ بھی اچھے کام ہیں لیکن "وہ کوئی اور فہم اور راستہ ہے جس سے خدا کا دیدار ہوتا ہے۔

خطاب کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ قیامت کے بعد جنت میں مردوں کے لیئے تو حوریں ہیں۔ عورتوں کے کیا رکھا گیا ہے۔ سرکار نے جواب دیا

باقی ص ۲۷ پر

یہ سرفروشان اسلام کا مرکزی رسالہ ہے جو کہ ریاض احمد گوہر شاہی کی سرپرستی میں شائع ہوتا تھا

گوہر ۹۸/۹۷ء

GOHAR 97

جشنِ گیارھویں شریف کے خصوصی موقعہ پر

زیرِ سرپرستی حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ

آئینہ

مضمون	مضمون
نور قرآن تفسیر ایمانی	۱۵۔ حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ
۲۔ تعلیمات حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ	۱۶۔ مشرق کے ابھرتے ہوتے سورج
۳۔ عالمگیر وحدت کی ضرورت	۱۷۔ تحریکِ پاکستان
۴۔ درود شریف کے فضائل	۱۸۔ غیبت ہلاکت ہے
۵۔ ہمارے حاضر و ناظر نبیؐ	۱۹۔ نزولِ حضرت عیسیٰؑ
۶۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	۲۰۔ ناقص پیر بے اثر توبہ
۷۔ حضور پاکؐ کی صورت و سیرت	۲۱۔ دعوتِ ذکر
۸۔ حضرت غوث اعظمؒ	۲۲۔ آفتابِ حقیقت
۹۔ قائد سرفروش محمد عارف میمن	۲۳۔ مسئلہ تصویر
۱۰۔ دل کا یقین	۲۴۔ روشنی کے مینار
۱۱۔ ظہور امام مہدیؑ	۲۵۔ حکایات رومیؒ
۱۲۔ اللہ کی تلوار	۲۶۔ صابرہ عورت
۱۳۔ سرورِ کائنات عظیم مدبر	
۱۴۔ سرفروش حضرت خلیلؒ	

نوٹ: کتابت کی کسی بھی غلطی پر ادارہ معذرت خواہ ہے

سرفروش پبلیکیشنز

۲۱ رابعہ اسکوائر گاڑی کھاتہ حیدرآباد فون ۸۳۶۶۰

زیرِ سرپرستی
حضرت حاجی فضل حسین

زیرِ نگرانی
وصی محمد قریشی

مدیرِ اعلیٰ
سید ظفر کاظمی

مجلسِ مشاورت
قمر احمد خان ، مقصود احمد خان
محمد ناصر قادری ، محمد یونس قادری
محمد شفیق قادری ، محمد اشفاق لودھی
سلطان جاوید ، ماسٹر محمد اکرم
حاجی سلیم ،

معاونین :- سید قاسم علی
محمد راشد شاہی
محمد زبیر شاہی

کتابت
قدیر احمد قدیر القادری

Computer Graphics & Film Process
SCANNING PROCESS
Station Road Hyd.

گوہر شاہی اپنی تعلیمات کے متعلق کہتا ہے کہ اگر اللہ آپ میں سما جائے اور اگر آپ مسلمان ہیں تو ولی کہلائیں گے، اگر سکھ ہیں تو آپ گرو کہلائیں گے اور اگر عیسائی ہیں تو سینٹ کہلائیں گے (معاذ اللہ)

یہ پڑھنے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ گوہر شاہی کی تعلیمات اور اکبر بادشاہ کے دین اکبری میں کوئی فرق نہیں

اس نقطہ کو دیکھیں

۲۔ ایک چھوٹے بلب پر پیلی سیاہی سے "اللہ" لکھیں اور رات سونے سے پہلے کچھ دیر اس کو بغور دیکھیں اس عمل کو کرنے کے کچھ دن بعد ہی آپ دیکھیں گے کہ اللہ کا نام آپ کی آنکھوں میں جھلملا رہا ہے۔ اب آپ بلب یا لکھے ہوئے اللہ کے نام کو دیکھنا بند کر دیں۔ اب اس نام اللہ کو بہت توجہ اور ارتکاز سے کوشش کریں کہ یہ نام آپ کو اپنے دل پر نظر آجائے، جب آپ اپنے دل پر یہ اسم اللہ لکھا دیکھیں تو آپ محسوس کریں کہ آپ کے دل کی دھڑکن بڑھ گئی ہے۔

۳۔ اپنے دل کی دھڑکن کے ساتھ آپ پوری توجہ سے دل میں اللہ اللہ پڑھیں

اس طریقہ کے عملی نمونہ سے کچھ ہی دنوں میں آپ محسوس کریں گے کہ آپ کا دل صرف دھڑک ہی نہیں رہا بلکہ اب وہ اللہ کے نام سے گونج رہا ہے۔

۴۔ رات کو سونے سے پہلے اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے کچھ دیر تک اپنے دل کے مقام پر اللہ لکھیں اور لکھتے وقت تصور کریں کہ آپ کا پیرو مرشد امام روحانی استاد گرو جو بھی آپ کے مذہب میں ہو یا کوئی بھی ایسا شخص جس پر آپ کو اعتماد ہو وہ آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے اور اللہ لکھ رہا ہے اب جو بھی ہستی آپ کے سامنے آئے وہ ہی ہستی اللہ کی طرف سے آپ کی رہنمائی کے لئے بھیجی گئی ہے اب اپنی روحانی ترقی کے لئے آپ اس ہستی کو تلاش کریں۔ جو آپ کے سامنے آئی تھی اگر آپ کے سامنے کوئی نہیں آئے تو تصور کریں کہ میں (ریاض احمد گوہر شاہی) آپ مجھ سے رابطہ کریں

۵۔ کبھی کبھی اپنا ہاتھ اپنی نبض یا دل پر رکھیں اپنے دل کی ہر دھڑکن یا نبض کے ساتھ زبانی اور دل ہی دل میں اللہ اللہ ملائیں۔

۶۔ کسی بھی قسم کی ایسی مشقت یا ورزش کریں جس سے آپ کے دل کی دھڑکن بڑھ جائے جب ایسا ہو جائے تو ورزش یا مشقت بند کر دیں اور اپنے دل کی دھڑکنوں کو اللہ اللہ میں ملائیں کچھ لوگ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے رقص کرتے ہیں تاکہ ان کے دل کی دھڑکنیں نمایاں ہو جائیں اور ساتھ ہی زبان سے اللہ اللہ کرتے ہیں یہ بہت اہم بات ہے کہ آپ اللہ کے نام کو اپنے اندر سمونے کی کوشش کریں تاکہ وہ آپ کے خون میں رچ بس جائے افریقہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو زبان سے اللہ اللہ پڑھتے ہیں پھر پانی پر پھونک کر پی لیتے ہیں یہ پانی ان کے معدہ تک تو پہنچ جاتا ہے مگر خون تک نہیں پہنچ پاتا۔ اس طرح کچھ لوگ اپنی ہر سانس کے ساتھ اللہ اللہ کرتے ہیں۔ اس طرح اللہ ان کے پھیپھڑوں تک جاتا ہے مگر خون تک نہیں اور کچھ لوگ صرف زبان سے اللہ اللہ کرتے ہیں اللہ کے نام اور خون کے امتزاج کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے دل کی دھڑکنیں اللہ اللہ میں بدل جائیں جیسے ہی دل دھڑکے گا خون کے ذریعے اللہ کا نام جسم کے ہر حصے تک پہنچ جائے گا بالآخر یہ نام روح اور ایسی کئی دوسری روحانی مخلوقات تک پہنچ جائے گا جو ہر شخص کے اندر موجود ہیں پھر وہ مخلوقیں بیدار ہو جائیں گی اور وہ سب اللہ کا ذکر کریں گی جب آپ دو پتھروں کو رگڑیں گے تو ایک چمک پیدا ہوگی اس طریقہ پر بجلی پیدا کرنے کے لئے پانی کو استعمال کرایا جاتا ہے اللہ اللہ کی تسبیح پڑھنے یا زبان سے تکرار کرنے سے نور پیدا ہوگا اور اس نور سے محبت بھی ہوگی یہ نور آپ کے ہاتھوں چہروں اور دوسری جگہوں پر نمایاں ہوگا سوائے اس جگہ کے جہاں اس کو ہونا چاہئے یعنی دل پر۔ لیکن جب آپ کا دل اللہ اللہ کرنے لگے گا تو اس میں جو نور پیدا ہوگا وہ نہ صرف چہروں ہاتھوں بلکہ وہ آپ کے دلوں میں بھی موجود ہوگا دل کا دوران خون یہ نور جسم کے ہر حصے تک پہنچ جائے گا ہر انسان کے اندر اللہ نے سات روحانی اجسام رکھے ہیں اور ۹ ان کی نائب مخلوقات بھی ہیں اس طرح ہر انسان کے اندر کل سولہ مخلوقات موجود ہیں یہ تمام مخلوقات اس شخص کی ہمشکل ہوتی ہیں جس کے اندر وہ موجود ہیں یہ مخلوقات اللہ کے نور سے پرورش پاتی ہیں اور روحانی ترقی حاصل کر کے روحانی طریقہ سے جسم انسانی سے باہر بھی نکل سکتی ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ اللہ کے ولیوں اور بزرگوں کو ایک ہی وقت میں کئی مقامات پر دیکھتے ہیں اگر اللہ آپ میں سما جائے اور اگر آپ مسلمان ہیں تو ولی کہلائیں گے اگر سکھ ہیں تو آپ گرو کہلائیں گے اور اگر عیسائی تو سینٹ کہلائیں گے یہ تعلیمات ہر شخص کے لئے عام ہیں جو ان پر عمل کرنا چاہے اگر آپ مجھ سے رابطہ نہ کر سکیں تو چاند جب مشرق کی طرف سے طلوع ہو تو آپ کو اس پر میری شبیہ نظر آئے گی اس وقت اگر آپ میری شبیہ دیکھ سکیں تو ۳ مرتبہ اللہ کہیں اس کے بعد آپ کو اجازت ہے کہ میری تعلیمات پر عمل کریں جب آپ عمل کریں گے تو میں آپ کی روحانی مدد کروں گا اور آپ روحانی طور پر مجھ کو دیکھ سکیں گے کہ میں آپ کی مدد کر رہا ہوں اب اگر آپ کو کچھ مشاہدات ہوں تو ہم سے رابطہ کریں

☆ مزید لکھتا ہے کہ پھر چاند جب مشرق کی طرف طلوع ہو تو آپ کو اس پر میری شبیہ (تصویر) نظر آئے گی

گوہر شاہی کہتا ہے کہ میں کسی بھی مذہب کا پرچار نہیں کرتا، نہ ہی کسی مذہب کی تبلیغ کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے سریانی زبان میں گفتگو فرماتا ہے، مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ آپ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں (معاذ اللہ) یہ پڑھنے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ گوہر شاہی اور اکبری دین میں کوئی فرق نہیں

ایک ایسی کامل روحانی ذات گرامی جنھوں نے لاکھوں قلوب کو ہدایت عطاء فرمائی ان کی روحانی طاقت سے آج لاکھوں لوگ راہ حق کی طرف گامزن ہو رہے ہیں

فرمان گوہر شاہی:

اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت سیکھو! خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آج علم روحانیت لوگوں کے دلوں سے محو ہو چکا ہے اور لوگوں نے اس کی تلاش اور جستجو بھی ترک کر دی ہے نہ ہی کوئی اس کو جاننے کی کوئی علمی کوشش کر رہے ہیں اور نہ ہی اس کی جستجو یہی وجہ ہے کہ آج کا انسان اپنے خالق و مالک یعنی اللہ کی ذات سے دور ہو چکا ہے۔ یہ اللہ کا حکم بھی ہے اور میری شدید خواہش کہ میں اللہ کی مخلوق میں بیداری پیدا کروں تاکہ وہ جانیں اور سمجھ سکیں اور انہیں یقین آجائے کہ آج بھی علم روحانیت موجود ہے اب جو لوگ اپنے اندر یعنی باطن کی صفائی چاہتے ہیں اور اپنے سینوں کو معرفت سے منور کرنا چاہتے ہیں وہ لوگ اس علم کو سیکھیں اور اس پر عمل کریں تاکہ وہ اللہ سے محبت اور دوستی کر سکیں۔

یہاں پر یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں کسی بھی مذہب کا پرچار نہیں کرنا چاہتا نہ ہی کسی مذہب کی تبلیغ کر رہا ہوں۔ بلکہ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ لوگ اس علم روحانیت کو حاصل کریں جس کی عملی تربیت حاصل کرنے کے بعد بھی آپ اللہ کی محبت حاصل کر سکتے ہیں اور اس طرح اللہ کے نور سے مذہب کی پہچان بھی ہو سکے گی۔ پھر اندر یعنی باطن کی صفائی اور باطن کے نور سے آپ اللہ کے قریب ہو جائیں گے میری قطعاً کوئی خواہش نہیں ہے کہ لوگوں کی توجہ اپنی ذات کی طرف مبذول کراؤں بلکہ میری خواہش اور مقصد جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا صرف یہی ہے کہ لوگوں کو اس بھولے بسرے علم روحانیت کی طرف لے جاؤں آپ کو جہاں سے بھی یہ علم حاصل ہو آپ یہ علم حاصل کریں۔ آپ اللہ کو کسی بھی نام سے پکار سکتے ہیں۔ خواہ خدا اکبر رب اوم اک او نکریا اپنی زبان میں کسی بھی نام سے پکاریں مگر اللہ کا خاص اور ذاتی نام صرف اللہ ہے جو کہ سریانی زبان میں ہے یہ وہ زبان ہے کہ جس میں اللہ اپنے فرشتوں سے گفتگو فرماتا ہے اللہ کا نام ظہور اسلام سے بہت پہلے سے ملتا ہے یہ نام صرف مسلمانوں اور قرآن تک محدود نہیں ہے۔ اللہ کا نام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کی ولادت سے بہت پہلے بھی تھا۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد گرامی کا نام عبداللہ ہے۔ اللہ کا نام بہت قدیم ہے اور ازل سے موجود ہے بہت سے جلیل القدر انبیاء اکرام کے صحیفہ آسمانی میں یہ نام موجود ہے مثلاً حضرت داؤد علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ والسلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کتابوں میں اللہ کا نام موجود ہے۔ مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ آپ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں بلکہ میری غرض و غایت ان لوگوں سے ہے جو اللہ کی محبت حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ بہت اچھی بات ہے کہ آپ کا کوئی مذہب ہو اور آپ میں اللہ کی محبت موجود ہو۔ مگر آپ میں اللہ کی محبت نہ ہو اور آپ کسی مذہب کو مانتے ہیں تو یہ بہتر نہیں ہے۔ یہ زیادہ بہتر ہے کہ آپ میں اللہ کی محبت ہو خواہ آپ کسی مذہب میں نہ ہوں۔ آپ صرف زبانی اقرار سے اللہ سے محبت نہیں کر سکتے۔ اس کے لئے آپ کے قلب کی تصدیق ضروری ہے اللہ کی محبت قلب انسانی میں پیدا ہوتی ہے اور موجود رہتی ہے اس کے لئے اس روحانی طریقہ کی عملی تربیت ضروری ہے۔ تاکہ آپ کا قلب اللہ کے ذکر سے جاری و ساری ہو جائے۔ انسانی دل تقریباً ۶ ہزار مرتبہ ایک گھنٹے میں دھڑکتا ہے اس طرح ۲۴ گھنٹوں میں سوا لاکھ مرتبہ دھڑکتا ہے چاہے آپ حالت بیداری میں ہوں یا محو استراحت ہوں اس روحانی علم کے عملی مظاہرے ہی سے آپ اللہ کی رضا سے اپنے دل کی خالی دھڑکن کو اللہ اللہ میں بدل سکتے ہیں ایک بار اس طریقے پر عمل ہو گیا تو آپ خود ۲۴ گھنٹے یہ محسوس کریں گے کہ آپ کا قلب اللہ اللہ کر رہا ہے۔

"طریقہ کار"

ا۔ سفید سادہ کاغذ پر سیاہ روشنائی سے خوبصورت اللہ لکھیں اور جتنا زیادہ ممکن ہو

GOHAR 5 1997

مرکزی رسالے میں یہ تحریر ہے کہ حضرت امام مہدی تشریف لا چکے ہیں اور ایک دینی تنظیم کے سربراہ ہیں یعنی گوہر شاہی (معاذ اللہ)

ظہور دجال کے لئے اسٹیج تیار ہو چکا ہے مولانا مودودی

دور خلافت کا آغاز ہوا چاہتا ہے امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں ڈاکٹر اسرار احمد)

مختلف فرقوں کے عالموں کا حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں اتفاق ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اہل تشیع حضرات نے علم جعفر کے ذریعے بتایا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں اور پاکستان میں ہیں اور ایک دینی تنظیم کے سربراہ ہیں ○ حضرت ریاض احمد گوہر شاہی ○ آخر ایسے ٹھنڈے اور تجزیاتی قسم کے لوگ کیوں اس قدر سنسنی خیز زبان استعمال کرنے لگے ہیں کیوں کہ بڑھتی ہوئی تعداد میں سائنس دان سیاست دان مفکرین فوجی ماہرین اور علماء اسلام و مسیحت ایسے انداز میں تیسری عالمی جنگ کی طرف انسانیت کی پیش قدمی کو بیان کرنے لگے ہیں

مورخہ اکتوبر و اہم ذات کانفرنس منعقدہ نشتر پارک میں سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی نے فرمایا کہ مختلف حوالوں سے یہ خبر آرہی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں۔ اور وہ پاکستان کی ایک اسلامی تنظیم کے سربراہ بھی ان کی پہچان کے لئے دلوں میں نور کا ہونا ضروری ہے جس طرح حضور پاک ؐ کے پشت مبارک پر مہر نبوت تھی اسی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کی پشت پر مہر مہدیت ہوگی جو نسوں سے ابھری ہوئی ہوگی۔ مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں ضروری ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دنیا میں نازل ہو چکے ہیں ہمیں چاہئے کہ اپنے دلوں میں ذکر اللہ کی کثرت سے زیادہ سے زیادہ نور پیدا کریں تاکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کے سچے جانثار سپاہی بن سکیں۔

ابو الحسن سراج کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج کو گیا میں طواف کر رہا تھا کہ میری نظر ایک ایسی حسین عورت پر پڑی جس کے چہرے پر حسن چمک رہا تھا میں نے کہا واللہ ایسی حسین عورت میں نے آج تک نہیں دیکھی اس کے چہرہ کی ساری رونق اس وجہ سے ہے کہ اس کو کبھی کوئی رنج و غم نہیں پہنچا اس نے میری یہ بات سن لی کہنے لگی تم یہ کیا کہا واللہ میں غموں میں جکڑی ہوئی ہوں اور میرا دل فکروں سے اور آفتوں سے زخمی ہے اور کوئی بھی میرے غموں میں شریک نہیں رہا میں نے پوچھا کیا ہوا کہنے لگی میرے خاوند نے قربانی کی ایک بکری ذبح کی میرے دو چھوٹے بچے کھیل رہے تھے اور ایک بچہ دودھ پیتا میری گود میں تھا میں گوشت پکانے کے لئے اٹھی تو ان دونوں لڑکوں میں ایک نے کہا میں تجھے بتاؤں کہ ابا نے بکری کیسے ذبح کی اس نے کہا تھا تو اس نے چھوٹے بھائی کو لٹا کر بکری کی طرح ذبح کر دیا پھر وہ اس کو ذبح کر کے ڈر کے مارے بھاگ گیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا وہاں ایک بھیڑیے نے اس کو کھا لیا باپ کی تلاش میں نکلا اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے پیاس کی شدت سے مر گیا میں دودھ پیتے بچے کو بٹھا کر دروازے تک گئی شاید خاوند کا کچھ پتا چلے وہ بچہ گھسٹتا ہوا ہانڈی کے پاس پہنچ گیا گرم پکتی ہوئی ہانڈی اس بچے پر گر گئی تو اس سے بچے کے سارے بدن کا گوشت جل کر ہڈیوں سے الگ ہو گیا میری ایک بڑی لڑکی تھی جو اپنے خاوند کے گھر تھی اس کو جب اس سارے قصے کی خبر ہوئی تو وہ خبر سن کر زمین پر گر گئی اس میں اس کی موت مقدر تھی وہ بھی مر گئی مقدر نے ان سب کے درمیان صرف مجھے اکیلی چھوڑ دیا میں نے کہا ان مصیبتوں پر تجھے کیسے صبر آیا کہنے لگی کہ جو شخص صبر اور بے صبری میں رنگ رنگ غور کرے گا وہ ان کے درمیان بہت فاصلہ پائے گا صبر کا انجام محمود ہے اور بے صبری پر کوئی اجر نہیں ملتا پھر اس نے تین شعر پڑھے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے صبر کیا اس لیے کہ صبر بہترین اعتماد کی چیز ہے اگر بے صبری کرتی تو مجھے کیا ملتا میں نے ایسی مصیبتوں پر صبر کیا اگر ہو جانے میں نے آنسوؤں پر قدرت پائی میں نے ان کو نکلنے سے روک دیا اب وہ آنسو اندر ہی اندر میرے دل پر گر رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ ...

کشف کے لئے کو حضرت کسمہر بنا دیتی ہے۔ انہی لوگ کی محبت انسان کو انسانیت کی معراج عطا کرتی ہے انہی لوگوں کا قرب رب کے قرب میں لے جاتا ہے اور انہی لوگوں کی توجہ رب کریم کے دیدار میں لے جاتی ہے انہیں لوگوں کا وسیلہ ہے جو رب تک لے جاتا ہے جن کے لئے قرآن پاک نے فرمایا کہ اپنے رب کے وسیلہ تلاش کرو

رسالہ گوہر میں تحریر ہے کہ تصویر چاہے کیمرے کی ہو یا ہاتھ سے بنائی گئی ہو، جائز بلکہ ثواب ہے

بلکہ مزید اس مسئلے کو الجھا دیا گیا۔

تصویر چاہے کیمرے کی ہو یا ہاتھ سے بنی گئی ہو جائز بلکہ ثواب ہے بالکل اسی طرح جس طرح بتوں اور بت پرستوں کے متعلق آیات اور احادیث مبارکہ اولیاء اللہ اور مزارات و درگاہوں پر نہیں ہوتیں اس ضمن میں مشکوٰۃ شریف باب الباس والزینہ کی حدیث مبارکہ پیش خدمت ہے۔ "ماں باپ کے نافرمان، مشرک، زانی، شرابی اور تہہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، ایسے لوگوں کی شب برات اور لیلتہ القدر میں بھی بخشش نہیں ہوتی" شلوار یا تہہ بند لٹکانا اتنا بڑا گناہ ہو گیا کہ فضیلت والی راتوں میں بھی اس عمل کے ذمہ دار کی بخشش نہیں ہوتی؟؟؟ مفہوم بالکل واضح ہے کہ قریش کے امراء تکبر کے طور پر تہہ بند ٹخنوں سے نیچے جب یہ حکم نازل ہوا تو انہوں نے حضورؐ لٹکا کر پہنتے تھے دریافت کیا کہ کیا یہ حکم میرے لئے بھی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا "یہ حکم تو تکبر والوں کے لئے ہے" یہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب نیت گناہ نہیں تو حکم لازم نہیں آگے چلیئے تو حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ "جبرائیلؑ سبز جامہ ریشمی جس پر میری تصویر بنی ہوئی تھی حضورؐ کے پاس لائے اور کہا "یا رسول اللہؐ یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی بیوی ہیں" (بحوالہ ترمذی، مشکوٰۃ باب مناقب ازواج النبیؐ صفحہ ۵۷۳ مطبوعہ دہلی) جبکہ مشکوٰۃ شریف کی ایک اور حدیث مبارکہ یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک کھلونا گھوڑے کی شکل کا تھا جس کے پر بھی تھے حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ حضورؐ یہ گھوڑا ہے جس پر آپؐ نے مسکرا کر پوچھا "کیا گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں؟" انہوں نے کہا حضرت سلیمانؑ کے گھوڑے کے پر تھے یہ سن کر حضورؐ مسکرا کر اندر تشریف لے گئے۔ نیز معراج النبوۃ (شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ) کے باب چہارم پر رقم طراز ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو انبیاءؑ کی تصویریں عطاء فرمائیں اور ذوالقرنین نے وہاں آدمؑ کا خزانہ تھا نکال کر حضرت دانیالؑ کو دیں حضرت آدمؑ کا خزانہ شمس پر واقع تھا حضرت دانیالؑ نے پارہ ہائے حریر سیاہ پر ان تصویروں کو اتارا جنہیں بعد میں صحابہ کرامؓ نے حضورؐ کے زمانے میں ہر قل بادشاہ کے خزانے میں دیکھا اور جب حضورؐ کی تصویر دیکھی تو کہا خدا کی قسم! گویا یہ عین محمد رسولؐ ہیں اور شدت جذبات سے رونے لگے اور بادشاہ حضورؐ کی تصویر کے سامنے تعظیماً کھڑا ہو گیا اسی ضمن میں ایک دلیل تابوت سکینہ ہے جس کا مکمل واقعہ تفسیر کبیر اور خزائن عرفان وغیرہ میں لکھا ہے وہ یہ ہے کہ یہ تابوت شمشاد درخت کی لکڑی کا صندوق تھا جس پر سونے کی چادر چڑھی ہوئی تھی جس کا طول ۳ ہاتھ اور عرض ۲ ہاتھ کے برابر تھا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ پر نازل کیا اس میں انبیاءؑ کی تصویریں تھیں جس میں حضورؐ آپ کے بگرد ہیں یہ صندوق حضرت آدمؑ سے حضرت موسیٰؑ تک پہنچا اس میں توریت مبارک عصاء موسوی حضرت ہارون کا عمامہ عصا من و سلویٰ وغیرہ کا اضافہ ہوتا گیا حضرت موسیٰؑ جنگ کے موقعوں پر اس صندوق یا تابوت کو آگے رکھتے اور فتح حاصل کرتے (المختصر) حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے گھر میں کسی جگہ ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر کسی جاندار کی تصویر بنی ہوئی تھی حضورؐ تشریف لا کر نماز ادا کرتے ہیں اور نماز ادا کرنے کے بعد پردہ اتروا دیتے ہیں اور فرماتے ہیں "اس کی وجہ سے نماز میں توجہ منتشر رہی" اس حدیث کو بنیاد بنا کر کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تصویر حرام ہے اگر تصویر جائز ہوتی تو آپ پردہ نہ ہٹاتے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا (نعوذباللہ) حضورؐ کو معلوم نہ تھا کہ گھر میں تصویر والا پردہ ہے جبکہ حضورؐ نے حضرت عائشہؓ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ یہ نصف دین ہیں! کیا حضرت عائشہؓ کو معلوم نہ تھا؟ اور تو اور حضورؐ کا تصویر والے پردے کی موجودگی میں نماز پڑھ لینا کیا معنی رکھتا ہے؟ پردہ ہٹانے کی حکمت کیا تھی یہ حضورؐ کے ارشاد سے واضح ہو جاتا ہے کہ یکسوئی متاثر نہ ہو کہ تصویر ہی کو ناجائز و حرام قرار دے دیا جائے۔

مشکوٰۃ شریف باب اللباس والزینتہ میں مرقوم ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس کچھ گڑیاں تھیں جن سے آپؓ اپنی سہیلیوں کے ہمراہ کھیلتیں حضورؐ جب گھر تشریف لاتے تو کھیلتا دیکھ کر مسکراتے اور منع نہ فرماتے"

کوئی کارواں سے ٹوٹا کوئی بدگماں حرم سے
کہ امیر کارواں میں نہیں خوئے دل نوازی

(حضرت اقبالؒ)

تصویر کھنچوانے کے لئے نیت اور

گوہرشاہی کی انوکھی منطق۔ ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی اور پارسی سب کو روحانیت سکھا کر اللہ تعالیٰ کی پہچان کروا رہے ہیں۔ بے ایمانوں کو بھی روحانیت سکھا رہے ہیں۔

گوہر شاہی کے نزدیک قرآن مجید کے چالیس پارے ہیں (معاذ اللہ)

جلد نمبر 6 ہفتہ 22 شعبان المعظم 1419ھ 12 دسمبر 1998ء شمارہ نمبر 218

میں محسن انسانیت ہوں، قرآن کے 40 پارے ہیں، گوہر شاہی

حضرت عیسیٰ سے ملاقات کے بعد کوئی مجھے قتل نہیں کر سکتا، تفرقہ ملاؤں کی فطرت ہے

مجھے پولیس گرفتار نہیں کر سکتی، جو گرفتار کرنے آئے گا اندھا ہو جائے گا، مریدوں سے خطاب

کوٹری (نمائندہ پبلک) انجمن سرفروشان اسلام کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی نے کہا ہے کہ محسن انسانیت ہوں اور انسانوں کو صحیح راہ دکھا رہا ہوں مسلمانوں کے 72 فرقے بن چکے ہیں اور ان میں سے اکثر مسالک کے نام نہاد مولوی اسلام سے منافقت کر رہے ہیں شرانگیزی اور مسلمانوں میں تفرقہ بازی ملاؤں کی فطرت میں شامل ہے۔ ایک خبر رساں ایجنسی کے مطابق آستانہ گوہر شاہی پر مریدین سے گفتگو کرتے ہوئے گوہر شاہی نے کہا کہ کوٹری تھانہ میں میرے خلاف مقدمات ناجائز اور من گھڑت ہیں جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں اور مجھے پولیس گرفتار بھی نہیں کر سکتی جو مجھے گرفتار کرنے آئے گا اندھا ہو جائے گا آمنہ خاتون کا جن نکال رہا تھا لیکن جنات

بقیہ 13 صفحہ 7 پر

بقیہ 13

نے آمنہ خاتون کو مار دیا میرا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ گوہر شاہی نے کہا کہ بواسیر اور شوگر کے مرض کے باوجود میری صحت ٹھیک ہے مریدین پریشان نہ ہوں اور نہ ہی کسی پروپیگنڈہ کا شکار ہوں گوہر شاہی نے کہا کہ قرآن کے 40 پارے ہیں جس کے ثبوت میرے پاس موجود ہیں اور میں بھٹکے ہوئے مولویوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ مناظرہ کر لیں میں ان کو مناظرہ میں شکست نہ دے سکا تو مجھے سرعام گولی ماردی جائے گوہر شاہی نے کہا کہ مجھ پر واجب القتل کا فتویٰ دینے والے اپنے گریبان میں جھانکیں کہ ان کی معاشرے میں کوئی حیثیت نہیں اور مجھے کوئی قتل نہیں کر سکتا۔ مسلمان، ہندو، سکھ، عیسائی بھائی بھائی ہیں میرے آستانہ پر مسلمان ہندو اکٹھا کھانا کھاتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کے بعد میرا دنیا میں کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا چاند، سورج اور حجر اسود میں میری شبیہ ہے اور پاکستانیوں کے لئے یہ اعزاز ہے کہ میرا تعلق پاکستان سے ہے اور حکومت بھی تعاون کر رہی ہے۔

گوھر شاھی کے مرکزی اخبار سے ثبوت

گوہر شاہی کے نزدیک قرآن پاک کے چالیس پارے ہیں (معاذ اللہ)

مسجد نور ایمان ٹرسٹ اثنا عشری ناظم آباد کراچی میں عالمی روحانی ذات گرامی حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کا روحانی خطاب

امت محمدیہ کے دلوں میں اللہ آ جائے تو فرقہ بندی ختم ہو جائے گی

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سنی شیعہ نہ تھے آپ نے لوگوں کو صرف امتی بنایا ... حضور پاک نے ظاہری علم کے ساتھ لوگوں کو باطنی تعلیم بھی عطا فرمائی

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ساتھ وہی دیں گے جن کے دل میں نور ہوگا اور دلوں میں نور پیدا ... دل کی دھڑکنوں میں اللہ اللہ بسا لیا جائے

حضور پاک کے زمانے میں جن لوگوں نے صرف ظاہری علم پر اکتفا کیا وہ منافق اور خوارج کہلائے اور باطنی علم حاصل کرنے والے صحابی کے درجے پر فائز ہوئے

قرب قیامت میں دجال کا خروج ہوگا جسے ابلیس کی حمایت حاصل ہوگی اور نور سے خالی سینے والے ظاہری علماء کی کثیر تعداد کو اپنا پیروکار بنا لے گا

دلوں میں ... نہ ہونے کی بنا پر امت محمدی فرقوں میں تقسیم ہو گئی ہے اگر دلوں میں ... پیدا ہو جائے تو لوگ شیعہ سنی کی بجائے صرف امتی کہلانے پر فخر کریں گے

اجتماع میں اسلامین کانفرنس علامہ عباس کمیلی، علامہ مرزا یوسف حسین، اے ایس آئی کے عالمی امیر محمد عارف حسین، وصی محمد قریشی اور عظیم دانش بھی شریک تھے

☆ انجمن سرفروشان اسلام کا مرکزی اخبار جس میں ریاض احمد گوہر شاہی کا خطاب شائع ہوا جس میں اس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسی طرح قرآن پاک کے دس پارے اور ہیں جب ہم نے اللہ کو پانے کی غرض سے لعل باغ سہون شریف میں ذکر وفکر تلاوت عبادت وریاضت اور مجاہدات کئے تو ہم پر باطنی راز منکشف ہونا شروع ہوگئے۔ باطنی مخلوقات ہمارے سامنے آگئیں پھر وہ دس پارے بھی سامنے آگئے (معاذ اللہ)

ماہنامہ ''روشن کراچی'' میں گوہر شاہی کا انٹرویو شائع ہوا

اس انٹرویو میں گوہر شاہی نے جو اسلام مخالف باتیں کیں، وہ ملاحظہ فرمائیں

گوہر شاہی نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ جب محبت اللہ کی دل میں آجائے گی تو اگر مذہب میں نہ بھی ہوا تو بخشا جائے گا، جسے جنت کی طلب ہے وہ اللہ کا کوئی بھی پسندیدہ مذہب اختیار کر سکتا ہے (معاذ اللہ)

مس نانیتا سنگھ

گوہر شاہی کا مشن کیا ہے؟

ساؤتھ افریقہ میں دیئے گئے انٹرویو کی تفصیلات

ساؤتھ افریقہ کے شہر ڈربن Durban کے مشہور اخبار (Post) کی ایک ہندو خاتون رپورٹر مس نانیتا سنگھ نے جب انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کے اشتہار و فیو پڑھے تو فون کے ذریعے سرکار سے عرض کی کہ میں اپنے اخبار میں آپ کا انٹرویو شائع کرنا چاہتی ہوں۔

مورخہ 2 مئی بروز سہ پہر 12.00 انٹرویو لیا۔

مترجم کے فرائض ظفر حسین نے ادا کئے۔

سرکار نے رپورٹر سے فرمایا کیا پوچھنا چاہتی ہو اس نے جواب دیا کہ سرکار شاہ صاحب آپ کا مشن کیا ہے آنے کا مقصد اور پیغام کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا آنے کا مقصد نہ سیاست ہے نہ کسی مذہب کی دل آزاری اور نہ ہی حکومت کے خلاف کوئی نکتہ چینی بس اللہ کا ایک حکم ہے اس کو بتانے ہم یہاں آئیں ہیں سرکار نے فرمایا۔

جس طرح یہ روحیں دنیا میں آنے سے پہلے ایک تھیں اب اللہ چاہتا ہے کہ یہ روحیں مرنے کے بعد بھی ایک ہو جائیں دنیا میں روحیں آئیں تو مذہب بنے اور شیطان بھی ساتھ آیا اور اس نے آپس میں لڑا دیا ہم وہ نسخہ لے کر آئیں ہیں کہ روحوں کو ایک کس طرح کیا جاتا ہے وہ دوائی اندر جائے اور شیطان باہر نکلے اور سب ایک ہو جائیں دل اللہ کا گھر ہے اس میں شیطان گھس گیا اس نے سب مذاہب کو آپس میں لڑا دیا جب اس دل میں اللہ اللہ شروع ہو جائے گی تو شیطان باہر نکلے گا جب شیطان نکلے گا تو اللہ آئے گا تو سب اللہ کی پناہ میں آجائیں گے پھر اس وقت سارے ایک ہو جائیں گے نہ ہندو نہ سکھ نہ عیسائی سب اللہ والے ہو جائیں گے یہ نسخہ جو بتا رہے ہیں اللہ کی محبت سکھاتا ہے جب تمہارے دل میں اللہ کی محبت آجائے گی تو اللہ تم سے محبت کرے گا جب محبت اللہ کی دل میں آجائے گی تو اگر مذہب میں نہ بھی ہوا تو بخشا جائے گا اللہ کی محبت ہی کافی ہے بخشش کے لئے جب اللہ دل میں آئے گا تو گناہ جلنا شروع ہو جائیں گے آدمی کو خود بخود ہی گناہوں سے نفرت شروع ہو جائے گی اور سارے مذاہب یہی سکھاتے ہیں کہ آپس میں سب ایک ہوں۔

محبت کا تعلق دل سے ہے جب دل میں اللہ اللہ کا نام آئے گا تو یہی محبت آگے آدمی کو اللہ کے عشق کی طرف لے جاتی ہے وہی عشق و محبت کا علم ہم سکھاتے ہیں کہ دھڑکن میں اللہ کا نام کیسے داخل ہوتا

جسے جنت کی طلب ہے وہ اللہ کا کوئی بھی پسندیدہ مذہب اختیار کر سکتا ہے

لیکن اللہ کو پانے کے لئے دل کا راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے

گوہر شاہی نے اپنے خطاب میں کہا کہ رب داڑھیوں میں نہیں ہے بلکہ یقین کرو کہ مذہب میں بھی نہیں، وہ تو دلوں میں ہے (معاذ اللہ)

گوہر شاہی کا مشن کیا ہے؟

امریکی ریاست نیو میکسیکو کے شہر طاؤس (Taos) سے تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت کے فاصلے پر خطرناک پہاڑوں میں گھرے جنگل کے بیچ عیش و عشرت سے اکتائے سینکڑوں امریکن مرد و خواتین جن میں کچھ لامذہب تو کچھ یہودی اور کچھ چند مذہب سے تعلق رکھنے والے بوڑھے جوان مرد و خواتین لاما فاؤنڈیشن تنظیم کے تحت اللہ کی تلاش میں اس بیابان میں ایک آستانہ بنائے بیٹھے ہیں جہاں پچھلے سال آگ نے آستانے کے ارد گرد کے تمام جنگل کو جلا کر خاکستر کر دیا تھا خدا کی قدرت کہ صرف ۵ ایکڑ کے لگ بھگ کا ایریا بچا تھا جہاں حق کے یہ متلاشی مقیم ہیں۔ ان میں سے کچھ تو کھلے آسمان تلے بارش دھوپ اور موسم کی سختیاں اتنے عرصے سے جھیل رہے ہیں کہ ان کے جسم کے

انٹرویو کی تفصیلات

یکم جون ۱۹۹۷ء امریکہ کی ریاست ایریزونا Arizona کے شہر پریسکوٹ میں واقع Universalist Fellowship Prescott Unitarian نامی چرچ کی انتظامیہ نے سوال و جواب کی نشست ترتیب دی جس میں تقریباً ۲۰۰ امریکی مرد و خواتین شریک تھے جنہوں نے حضرت سے سوالات کیے تقریب کی ابتداء میں مولانا روم کے کلام پر مبنی دھن سنائی گئی حضرت نے اپنے خطاب میں فرمایا "رب داڑھیوں میں نہیں ہے بلکہ یقین کرو کہ وہ مذہب میں بھی نہیں وہ تو دلوں میں ہے۔"

ایک سوال کہ صوفی ازم انسانوں کے آپس کے تعلقات کے بارے میں کیا کہتا ہے تو حضرت گوہر شاہی نے فرمایا کہ انسان کے

گوہر شاہی کی تعلیمات کی وجہ سے عیش و عشرت سے اکتائے سینکڑوں امریکی وادی طاؤس میں بیٹھے اللہ اللہ کر رہے ہیں

کپڑے تک پھٹ گئے ہیں۔ جب موسم زیادہ بے رحم ہو جاتا ہے تو یہ لوگ آستانے کے اس پکے حصے میں منتقل ہو جاتے ہیں جسے انہوں نے تعمیر کر رکھا ہے انہیں لوگوں میں سے چند نے گوہر شاہی کا نام سن رکھا تھا کہ یہ روحانی شخصیت پوری دنیا میں دلوں کے اطمینان کا تریاق بتاتے اور لٹاتے پھر رہے ہیں ان میزبانوں سے خطاب کرتے ہوئے حضرت گوہر شاہی نے فرمایا کہ اللہ نہ تو پہاڑوں میں رہتا ہے اور نہ ہی جنگلوں میں اللہ تو مومن کے دل میں رہتا ہے اور مومن بننے کے لیے دل کی دھڑکنوں کو تسبیح بنانا پڑتی ہے۔ جب دل کی تسبیح کے ذریعہ اللہ سے تعلق جڑ جاتا ہے تو پھر وہ خود ہی اپنے پسندیدہ مذہب کی طرف رخ موڑ دیتا ہے" آخر میں وہاں موجود تمام حاضرین نے شاہ صاحب نے ذکر قلب کی اجازت چاہی اور ان کا اس خطرناک جگہ آنے پر شکریہ ادا کیا۔

آپس کے تعلقات اور روز مرہ زندگی کے متعلق ہدایات آسمانی کتابوں میں ہوا کرتی ہیں۔ جبکہ صوفی ازم (اللہ کو پانے کا علم) سینہ با سینہ چلتا ہے

اور سوال کہ صوفی ازم عورت کے حقوق کے متعلق کیا کہتا ہے کہ آیا وہ مرد کے ماتحت ہے یا نہیں؟ سرکار شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ صوفی ازم میں مرد و عورت میں جو رب کے زیادہ قریب ہے وہ بہتر ہے۔

نشست کے اختتام پر تمام شرکاء نے ذکر قلب کی اجازت لی۔ محفل میں شامل ہر شخص حضرت سے نہایت ادب سے مل رہا تھا۔ کچھ حضرات نے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ایک نئے زاویے سے ہمیں یہ تعلیم ملی ہے۔ ایک خاتون نے اپنی رائے کے اظہار میں کہا کہ واقعی گاڈ گاڈ کہنے میں وہ سوز نہیں جو لفظ اللہ اللہ میں ہے۔

13

گوہر شاہی نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ تین سال کے بعد ایک دن اللہ سے بات ہو ہی گئی، پندرہ دن بات چیت ہوئی اور مجھے کچھ علم سکھائے گئے (معاذ اللہ)

۳؍ جون ۱۹۹۷ء ایریزونا کے علاقے ٹکسون (Tucson) میں واقع لٹل چیپل آف آل نیشنز (Little Chapel of All Nations) نامی چرچ کی روحانی رہنما Rev Betty Tatalajaki نے اپنے سنٹر واقع یونیورسٹی آف ایریزونا، نیو سان کیمپس میں سرکار شاہ صاحب کو روحانی خطاب کے مدعو کیا تھا۔

بیٹی ٹاٹلجسکی نے خطبہ استقبالیہ میں موجود تقریباً ۱۵۰ مرد و خواتین کے اجلاس میں حضرت کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ ایریزونا کا یہ چرچ اٹھارہ سال سے روحانیت کا متلاشی ہے اور اس چرچ میں آپ کی آمد شاید خدا کی طرف سے ہماری ۱۸ سالہ عبادت کا ثمر ہے۔ ایک دوسری امریکی روحانی معالجہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ میں کسی مریض کو دیکھنے جا رہی تھی لیکن نہ جانے کیوں خود بخود چرچ کی جانب کھنچی چلی آئی۔ حضرت ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جس دل میں خدا کی محبت ہے وہ خواہ کسی مذہب میں ہے یا نہیں ہے وہ جہنم میں نہیں جا سکتا انہوں نے مزید فرمایا کہ جسے جنت کی طلب ہے اس کے لیے مذہب کافی ہے وہ اللہ کا کوئی بھی پسندیدہ مذہب اختیار کر سکتا ہے لیکن خدا کو پانے کے لیے دل کا راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ خطاب کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ آخر میں تمام حاضرین جلسہ نے سرکار شاہ صاحب سے ذکر کرنے کی اجازت حاصل کی۔ سرکار کی روانگی کے بعد محفل ذکر اللہ منعقد کی گئی۔

۳؍ جون ۱۹۹۷ء کی شام ساڑھے چھ بجے امریکہ کی ریاست ایریزونا کے شہر ٹیوسان کے مقامی کیمونٹی ریڈیو KXCI 91.3 نے شاہ صاحب کا براہ راست (Live) انٹرویو نشر کیا۔ انٹرویو سے پہلے صابری برادران کی قوالی تاجدار حرم کا کچھ حصہ نشر کیا اس کے بعد پروگرام کے کمپیئر نے سرکار کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے سرکار کا شکریہ ادا کیا پھر سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا

اس کا پہلا سوال یہ تھا کہ آپ ہمارے سامعین کو اپنی زندگی اور تلاش حق کے بارے میں کچھ بتائیں؟

ج سرکار نے فرمایا کہ اللہ کی طلب کے لیے ۳۴ سال کی عمر میں

گوہر شاہی کا مشن کیا ہے؟

عرصہ تین (03) سال سیون کے ریگستانوں میں گزارا کبھی پانچ سات دن بھوکے گزارا کبھی پتوں پر گزارا کیا۔ اللہ کو ڈھونڈنے والے کبھی کبھی ہمارے نزدیک سے گزرتے اور وہ ساتوں سے مانگی ہوئی روٹیوں کے کچھ ٹکڑے ہم کو بھی دے دیتے گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں سخت سردی میں ٹھٹھرتے رہتے پھر بھی کہیں اللہ کا نشان نہ ملا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اتنا عذاب سہنے کی طاقت انسان کے بس میں نہیں جب تک اللہ کی طرف سے مدد یا اس کی مرضی نہ ہو۔ تین سال کے بعد ایک دن اللہ سے بات ہو ہی گئی پندرہ دن بات چیت ہوئی اور مجھے کچھ علم سکھائے گئے اور حکم دیا کہ اس علم کو پوری دنیا

امریکن ریڈیو سے
براہ راست نشر کیا گیا
حضرت گوہر شاہی کا انٹرویو

میں پہنچا دو۔ ہم نے کہا ہمارے پاس تو ایک روپیہ بھی نہیں کہ بس کے ذریعے ادھر سے ادھر جا سکیں پوری دنیا میں گھومنے کے لیے لاکھوں روپے چاہئیں جواب ملا اس کے ہم ذمہ دار ہیں اور آج ہم پوری دنیا میں یہ پیغام پہنچا رہے ہیں اور ہمارا یہ سارا خرچہ مختلف لوگ دل و جان سے کر رہے ہیں۔ اب ہم اس علم کی طرف آتے ہیں جو ہم کو سکھایا گیا اس علم کی سچائی پانے کے لیے ہم نے کئی کتابوں کو پڑھا روحانیت کے ذریعے نبیوں سے تصدیق کرائی اور پھر جب یہ یقین ہو گیا کہ یہ سچ ہے پھر ہم نے اس کے تجربے کے لیے پھر عالم میں مشہور کر دیا۔ روز ازل میں جب اللہ نے روحیں بنائیں پھر انہیں کہا کہ کیا مجھے اپنا رب تسلیم کرتے ہو سب نے ہاں میں جواب دیا پھر امتحان کے طور پر ان کو دنیا کے لذات دکھائے بہت سی روحیں سب کا جلوہ چھوڑ کر دنیا کی طرف چلیں اور بہت سی روحیں دنیا کے لذات کو نظر انداز کر کے رب کے جلوے کو ہی دیکھتی رہیں۔ سب کو ان سے محبت ہو

گوہر شاہی نے اپنے انٹرویو میں کہا کہ اگر کسی دین میں نہ بھی جائیں توان دین والوں سے بہتر ہوتے ہیں جن میں رب کی محبت نہیں ہے (معاذاللہ)

گئی اور وہ رب سے محبت کرنے لگیں۔ اب وہ روحیں بھی دنیا میں آنا شروع ہو گئیں کوئی افریقہ میں کوئی امریکہ میں اور کوئی دوسرے ممالک میں کوئی موسیٰ کی قوم میں کوئی عیسیٰ اور کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اور کوئی وہاں اتریں جن کا کوئی مذہب ہی نہ تھا۔ اب جو جس مذہب میں آئیں اس کے ماحول کا اثر ان پر چڑھ گیا۔ اس مذہب کی عبادت اور طور طریقے سے بھی ان کو تسکین نہ ہوئی اور پھر وہ رب کو حاصل کرنے کے لیے جنگلوں اور پہاڑوں کی طرف چل نکلیں' موسیٰ کی امت میں ایسے لوگوں کو راہب کہتے تھے۔ عیسیٰ کی امت میں ایسے لوگوں کو حواری اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایسے لوگوں کو صوفی کہتے تھے اور جن لوگوں کا کوئی مذہب نہیں تھا انہوں نے بھی اپنے اپنے طریقے سے اللہ کو حاصل کرنے کی جستجو شروع کر دی۔

روز ازل میں کوئی مذہب نہیں تھا اس وقت محبت ہی تھی جو ان کا بن جاتا ہے پھر جب ان میں اللہ اللہ شروع ہو جاتی ہے تو خود بخود گناہوں سے نفرت ہونے لگتی ہے اور پھر جب نس نس میں اللہ سرایت کر جاتا ہے پھر جو چیز اللہ کو پسند نہیں۔ ان کو بھی پسند نہیں ہوتی' پھر جو دین اللہ کو پسند ہوتا ہے یہ خود بخود اس دین میں چلے جاتے ہیں 'اگر کسی دین میں نہ بھی جائیں تو ان دین والوں سے بہتر ہوتے ہیں جن میں رب کی محبت نہیں ہے۔ اور یہ گارنٹی ہے کہ کوئی بھی جو رب سے قلبی محبت کرتا ہے وہ کبھی دوزخ میں نہیں جائے گا۔

۴ جون ۱۹۹۷ء امریکی شہر ٹوسان میں براڈوے پر واقع Peace of Mind نامی غیر مذہبی روحانی مرکز میں شاہ صاحب نے امریکی مرد و خواتین کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا۔ خطاب سے پہلے امریکی خاتون ہیدر فلینڈرس (Heather Flanders) نے جناب گوہر شاہی کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ میں حضرت گوہر شاہی کو ایک سال سے جانتی ہوں لیکن جو کچھ

گوہر شاہی سے اللہ تعالیٰ کی پندرہ دن گفتگو ہوئی

مذہب بن گیا اور یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ کی محبت میں سب کچھ لٹا دیتے ہیں اور اللہ کی محبت ہر مذہب پر غالب ہے۔ مذہب کا تعلق جسموں سے ہے۔ جسم ختم ہو گئے مذہب بھی ختم ہو گئے لیکن اللہ کی محبت روحوں سے ہے جو آخر تک ختم نہیں ہو گی۔ کچھ روحوں نے مذاہب کے ذریعے بھی اللہ سے محبت کی اور کافی اونچا مقام حاصل کیا۔ اور یہ دوسرے والی وہ روحیں تھیں جن سے اللہ نے کسی مذہب کے بغیر محبت کی تھی اب ایسی روحوں کو ہم اللہ کے حکم سے پوری دنیا میں تلاش کر رہے ہیں۔ وہ کسی مذہب میں ہوں یا نہ ہوں' ہمیں اس سے مطلب نہیں ہم انہیں بتاتے' ستاتے اور یاد دلاتے ہیں کہ یہ دل کا راستہ اللہ والوں کے لیے ہے۔ جو اللہ کی طرف جاتا ہے انہیں وہ طریقہ سکھاتے ہیں جو ہم کو سکھایا گیا کہ نس نس میں کس طرح اللہ اللہ ہوتی ہے اور کس طرح دل میں اللہ کی محبت ہوتی ہے۔ چونکہ اللہ ان کو چاہتا ہے اور پھر وہ معمولی محنت سے کامیاب ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ وہی لوگ ہیں جن کا معمولی سا عمل بھی ان کے لیے بخشش کا باعث

میں نے ایک سال میں ان سے حاصل کیا ہے وہ ساری عمر میں کسی اور روحانی استاد سے حاصل نہیں ہوا اور میں تصدیق کرتی ہوں کہ گوہر شاہی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں اور مکمل گائیڈ ہیں اس لیے میں بڑے فخر سے اللہ کی تلاش رکھنے والوں کے سامنے گوہر شاہی کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔ جناب ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ انسان کے جسم میں سات روحانی مخلوقات بند ہیں جس طرح ماں بچے کو دودھ پلاتی ہے اسی طرح مرشد اس مخلوق کو نور مہیا کرتا ہے پھر جس طرح بچہ بڑا ہوتا ہے تو گھر سے باہر نکلتا ہے اور دور تک دوڑتا ہے یہ مخلوق بھی اسی طرح جسم سے نکلتی ہے اور دور تک جاتی ہے حتیٰ کہ وہاں تک پہنچ جاتی ہے جہاں خدا کی ذات ہے۔ مزید فرمایا کہ دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں ایک جن کو صرف عبادت چاہیے یہ لوگ اپنے مذہب کے مطابق عبادات کرنے سے ہی مطمئن ہو جاتے ہیں لیکن کچھ لوگ ہوتے ہیں جنہیں خدا کی طلب ہوتی ہے یہ لوگ مذہب کی خشک عبادات سے مطمئن نہیں ہوتے اور اس کا

انجمن سرفروشانِ اسلام کی مرکزی ویب سائٹ سے بغیر کسی ردوبدل کے کاپی کر کے یہاں لگایا گیا ہے

﴿امام مہدی علیہ السلام سیدنا گوہر شاہی ہو بہو کامل صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں﴾

متعدد احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا نام محمد اور اِن کے والدین کا نام بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے نام پر ہوگا۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ بھی آیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی شباہت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوگی۔ کسی بھی شخص کا نام محمد ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے، آج بے شمار لوگوں کے نام محمد پر رکھے جاتے ہیں اور والدین کے نام بھی آمنہ عبداللہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن کیا کسی کے اختیار میں ہے کہ وہ اپنی صورت وشباہت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شباہت پر بنالے؟ بلاشبہ یہ کرشمہ قدرت ہی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی صورت ہو بہو صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ہوگی۔ اللہ عزوجل کی اس قدرت کے پیچھے کونسا طریقہ کارفرما ہے اس کا علم اُمت مسلم کو نہیں ہے، اور علم وکسوٹی نہ ہونے کی بنا پر ہی مہدیت کے جھوٹے مدعیان کے ہاتھوں اپنا ایمان گنوا رہے ہیں۔

آیئے! امام مہدی علیہ السلام کی زبانی سنیں کہ کس طرح صورت مہدی علیہ اسلام، صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوگی

فرمان گوہر شاہی: تمام انسانوں کی ارضی ارواح اِس دنیا میں کئی بار دوسرے جسموں میں جنم لیتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں، جبکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ارضی ارواح کو امام مہدی علیہ السلام کیلئے روکا ہوا تھا۔ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے کسی بھی علیحدہ حصے یعنی ہاتھ یا پاؤں کو بھی آمنہ کا لعل کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح حضور پاک کی سماوی روح کے کسی علیحدہ حصے کو بھی عبداللہ کا فرزند اور آمنہ کا لعل کہا جاسکتا ہے۔ اہل بیت کی ارواح بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔ درحقیقت ان ارضی ارواح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی کی وجہ سے امام مہدی علیہ السلام کا جسم ہو بہو جسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اور انکی وجہ سے ہی امام مہدی علیہ السلام کے والدین بھی وہی ہوئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔

http://www.mehdifoundation.com/updates/m-iml.html

ریاض احمد گوہر شاہی کی ویب سائٹ پر مہدی ہونے کا ثبوت

http://www.mehdifoundation.com/updates/martaba_mehdi_saboot.html

سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کے مرتبہ مہدی کا ثبوت

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا چہرہ چاند میں نظر آئیگا۔(امام جعفر صادقؑ)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ چاند پر نمایاں طور پر موجود ہے۔ جو آسانی سے دیکھی جاسکتی ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کی پشت مبارک پر مہر مہدیت ہوگی۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی پشت مبارک پر مہر مہدیت موجود ہے۔ جس کا ظاہری ثبوت آپ کے دائیں ہاتھ کی انگشت پر اسم ﴿محمد صلی اللہ علیہ وسلم﴾ اور بائیں ہاتھ کی انگشت پر اسم ذات ﴿اللہ﴾ نمایاں ہے

امام مہدی علیہ السلام کعبہ اللہ میں ظاہر ہونگے۔ (یعنی حجر اسود امام مہدی علیہ السلام کی شناخت میں مددگار ثابت ہوگا۔ حدیث نبوی ﷺ

کعبہ اللہ میں نصب حجر اسود میں حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ نمایاں طور پر موجود ہے، جو آسانی سے دیکھی جاسکتی ہے۔

امام مہدی علیہ السلام تمام مذاہب اور فرقوں کو اسم ذات اللہ پر اکٹھا کرینگے۔ (بحوالہ ارجح المطالب)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی تعلیمات اسم ذات اللہ کا پرچار کرتی ہیں

امام مہدی علیہ السلام تمام انسانوں کو اللہ کا ذکر اور عشق عطا فرمائیں گے۔ (مولانا نجم الحسن قراروی)

فرمان گوہر شاہی: جس میں سب دریا ضم ہوجائیں وہ سمندر کہلاتا ہے....اور جس میں سب دین ضم ہوکر ایک ہوجائیں وہی عشق الٰہی اور دین الٰہی ہے۔

حضرت عبدالقادر جیلانی غوث الاعظمؓ نے اپنے پوتے حضرت جمال اللہ المعروف حیات الامیر سے فرمایا کہ امام مہدی علیہ السلام کے زمانے تک زندہ رہنا اور امام مہدی علیہ السلام کو میرا سلام پہنچانا۔ (حضرت غوث الاعظمؓ)

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی کی حضرت جمال اللہ المعروف حیات الامیر سے ملاقات ہو چکی ہے۔ حیات الامیر کی سیدنا گوہر شاہی سے ملاقات لال باغ سیہون شریف سندھ پاکستان میں دوران چلہ ہوئی۔

امام مہدی علیہ السلام ۱۳۸۰ ہجری میں ظاہر ہونگے۔ (شاہ نعمت اللہ ولی کاظمی)

اس سن ہجری میں سیدنا گوہر شاہی دنیا میں موجود ہو چکے ہیں

امام مہدی علیہ السلام ۱۹۰۰ عیسوی (۱۵۰۰ ہجری) میں ظاہر ہونگے

سیدنا گوہر شاہی کی تاریخ پیدائش ۲۵ نومبر ۱۹۴۱ ہے

امام مہدی علیہ السلام علم لدنی سے بھرپور ہونگے۔ (پیر مہر علی شاہؒ)

سیدنا گوہر شاہی کا علم لدنی پرکھنے کیلئے آپ کی کتاب دین الٰہی کا مطالعہ کریں

امام مہدی علیہ السلام براہ راست حضور اکرم ﷺ سے احکام لیکر نافذ فرمائیں گے۔ (امام احمد رضاؒ)

۱۹۹۸ عیسوی میں بمقام کوٹری المرکز روحانی حیدرآباد کے تقریباً تمام صحافیوں کی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت سیدنا گوہر شاہی نے فرمایا: میری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ ملاقات ہوتی ہے اور وہ جو بتاتے ہیں میں وہ ہی لوگوں کو بتاتا ہوں، اور اسی جملے پر علماء نے ۲۹۵ دفعہ کا کیس بنوا کر سزا دلوائی۔
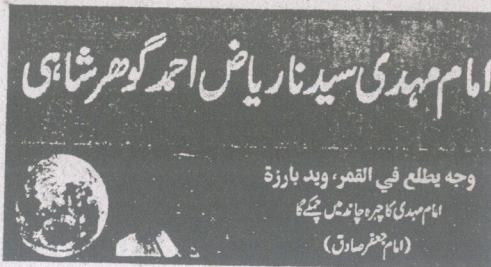
امام مہدی علیہ السلام کے پاس حضور پاک ﷺ کا کرتہ، تلوار اور جھنڈا ہوگا۔(پیر مہر علی شاہؒ)

ان کا تعلق دعا سیفی اور حجر اسود سے ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کے پاس تابوت سکینہ ہوگا جسے دیکھ کر یہودی ایمان لائیں گے مگر چند۔(پیر مہر علی شاہؒ)

کیونکہ تابوت سکینہ میں اولوالعزم پیغمبروں کی تصویریں ہیں۔اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تصویر بھی ہے۔معلوم ہو کہ تابوت سکینہ یہی حجر اسود ہے

امام مہدی علیہ السلام خانہ کعبہ کے خزانہ کو نکال کر تقسیم فرمائیں گے۔(پیر مہر علی شاہؒ)

کعبہ اللہ میں کوئی پیسے دفن نہیں بلکہ دلوں کا خزانہ ہے، جس کو سیدنا گوہر شاہی تقسیم کر رہی رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نظام ہائے تکوین سے متعلق گفتگو کے دوران ایک مرتبہ قلندر بابا اولیاء نے ایک بچہ کی ولادت کی پیش گوئی کی۔جس کو جون ۱۹۶۰ میں پیدا ہونا تھا۔جون ۱۹۶۰ کی تاریخ آئی تو میں نے دوبارہ استفسار کیا جس کے جواب میں مجھے بتایا گیا کہ وہ بچہ عالم ارواح سے عالم ناسوت میں آگیا ہے، جب یہ ۴۰ سال کی عمر کو پہنچے گا تو دنیا کے تمام مذاہب میں انقلاب برپا کردیگا، مذاہب کی گرفت ٹوٹ جائے گی۔اور وہ مذہب باقی رہے گا جس کو اللہ نے دین حنیف قرار دیا ہے۔(یہ پیش گوئی امام مہدی علیہ السلام کیلئے ہی کی گئی تھی)۔ قلندر بابا اولیاء

سیدنا گوہر شاہی کی کتاب دین الٰہی کے مطابق ۱۹ سال کی عمر میں جثہ توفیق الٰہی عطا ہوا۔سیدنا گوہر شاہی کی پیدائش ۱۹۴۱ کی ہے۔یعنی پیدائش سے ۱۹ سال کی عمر ۱۹۶۰ ہی بنتی ہے، اور یہ سن روح کے آنے کیلئے ہے۔ظاہر ہے اوپر سے بچے تو نہیں آتے روح ہی آتی ہے۔یہ جثہ توفیق الٰہی بچے میں داخل ہوا۔آپ نے ۴۰ سال کی عمر میں ہی تمام مذاہب میں عشق الٰہی کے مشن کی شروعات کردی۔ثبوت کیلئے www.goharshahi.com دیکھیں۔

http://www.mehdifoundation.com/updates/martaba_mehdi_saboot.html

گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام المنتظر ہیں، حجر اسود اور دیگر مقام پر گوہر شاہی کی تصاویر کا ظاہر ہونا من جانب اللہ نشانیاں ہیں اور اللہ کی نشانیوں کو جھٹلانا کفر ہے

قوم مسلم کے نام پیغام:

ہمارا ایمان ہے کہ چاند، سورج، حجر اسود اور دیگر مقامات پر تصاویر گوہر شاہی کا ظہور کرشمہ قدرت ہے، اور اللہ تعالی نے ان نشانیوں کو انسانیت کی رہبری اور ہدایت کے لیے ظاہر فرمایا ہے۔ مہ کا معنی چاند اور مہدی کا معنی چاند والا ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے بھی فرمایا تھا کہ امام مہدی علیہ السلام کا چہرہ چاند پر چمکے گا۔ چاند کی سطح پر تصویر گوہر شاہی کا ظاہر ہونا اس امر کی دلالت کرتا ہے کہ سیدنا گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام المنتظر ہیں۔ یہ نشانیاں فعل الٰہی سے تعبیر ہیں اور کسی انسان کے دائرہ اختیار سے قطعی خارج الامکان ہے کہ وہ ان مقامات پر تصاویر لگا یا بنا سکے! سورج ہماری زمین سے بہت دور ہے پھر بھی موسم گرما میں سورج کی تپش ہم سے برداشت نہیں ہوتی اور سکون و راحت کے لئے ہم ائر کنڈیشن کا سہارا لیتے ہیں۔ کیا کوئی انسان اس قدر دہکتے ہوئے سورج کے قریب پہنچ سکتا ہے؟ حجر اسود خانہ کعبہ میں نصب ہے جہاں ہر وقت مسلح افراد کا پہرہ رہتا ہے اور ہر وقت طواف جاری رہتا ہے۔ خاص طور پر مقام حجر اسود پر بھی حاجیوں کا جم غفیر لگا ہوتا ہے اور فقط نصیب والوں کو ہی حجر اسود کا بوسہ لینے کا موقع ملتا ہے۔ یہ خدشہ بھی خارج الامکان ہے کہ کوئی انسان حجر اسود پر تصویر لگا سکے! مختلف مقامات پر ظاہر ہونے والی تصاویر گوہر شاہی من جانب اللہ نشانیاں ہیں، اور اللہ کی نشانیوں کو جھٹلانا کفر ہے۔ قوم مسلم سے مودبانہ التماس ہے کہ ان نشانیوں کی تحقیق کریں اور بلا تحقیق ان کو رد نہ کریں۔ سیدنا گوہر شاہی فیضان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کل انسانیت کو منقسم فرما رہے ہیں۔ انسانوں کے قلوب کو اسم ذات اللہ سے زندہ فرما کر انسانوں کے سینوں میں قندیل نور لگا رہے ہیں کہ قوم مسلم وراثت محمدی کے طفیل ایک بار پھر اوج ثریا پر متمکن ہو سکے۔ نظر گوہر شاہی سے لاکھوں انسانوں کا تعلق اللہ سے جڑ چکا ہے، تمام اقوام عالم [illegible] گوہر شاہی کے طفیل مختلف فروعی مذہبی اختلافات بھلا کر امت واحدہ میں ڈھل رہی ہیں۔

قوم مسلم سے چند سوالات؟

- کیا فی زمانہ کوئی مسلم شخصیت ایسی ہے جو اپنی روحانی طاقت سے مردہ قلوب کو اسم اللہ ذات سے زندہ کردے اور [illegible]؟
- کیا کسی انسان کا قلب اذن اللہ کے بغیر اسم ذات اللہ سے زندہ و گویا ہو سکتا ہے؟
- کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کوئی فرقہ موجود تھا؟
- کیا امام مہدی علیہ السلام کو اس دنیا میں ظاہر نہیں ہونا؟ اور قوم مسلم کے پاس امام مہدی علیہ السلام کو پہچاننے کی کیا کسوٹی ہے؟

اگر قوم مسلم کے پاس امام مہدی علیہ السلام کو پہچاننے کی کسوٹی ہوتی تو ایک بڑی تعداد میں مسلم مرزا غلام قادیانی کے فریب میں [illegible] جب بھی کسی بدباطن نے مرتبہ مہدی کا جھوٹا دعوی کیا تو مسلم کی ایک بڑی تعداد اس کے دجل و فریب کا شکار ہوئی۔ اگر [illegible] گوہر شاہی کے مرتبہ مہدی سے متعلقہ کوئی خلش ہے اور وضاحت چاہتے ہیں تو بلا جھجک ہم سے رابطہ کریں۔ [illegible] الزام تراشی کسی طور مہذب طرز عمل نہیں ہے۔ والسلام محمد یونس الگوہر لندن

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

http://www.mehdifoundation.com/updates/qom-e-muslim-ke-naam.html

گوہر شاہی نے بکواس کرتے ہوئے کہا کہ میری پشت پر مہر ہوئی تو نبوت تسلیم کرنی ہوگی (معاذ اللہ)

TUESDAY 18 NOVEMBER 1997 Regd:S.S 944

تم وہ بہترین امت ہو جسے انسانوں (کی اصلاح) کے لئے میدان میں لایا گیا ہے۔ (القرآن)

Daily UMMAT Karachi

روزنامہ امت کراچی

جلد ۲: شمارہ ۹۵ | منگل ۷ رجب المرجب ۱۴۱۸ھ ۱۸ نومبر ۱۹۹۷ء | قیمت: ۳ روپے

میری پشت پر مہر ہوئی تو نبوت تسلیم کرنی ہوگی: گوہر شاہی

کلنٹن اور امریکی خاتون نے حضرت عیسیٰؑ کی تصویریں دیکھ کر ہی مجھے پہچانا

مخالفین چاہیں تو میرے پاس آنیوالے پیسے کی تحقیقات کرا لیں: صحافیوں سے گفتگو

حیدر آباد (بیورو رپورٹ) انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست ریاض احمد گوہر شاہی نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کو تشویش ہے کہ ہمارے پاس پیسہ کہاں سے آتا ہے اس سلسلے میں ہمارا کہنا ہے کہ ہمارے مخالفین سے اس بارے میں پوچھنے کے بجائے کسی دیانتدار ایجنسی سے تحقیقات کرائی جائے کہ ہمارے

بقیہ صفحہ 3 کالم 3 پر

گوہر شاہی نے امریکہ کے دورے پر ظاہری طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی

☆ حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری صاحب اس سال امریکہ کے تبلیغی دورے پر تشریف لے گئے اور امریکہ کے سب سے بڑے خلائی ادارے ناسا انٹرنیشنل کے مرکز گئے وہاں معلومات کی کہ کیا چاند پر کسی کی تصویر آپ لوگوں کو نظر آتی ہے؟ یہ سن کر ناسا والوں نے کہا کیا آپ انسان کی تصویر کی بات کر رہے ہیں، اگر ہمیں چاند پر چوہا بھی نظر آئے تو ہم اس پر تحقیقات شروع کر دیتے ہیں ... اس بات میں کوئی صداقت نہیں کہ چاند پر کسی انسان کی تصویر بھی نظر آئی ہو۔

گوہر شاہی دشمنانِ صحابہ کے رہنماؤں سے ملاقات اور تبادلہ خیال کر رہا ہے

اسم ذات کانفرنس نشتر پارک کراچی میں حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی مختلف ممالک سے آئے ہوئے مندوبین سے خطاب فرما رہے ہیں۔ (فوٹو وسیم قادری)

...دنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کو جناب شریف لالہ بھائی ہندوستان آمد پر خوش آمدید کہہ رہے ہیں جبکہ جناب شریف لالہ بھائی ہندوستان میں لوگوں کو مشن سے آگاہ فرما...
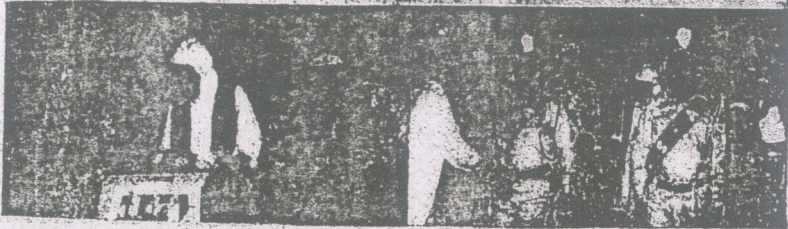
...ت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی اسم ذات کانفرنس نشتر پارک میں تشریف لا رہے ہیں جبکہ عالمی امیر عارف میمن مرحوم حضرت کو اسٹیج پر خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔

عالمی روحانی ذات گرامی حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی مختلف شیعہ رہنماؤں سے تبادلہ خیال فرما رہے ہیں۔ (فوٹو وسیم قادری)

GOHAR 59 1997

گوہر شاہی مختلف مذاہب اور پھر امام بارگاہ میں جا کر بدمذہبوں سے خطاب کر رہا ہے

حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی ہوٹل آواری ٹاور کراچی میں مختلف مذاہب کے رہنماؤں سے روحانی خطاب فرما رہے ہیں۔ (فوٹو وسیم قادری)

انجمن سرفروشان اسلام کے عالمی امیر جناب محمد عارف میمن مرحوم کی مرشد کے ساتھ یادگار تصویری لمحات۔ (فوٹو خرم ریاض)
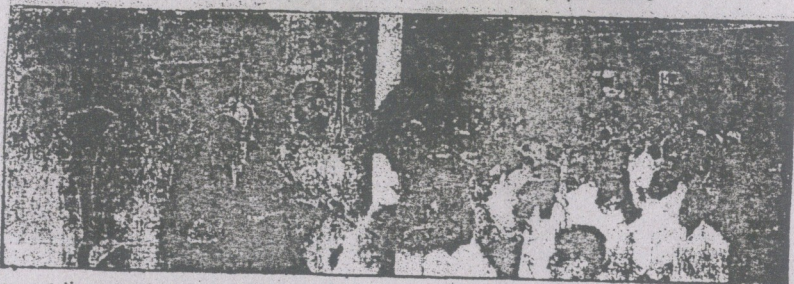
حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی امام بارگاہ نور ایمان کراچی میں روحانی خطاب فرما رہے ہیں جبکہ عالمی امیر مرحوم عارف میمن صاحب بھی نمایاں ہیں۔ (فوٹو وسیم قادری)

گوہر شاہی کی سالگرہ کے موقع پر کلمہ طیبہ میں لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض گوہر شاہی کی خطاطی والا اسٹیکر شائع کیا (معاذ اللہ)

مسلم عوام نے گوہر شاہی اور اس کے کارندوں کے کافرانہ عمل پر سخت احتجاج کیا ہے

WEDNESDAY DECEMBER 2, 1998 Regd:S.S-944

Daily UMMAT Karachi

روزنامہ امت کراچی

جلد ۲ شمارہ ۱۱۰ | بدھ ۱۲ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ ۲ دسمبر ۱۹۹۸ء

گوہر شاہی نے نبوت کا دعویٰ کر دیا

سالگرہ کے موقع پر جاری کردہ اسٹیکر میں لا الہ الا اللہ کے بعد گوہر شاہی کا نام لکھ دیا

اسٹیکر پر گوہر شاہی کی شبیہ حجر اسود، سورج اور چاند میں دکھائی گئی ہے

حیدر آباد (اردو رپورٹ) انجمن سرفروشان اسلام اور روحانی تنظیم کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی نے اب برملا رسالت نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے اور کلمہ طیبہ میں محمد رسول کی جگہ اپنا نام شامل کر دیا ہے۔ ریاض احمد گوہر شاہی جس نے کو

بقیہ صفحہ 3 کالم 4

کوٹری میں ریاض احمد گوہر شاہی کی سالگرہ کے موقع پر محمد علی شگی اور دیگر فنکار ... کی محفل سجائے ہوئے ہیں

بقیہ: گوہر شاہی / نبوت

کوٹری میں اپنے آستانے پر سالگرہ کا جشن منایا ہے اس موقع پر اس نے برملا نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ گوہر شاہی اپنے کافرانہ عقائد کی اشاعت کے لئے سالانہ کروڑوں روپے خرچ کرتا ہے۔ گوہر شاہی اس سے پہلے ولی، قطب ہونے، حضرت عیسیٰ سے ملاقات کرنے اپنی تصاویر چاند سورج کے بعد حجر اسود میں نظر آنے کے باطل دعوے کر چکا ہے اور مسلسل وہ اشتہاروں میں اپنے آپ کو نبی بھی کہتا رہا ہے اور اس کی تردید بھی جاری کرتا رہا ہے لیکن گوہر شاہی کی سالگرہ کے موقع پر آر اے جی ایس انٹرنیشنل کے نام سے ایک اسٹیکر جاری کیا گیا ہے جس پر دونوں طرف ایسی تصاویر دی گئی ہیں جن میں ظاہر کیا گیا ہے کہ حجر اسود، سورج، چاند میں گوہر شاہی کی شبیہ نظر آ رہی ہے اور یہ شعر لکھا ہے گرفتہ کیا ... بے نقابی کا عالم جب ہوگا، سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہوگا" لعنت کا یہ شعر گوہر شاہی کے حوالے سے لکھ کر یہ "لا الہ الا اللہ ریاض گوہر شاہی" کی خطاطی اس طرح کی گئی ہے کہ وہ اللہ بن گیا ہے نعوذ باللہ اس طرح نہ صرف گوہر شاہی کے نبی بلکہ اللہ تعالیٰ ہونے کا بھی پرچار کیا گیا ہے گوہر شاہی کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تک رسائی کے لئے ایمان لانا اور مسلمان ہونا ضروری نہیں ہندو، عیسائی، یہودی رہ کر بھی یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ مسلم عوام نے گوہر شاہی اور اس کے کارندوں کے کافرانہ عمل پر سخت احتجاج کیا ہے اور صدر پاکستان، وزیر اعظم اور گورنر سندھ سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ گوہر شاہی کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اور نبی آخر الزماں ﷺ کی توہین کرنے پر اسے عبرتناک سزا دی جائے

گوہر شاہی کی سالگرہ پر جاری کردہ اسٹیکر کا عکس جس میں کلمہ طیبہ ساتھ ریاض احمد گوہر شاہی لکھ کر نعوذ باللہ نبوت کا دعویٰ کیا گیا

گوہر شاہی نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اگر میرے مرید کہتے ہیں تو لوگوں کو ماننا پڑے گا (معاذ اللہ)

سب سے زیادہ مصدقہ شدہ اشاعت ABC CERTIFIED شام کے تمام اخبارات سے زیادہ

روزنامہ عوام کراچی

Daily Awam Karachi

امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اگر میرے مرید کہتے ہیں تو لوگوں کو ماننا پڑے گا — گوہر شاہی

حضرت عیسیٰ سے امریکہ کے ہوٹل میں ملاقات ہوئی تھی وثوق سے نہیں کہہ سکتا ملاقات روحانی تھی یا ظاہری، اخبار نویسوں سے بات چیت

انجمن کے کارکن کہتے ہیں آپ کی شبیہ چاند پر نظر آتی ہے، اخبار نویس آپ بھی دیکھیں گے تو نظر آئے گی، گوہر شاہی

میرا اس سے بڑا اور کیا معجزہ ہو گا کہ آستانے میں آنے والے شخص کا دل اللہ ہو کا ورد کرنے لگتا ہے

حیدرآباد (نمائندہ عوام) انجمن سرفروشان اسلام کے روحانی پیشوا گوہر شاہی نے کہا ہے کہ میں نے کبھی بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا

بقیہ نمبر ۱ صفحہ [illegible]

بقیہ 1

تاہم امریکہ کے تبلیغی دورے کے دوران روحانی طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تھی۔ جنہوں نے تبلیغی کام کرنے کی ہدایت کی ہے جبکہ امریکی [illegible] بعض فرقوں نے ان کی شکل کو حضرت عیسیٰ سے مشابہت قرار دیا ہے۔ سندھ ہائی کورٹ حیدرآباد کے بار روم میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جس عمر میں اٹھایا گیا تھا اسی عمر میں واپس آئیں گے

امریکہ کے ایک ہوٹل میں ان کی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی تھی جنہوں نے مجھے تلقین کی تھی کہ اپنی طاقت مذہب کے لئے استعمال کرو اور تبلیغی کام کرو انہوں نے دعویٰ کیا کہ امام مہدی وہی ہو گا جس کی پشت پر نام کی مہر ثبت ہوگی تاہم میں نے دعویٰ نہیں کیا البتہ اگر میرے مرید کہتے ہیں تو لوگوں کو ماننا ہو گا اور اسے امام تسلیم کرنا ہو گا ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں نے شکل دیکھ کر اندازہ لگایا تھا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ میری ملاقات روحانی طور پر ہوئی تھی یا ظاہری طور پر انہوں نے کہا کہ اگر کسی کے پاس ان کے حکومتی یا ایجنسیوں کے ایجنٹ ہونے کے ثبوت ہیں تو سامنے لائے پھر چاہے جو سزا دیں مجھے قبول ہے اس سوال پر کہ انجمن کو چلانے اور [illegible] پر ہونے والے اخراجات کس طرح پورے کئے جاتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ [illegible] انجمن کے ممبر [illegible] اور قربانی کی کھالیں جمع کرتے ہیں ان سے ملنے والی رقم سے اخراجات پورے کئے جاتے ہیں جبکہ بیرون ملک سے ان کے مرید جگہ کا کرایہ وغیرہ فراہم کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سیاست [illegible] ہے یہ ایمان خراب کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ گزشتہ ۴۰ سالوں سے تبلیغی کام انجام دے رہے ہیں جبکہ ہمارے [illegible] کارکنان ہیں اس سوال پر کہ گزشتہ ۲۰ سالوں میں کوئی معجزہ ہوا ہے تو انہوں نے کہا کہ اس سے بڑھ کر کیا معجزہ ہو گا کہ ہمارے آستانے میں آنے کے بعد بندے کا دل اللہ ہو کا ورد کرنے لگتا ہے۔ اس سوال پر کہ انجمن کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ آپ کی چاند پر شبیہ نظر آتی ہے جس پر گوہر شاہی نے [illegible] سے استفسار کیا کہ اگر آپ بھی دیکھیں گے تو نظر آئے گی جس پر ایک اخبار نویس نے کہا کہ [illegible]

گوہر شاہی کی پانچ لاکھ روپے کی ضمانت قبل از گرفتاری منظور

جیل سے دہشت گرد کے فرار کے واقعے میں غفلت برتنے والے اہلکاروں و دیگر کی درخواست ضمانت [illegible]

عالم بلوچ قتل کیس کی سماعت 24 نومبر تک ملتوی۔ ایس جبلی کا ضمنی چالان پیش کر دیا گیا

حیدرآباد (نمائندہ عوام) سندھ ہائی کورٹ کے جسٹس

بقیہ نمبر ۵ صفحہ ۱

روزنامہ عوام کراچی (3) منگل 18 نومبر 1997ء

بقیہ 5

[illegible] حیدرآباد سرکٹ بنچ نے کوٹڑی میں آستانہ گوہر شاہی میں ایک خاتون مسماۃ آمنہ کے قتل میں ملزم انجمن سرفروشان اسلام پاکستان کے بانی گوہر احمد شاہی کی ۵ لاکھ روپے کی ضمانت قبل از گرفتاری منظور کرلی ان پر الزام تھا کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے گلشن بہار کراچی کی رہنے والی ایک مریدنی مسماۃ آمنہ کا قتل کیا تھا درخواست گزار کی پیروی قربان چوہان ایڈووکیٹ نے کی۔ عدالت عالیہ نے دہشت گرد [illegible] کے فرار کے واقعہ میں فرائض سے غفلت برتنے کے الزام میں گرفتار سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل حیدرآباد [illegible] جیلر انور خورشید [illegible] کی اہلیہ مسماۃ [illegible] ساس مسماۃ [illegible] سمیت ۱۸ اہلکاروں کی جانب سے دائر کردہ درخواست ضمانت کی سماعت ۲۳ نومبر تک کے لئے ملتوی کردی۔

انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت حیدرآباد میں سابق وفاقی سیکریٹری عالم بلوچ اور ان کے گن مین کے قتل کے مقدمے میں نامزد ملزم سینیٹر آصف زرداری، حاکم زرداری سمیت ملزمان کی سماعت ۲۳ نومبر تک کے لئے ملتوی کردی گئی۔ فاضل عدالت میں [illegible] کے مقدمے میں ملوث ملزم ایس جبلی کا ضمنی چالان پیش کر دیا گیا [illegible] کو مقدمے میں ملوث ملزمان کامران، امبر اور راشد کو پیش کیا گیا سماعت ۲۳ نومبر تک کے لئے ملتوی کردی گئی۔

کوٹری سندھ میں گوہر شاہی کے آستانہ سے تشدد زدہ عورت کی لاش برآمد ہوئی، عورت کے بیٹے نے گوہر شاہی اور اس کے چیلوں کے خلاف رپورٹ درج کروائی

روزنامہ جنگ کراچی (3) جمعرات 6 نومبر 1997ء

کراچی سے کوٹری آنیوالی عورت پُراسرار طور پر ہلاک، ریاض گوہر شاہی کے خلاف قتل کا مقدمہ

کوٹری (نامہ نگار) خدا کی بستی پولیس نے ایک 55 سالہ عورت آمنہ خاتون زوجہ محمد سلیمان کی لاش بدھ کو تعلقہ اسپتال کوٹری پہنچائی اسپتال کے ڈاکٹروں نے لاش کے معائنے کے بعد بتایا ہے کہ عورت کو تشدد کر کے ہلاک کیا گیا ہے، دریں اثناء آمنہ کے نوجوان سالہ بیٹے محمد احسان کے مطابق اس کی ماں دو روز پیشتر اس سے ملنے کوٹری آئی تھی اور منگل کی شب وہ ایک مقامی روحانی مرکز پر گئی تھی بدھ کی صبح دو افراد نے اس کی لاش یہ کہہ کر اس کے حوالے کی کہ وہ طبعی موت مری ہے۔

دریں اثناء کوٹری پولیس نے مقتولہ آمنہ کے بیٹے محمد احسان کی رپورٹ پر انجمن سرفروشان اسلام (پاکستان) کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی اور ان کے تین ساتھیوں کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر لیا اور مقامی صنعتی علاقہ میں انجمن کے مرکز پر چھاپہ مار کر ایک چوکیدار کو حراست میں لے لیا ہے۔

3

آستانہ گوہر شاہی میں "مریدنی" کے ساتھ زیادتی، تشدد سے ہلاک

امام مہدی ہونے کے دعوے دار گوہر شاہی کے مریدوں اور مقتولہ کے بیٹوں نے رپورٹ درج کرا دی

"ہم کم علمی کی وجہ سے اس فراڈیے اور غیر ملکی ایجنٹ کی حقیقت نہیں سمجھ پائے" مریدوں کا بیان

آمنہ خاتون کو ذہنی اور جسمانی اذیت دے کر ہلاک کیا گیا، ڈاکٹر کی رپورٹ، آج ہڑتال ہو گی

گوہر شاہی اور بڑے مرید لڑکیوں سے ٹانگیں دبواتے اور مالش کراتے ہیں، گوہر شاہی کے خلاف نعرے

حیدر آباد (پرچم نیوز/ایجنسی) ریاض احمد گوہر شاہی پر اپنی ایک مرید خاتون کو ہلاک کر دینے کے الزام میں کوٹری تھانے میں ایف

بقیہ نمبر ۱۶ ● صفحہ ۱

بقیہ ✱ 37

آئی آر درج کرا دی گئی ہے اور پولیس نے آستانہ گوہر شاہی پر چھاپہ مارا ہے۔ گوہر شاہی اپنے ساتھیوں سمیت غائب ہو گئے۔ متوفیہ آمنہ کے جسم پر تشدد کے نشانات ہیں۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق اسے اذیت دے کر مارا گیا ہے۔ کوٹری کے عوام کی جانب سے گوہر شاہی کے خلاف آج ہڑتال ہو گی۔ تفصیلات کے مطابق انجمن سرفروشان اسلام کے بانی اور امام مہدی ہونے کے دعویدار ریاض احمد گوہر شاہی کے دو قریبی مریدوں محمد انور عرف حافظ جی اور اذیت سے ہلاک ہونے والی آمنہ خاتون کے بیٹے محمد احسان نے کوٹری پولیس اسٹیشن میں رپورٹ درج کرائی ہے کہ وہ دونوں اور احسان کی والدہ آمنہ خاتون زوجہ سلیمان بہاری ریاض احمد گوہر شاہی کے طویل عرصہ سے مرید ہیں۔ ریاض احمد گوہر شاہی خود کو اللہ کا نمائندہ اور امام مہدی کہتا ہے اس کے بہت سے عملیات خلاف اسلام معلوم ہوتے تھے لیکن ہم کم علمی کی وجہ سے حقیقت سمجھ نہیں پائے اور ان کی خاص مرید آمنہ خاتون ان کے عمل اور مراقبے کی بھینٹ چڑھ گئی۔ انہوں نے ایف آئی آر میں لکھوایا ہے کہ آمنہ خاتون کے ساتھ زیادتی، تشدد اور اذیت کے ثبوت موجود ہیں۔ پولیس نے ایف آئی آر درج کرنے کے بعد آستانہ گوہر شاہی پر چھاپا مارا تو گوہر شاہی اور ان کے مرید وہاں موجود نہیں تھے، جبکہ پولیس نے ان کے ایک قریبی ساتھی منیر میمن کو گرفتار کر لیا ہے۔ گوہر شاہی کی تلاش جاری ہے۔ تعلقہ اسپتال کوٹری کے ڈاکٹر شمس الدین شورو کی رپورٹ کے مطابق آمنہ خاتون کو ذہنی و جسمانی اذیت دے کر ہلاک کیا گیا ہے۔ لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے۔ قبل ازیں آستانہ گوہر شاہی سے چارپائی پر آمنہ کی لاش لے کر آنے کے بعد خدا کی بستی اور بہار کالونی کوٹری میں کہرام بپا ہو گیا، لوگوں نے جعلی پیر کے خلاف نعرے لگائے۔ قریبی مریدوں نے بتایا کہ وہ اور بعض دیگر بڑے مرید لڑکیوں اور خواتین سے ٹانگیں دبواتے ہیں اور جسم کی مالش کراتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم بہت سی باتوں کا عقیدتاً انکار نہیں کرتے تھے لیکن اب یقین ہو گیا ہے کہ گوہر شاہی کوئی پیر نہیں بلکہ ایک فراڈیا اور غیر ملکی ایجنٹ ہے۔

روزنامہ امت کراچی (۴) ۶ نومبر ۱۹۹۷ء

گوہر شاہی کا آستانہ پُراسرار حیثیت اختیار کر گیا

حیدر آباد (بیورو رپورٹ) عالمی روحانی تنظیم کے سرپرست اعلیٰ ہونے کے دعویدار ریاض احمد گوہر شاہی کا کوٹری خدا کی بستی میں واقع مرکز پُراسرار حیثیت اختیار کر گیا ہے کیونکہ اس آستانہ سے اب تک ۱۳ افراد کی لاشیں کوٹری اسپتال لائی گئی ہیں۔ کچھ عرصہ قبل قائم الدین جو نیم کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا پھر ایک نامعلوم خاتون کی لاش لائی گئی تھی اور اب آمنہ خاتون کی ہلاکت ہوئی۔

آستانہ گوہر شاہی میں عورت کی پُراسرار ہلاکت

آمنہ خاتون کی موت تشدد سے واقع ہوئی۔ جسم پر زخموں کے متعدد نشانات تھے، ڈاکٹر

کوٹری (نمائندہ امت) انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کے آستانے واقع خدا کی بستی کوٹری میں ایک عورت پُراسرار طور پر ہلاک ہو گئی۔ تفصیلات کے مطابق گلشن اقبال کراچی کی رہائشی آمنہ خاتون زوجہ محمد سلیمان بہاری دو روز قبل کراچی سے آستانہ گوہر شاہی پر آئی تھی۔ منگل کی شام وہ اپنے بیٹے احسان سے جو غریب آباد کالونی کوٹری میں رہائش پذیر ہے، ملنے گئی تاہم بدھ کی صبح احسان کو اطلاع دی گئی کہ اس کی ماں انتقال کر گئی ہے۔ احسان نے لاش لانے والے افراد سے موت کی وجہ معلوم کی تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی مرضی تھی۔ بعد ازاں لاش تعلقہ اسپتال کوٹری میں لائی

باقی صفحہ 3 کالم 3 پر

واقعہ کے خلاف آج ہڑتال ہو گی

کوٹری (نمائندہ امت) ریاض احمد گوہر شاہی کے آستانہ میں آمنہ خاتون نامی عورت کی پُراسرار ہلاکت کے خلاف آج کوٹری میں ہڑتال ہو گی۔ ہڑتال کی اپیل بہار کالونی کے سابق کونسلر نعیم بہاری اور یعقوب بہاری نے کی ہے۔ دکانداروں سے اپیل کی گئی ہے کہ اپنا کاروبار مکمل طور پر بند رکھیں۔

روزنامہ امت کراچی (۳) ۶ نومبر ۱۹۹۷ء

بقیہ: آستانہ / عورت ہلاک

گئی جہاں ڈاکٹر شمس الدین شورو نے ابتدائی رپورٹ میں بتایا کہ آمنہ خاتون کی موت تشدد سے واقع ہوئی ہے۔ مقتولہ کے پاؤں سے لے کر گردن تک تشدد کے نشانات تھے، اسے قتل کیا گیا ہے۔ مقتولہ کے بیٹے احسان کی درخواست پر کوٹری پولیس نے گوہر شاہی اور دیگر افراد کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر لیا ہے اور پولیس نے اس سلسلے میں منیر میمن نامی ایک شخص کو گرفتار کر لیا ہے۔ علاقے کے لوگوں کے مطابق گوہر شاہی کے آستانہ سے اس سے پہلے بھی ایک مرد اور ایک خاتون کی لاشیں مل چکی
[illegible]

انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے مذہبی منافرت پھیلانے کے الزام میں گوہر شاہی کو مفرور بتایا

گوہر شاہی کے خلاف خصوصی عدالت میں چالان پیش کر دیا گیا

میرپور خاص (نامہ نگار) ٹنڈو آدم پولیس نے انجمن سرفروشان اسلام کے رہنما ریاض احمر گوہر شاہی کے خلاف مذہبی منافرت پھیلانے کے الزام میں انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں چالان پیش کر دیا ہے جس میں ملزم کو مفرور بتایا گیا ہے۔

گوہر شاہی پر توہین رسالت، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا جرم ثابت ہونے پر تین بار عمر قید اور جرمانے کی سزا سنائی

ROZNAMA EXPRESS

روزنامہ ایکسپریس

اتوار 5 ذی الحجہ 1420ھ - 12 مارچ 2000ء صفحات 12 قیمت 5 روپے

جلد دوم | فون نمبر 8-5800051 فیکس نمبر 5800050,66 ای میل cenpub@cyber.net.pk | شمارہ 189

ریاض احمد گوہر شاہی کو 3 بار عمر قید اور جرمانے کی سزا

حیدرآباد (این این آئی) انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص کے جج جناب عبدالغفور نے انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف توہین رسالت، توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا جرم ثابت ہونے پر 3 بار عمر قید سمیت قید و جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں (باقی صفحہ 11 نمبر 27)

بقیہ نمبر 27

مدعی نے 2 مئی 1999ء کو ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن میں ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف ایف آئی آر نمبر 108/99 درج کرائی تھی جس کے بعد پولیس نے انسداد دہشت گردی میرپور خاص کی عدالت میں مقدمے کا چالان پیش کیا تھا۔ جناب عبدالغفور میمن پر مشتمل انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص نے مقدمے کی سماعت کے بعد ہفتہ کو فیصلے کا اعلان کیا ہے جس کے مطابق ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو 295 اے کے تحت 10 سال قید سخت، 5 ہزار روپے جرمانہ اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں 6 ماہ قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ 295 بی کے تحت ملزم کو عمر قید اور 295 سی کے تحت عمر قید اور 50 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر مزید ایک سال کی سزا بھگتنا ہوگی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ 8 اور 9 کے تحت ملزم کو 7 سال قید اور 15 ہزار روپے جرمانے کی سزا دی گئی ہے۔ جرمانے کی عدم ادائیگی پر مزید 8 ماہ کی سزا بھگتنا ہوگی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ 6/B اور 7/B - 1997ء کے تحت ملزم کو عمر قید اور 50 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر ملزم کو مزید ایک سال سزا بھگتنا پڑے گی۔ استغاثہ کی طرف سے سرکاری وکیل منظور رعنال نے جبکہ ملزم کی طرف سے نظام الدین [illegible] ایڈووکیٹ نے مقدمے کی پیروی کی۔ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو فاضل عدالت نے حاضر نہ ہونے پر مفرور قرار دیتے ہوئے اس کی طرف سے سرکاری خرچ پر نظام الدین [illegible] ایڈووکیٹ کو پیروی کیلئے مقرر کیا تھا۔ انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کی گزشتہ سالگرہ پر ایک [illegible] اسٹیکر جاری کیا گیا تھا جس میں حجر اسود سورج اور چاند وغیرہ پر گوہر شاہی کی شبیہ ظاہر کرنے کے علاوہ کلمہ طیبہ میں تحریف کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ 7 دسمبر 98ء کو آستانہ گوہر شاہی کوٹری پر ریاض احمد گوہر شاہی نے ایک پریس کانفرنس کے دوران ایسے خیالات کا اظہار کیا تھا جو توہین رسالت اور توہین قرآن کے ضمن میں آتے تھے جن کی بنیاد پر ٹنڈو آدم تھانے میں مقدمہ درج ہوا۔

Presented by ://https://jafrilibrary.com

فرقہ گوہر شاہیہ کے بارے میں اہم فتویٰ

فتویٰ: ابوالحسنین مفتی محمد عارف محمود خان رضوی

(مفتی دارالافتاء دارالعلوم غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، کراچی)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ فرقہ گوہر شاہی کے لوگ کیسے ہیں۔ اس کے بانی کے کیا نظریات تھے؟ اور ہمیں اس فرقہ سے تعلقات استوار کرنے اور رشتہ داری قائم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور سنی حنفی عورت کا گوہر شاہی فرقہ کے مرد سے نکاح کرنا کیسا؟ بینوا بالکتاب توجروا عندالحساب

سائل محمد فضیل قادری آف کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب، اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قرآن مجید میں ارشاد رب العزت جل مجدہ ہے

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ (الفاتحہ آیت 5)

ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ (ترجمہ کنز الایمان از اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ)

خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الافاضل استاذ العلماء مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ الہادی اپنی مشہور زمانہ تفسیر ''خزائن العرفان'' میں اس آیت کریمہ کے تحت یوں رقم طراز ہیں کہ صراط مستقیم سے مراد اسلام یا قرآن یا خُلقِ نبی کریم ﷺ یا حضور یا آل وصحابہ ہیں، اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم طریق اہلِ سنّت ہے جو اہلِ بیت واصحاب اور سنّت وقرآن اور سوادِ اعظم سب کو مانتے ہیں۔ (خزائن العرفان فی تفسیر القرآن ص 3، مطبوعہ تاج کمپنی لاہور)

نیز ارشاد محبوب رب العزت ﷺ

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَاحِدَۃً، قَالُوْا مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! قَالَ: مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ: وَ ھِیَ الْجَمَاعَۃُ (جامع ترمذی جلد ثانی ص 89 مطبوعہ کراچی)

یعنی، بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری اُمت' تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اور سوائے ایک کے سب دوزخ میں جائیں گے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ وہ جنتی لوگ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا میں اور میرے صحابہ جس پر ہیں اور ایک دوسری روایت میں ہے (جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا) وہ جماعت ہے۔

عزیز مَن! آج کے اِس پُرفتن دَور میں ہر طرف گمراہی بے دینی کا طوفان بدتمیزی برپا ہے اور لادینی اور اسلام دشمنی کی کالی گھٹائیں چھارہی ہیں اور مذہب مہذب اہلِ سنّت و جماعت کے خلاف سازشوں کا جال بچھایا جارہا ہے۔ دین و ایمان کے ڈاکو طرح طرح کے لباس میں بھولے بھالے سنیوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ قرآن وسنّت میں تحریف مصنوعی کرکے اپنے باطل نظریات پھیلانے میں دن رات مصروف ہیں۔ ایسے پُرآشوب دور میں صرف ''ماانا علیہ واصحابی'' کے مصداق اکابر علماء واولیاء کی تشریحات کی روشنی میں صرف مذہب اہلِ سنّت و جماعت ہی ایسا مضبوط قلعہ ہے جس کے اندر رہتے ہوئے ہم ایمان کی حفاظت کرسکتے ہیں۔ حضور جان عالم ﷺ نے تاکیدی حکم فرمایا:

اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ، فَاِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ (مشکوٰۃ المصابیح ص 30 مطبوعہ کراچی)

یعنی، بڑی جماعت (اہلِ سنّت) کی پیروی کرو کہ جو اس سے ہٹ گیا وہ دوزخ میں گیا۔

اکابر نے ''السواد الاعظم'' اور ''وھی الجماعۃ'' اور ''ماانا علیہ واصحابی'' کا مصداق اہلِ سنّت و جماعت کو ٹھہرایا' جیسا کہ ''غنیۃ الطالبین'' میں اور مُجدِّد الف ثانی قدس سرہ ربانی نے ''مکتوبات شریفہ'' میں اور علامہ علی قاری علیہ رحمتہ الباری نے ''مرقاۃ المفاتیح'' میں فرمایا کہ حق مذہب اہلِ سنّت ہے اس میں کوئی شک کی گنجائش نہیں ہے۔

استفتاء میں جس نام نہاد انجمن کے بانی کے عقائد ونظریات کے بارے میں سوال کیا گیا ہے فقیر غفرلہ القدیر نے نام نہاد انجمن سرفروشان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کے رسالہ ''روشناس''، ''مینارہ نور'' اور ''روحانی سفر'' جو درحقیقت شیطانی سفر کا مطالعہ کیا جس میں کئی عقائد

واقوال و افعال اس کے میرے سامنے آئے جو خلاف عقائد اسلامیہ اور خلاف شرع مطہرہ ہیں اور علماء دین کی بے ادبی پر مشتمل ہیں، جس کی روشنی میں گوہر شاہی کے جاہل، ضال، مضل، گمراہ بے دین ہونے میں کوئی شک نہیں رہا۔

ہمارے اکابر علماء اہل سنّت کے فتوے اس کے ردّ میں شائع ہو چکے ہیں وہ حق اور صحیح ہیں اور ہمیں اُن پر کامل اعتماد ہے۔ میں فقط چند ضروری باتیں اور کچھ اس کے عقائدِ باطلہ پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ کیجئے:

نمبر 1...... ''روحانی سفر'' ص 8 میں اس کا مرزائیت وہابیت کے اثر کو سوسائیٹیوں کی وجہ سے قبول کرنا لکھا ہے لیکن اس اثر ناپاک کے زائل ہونے کا کہیں بھی ذکر نہیں۔

نمبر 2...... ''مینارہ نور'' ص 11 پر آدم علیہ السلام کے بارے میں تحریر کیا کہ جب آدم علیہ السلام اپنے نفس کی شرارت کی بناء پر زمین پر پھینک دیئے گئے۔

نمبر 3...... ''مینارہ نور'' ص 14 پر مرزا غلام احمد قادیانی کو عابد و زاہد لکھا جبکہ یہ شخص اعلانِ نبوت کی بناء پر جمہور علماء کے متفقہ فیصلہ کی وجہ سے کافر و مرتد ہے

نمبر 4...... ''مینارہ نور'' ص 22 پر لکھا ''اگر روزانہ آدمی پانچ ہزار مرتبہ ذکر نہ کرے تو اُس کی نماز اور دعا میں نقص ہے'' حالانکہ شریعت مطہرہ نے ایسا حکم کہیں بھی نہیں دیا اور یہ اس کا اپنا ذاتی جبروتی حکم ہے جو شریعت پر افتراء ہے۔

نمبر 5...... ''مینارہ نور'' ص 37 پر ''سورہ توبہ'' کی آیت جو یہود و نصاریٰ کے گمراہ سربراہوں کے بارے میں ہے، علماء اسلام پر چسپاں کر دی۔

نمبر 6...... ''روحانی سفر'' اور ''روشناس'' میں حضرت آدم و خضر علیہما السلام کی گستاخیوں کا بیاں یوں کیا کہ آدم نفس کی شرارت سے بہشت سے نکال کر عالم ناسوت میں پھینک دیئے گئے اور خضر علیہ السلام نے قتل نفس کیا جو گُناہ کبیرہ ہے اور اس طرح ''مینارہ نور'' میں بھی لکھا ہے۔

حالانکہ عصمتِ نبوی کا عقیدہ اجماعی قطعی ہے اور نفسِ نبی شریر نہیں ہوتا بلکہ حد درجہ شریف ہوتا ہے اور خضر علیہ السلام اگر ولی بھی ہوں تو ان کے بارے میں ایسی گفتگو کرنا ضرور زیادتی اور بے ادبی تھا جبکہ علامہ بدر الدین محمود عینی نے ''عینی شرح بخاری'' جلد اول ص 447 (مطبوعہ بیروت) میں خضر علیہ السلام کے متعلق نبوّت کا قول راجح قرار دیا۔ علامہ خازن اور اعلیٰ حضرت نے بھی اِس قول کو راجح قرار دیا

اور علامہ عینی نے تو اِس پر جماعتِ علماء کا جزم بتایا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے۔

نمبر 7...... گوہر شاہی ''روحانی سفر'' ص 35 پر لکھتا ہے اور بھنگ کو خواہ مخواہ ہمارے عالموں نے حرام قرار دیا ہے۔

نمبر 8...... ''روحانی سفر'' ص 33 پر بھنگ پینے کو یادِ الٰہی کا سبب لکھا ہے (معاذ اللہ)

نمبر 9...... ''روحانی سفر'' ص 38,37,32 پر اجنبیہ عورت سے مصافحہ' معانقہ کرنا اور گلے لگ کر رونا اور ساری رات آپس میں گلے لگ کر سویا رہنا صاف لکھا ہے۔

درج بالا عقائد باطلہ اور افعال فاسدہ کا ارتکاب کرنا اور پھر اس کو خود بیان کرنا اور علماء کے سمجھانے پر بجائے توبہ کے علماء کے خلاف پروپیگنڈے کرنا اور ان کی تشہیر کرنا گُناہ در گُناہ اور حرام در حرام ہے۔ لہذا ان ساری خرابیوں کے باعث اس کی صحبت زہر قاتل تھی۔ اب وہ خود تو مر کھپ گیا اور اپنے ماننے والوں کا گروہ چھوڑ گیا اور جو آج کل ''مہدی فاؤنڈیشن'' کے نام سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک جسارت کر رہے ہیں لہذا ان سے ضرور ضرور بچیں۔

ارشادِ ربّ العزّت ہے: ''شیطان اگر بھلا دے تو یاد آ جانے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھو''۔

اور حدیثِ بخاری میں ہے: بچاؤ اپنے آپ کو ان سے اور ان کو اپنے سے دُور رکھو کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں اور تمہیں گمراہ نہ کر دیں۔

بہرحال ایسا شخص نہ خود پیری کے لائق تھا' نہ اُس کے ماننے والوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔ بلکہ ان لوگوں کے ساتھ میل جول' شادی بیاہ' ان کے حلقہ ہائے ذِکر و فکر میں شرکت کرنا ہرگز جائز نہیں۔ تفصیل کے لئے الحاج مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی کا رسالہ ''خطرہ کا الارم'' ملاحظہ کیجئے۔

مولیٰ کریم بطفیل اپنے محبوب کریم ﷺ مسلمانوں کو ان فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

تصدیق کنندہ

گوہر شاہی کے پیروکاروں کو چاہیے کہ اپنی عاقبت درست رکھنے کیلئے اس کے نظریات کی تبلیغ سے باز رہیں ہر مسلمان کو اسکی کتابوں و نظریات سے بچنا ضروری ہے اور ہرگز ایسوں کے ساتھ رشتہ داری قائم نہ کریں

فقط محمد اسماعیل غفرلہ

رئیس دار [illegible]

دار العلوم [illegible]

فقط ما ظہر لی والحق عند ربی

کتبہ ابو الحسین عارف محمود خان القادری غفرلہ

15 ذوالقعدۃ الحرام 1429ھ

یوم الجمعۃ المبارکہ

14 نومبر 2008ء

انجمن سرفروشانِ اسلام کے سربراہ ریاض احمد گوہر شاہی کی کتابوں اور اس کی تعلیمات کو دیکھنے کے بعد مفتیانِ کرام نے اسے جاہل، بعضوں نے کافر، بعضوں نے مرتد، بعضوں نے زندیق، بعضوں نے واجب القتل اور سخت گمراہ قرار دیا ہے۔ جن مفتیانِ کرام نے اس کے خلاف فتاویٰ جاری کئے ہیں ان کی فہرست ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین علیہ الرحمہ (دار العلوم امجدیہ، کراچی)

2۔ تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان الازہری (بریلی شریف، انڈیا)

3۔ حضرت علامہ مفتی ابوداؤد صادق صاحب (دار العلوم رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

4۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اطہر نعیمی صاب (دار العلوم نعیمیہ، کراچی)

5۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عبد العزیز حنفی صاحب (دار العلوم امجدیہ کراچی)

6۔ حضرت علامہ مولانا مفتی احمد میاں برکاتی صاحب (دار العلوم احسن البرکات حیدر آباد)

7۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد افضل کوٹلوی صاحب (جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد)

8۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عبد العلیم قادری صاحب (دار العلوم قادریہ سبحانیہ کراچی)

9۔ حضرت علامہ مولانا مفتی سید ضیاء الحسن جیلانی صاحب (حیدر آباد)

10۔ حضرت علامہ مولانا مفتی ابو الخلیل صاحب (جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد)

11۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الرشید نوری علیہ الرحمہ (حیدر آباد)

12۔ حضرت علامہ مولانا مفتی غلام سرور قادری صاحب علیہ الرحمہ (دار العلوم جامعہ رضویہ لاہور)

13۔ حضرت علامہ مولانا مفتی جمیل احمد نعیمی صاحب (دار العلوم نعیمیہ کراچی)

14۔ حضرت علامہ مولانا سید محمد علی رضوی علیہ الرحمہ (دار العلوم احسن البرکات حیدر آباد)

15۔ حضرت علامہ مولانا محمود شاہ رضوی (دار العلوم غوثیہ رضویہ اوگی ہزارہ)

16۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عبد السبحان قادری علیہ الرحمہ (دار العلوم قادریہ سبحانیہ کراچی)

17۔ حضرت علامہ مولانا مفتی غلام نبی صاحب (دار العلوم حامدیہ رضویہ کراچی)

18۔ حضرت علامہ مولانا مفتی لیاقت علی صاحب (جامعہ غوثیہ حیات علی شاہ سکھر)

19۔ حضرت علامہ قاری عبد الرشید سعیدی (جامعہ صدیقیہ، مہریہ، تعلیم القرآن ولایت آباد ملتان)

20۔ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین صاحب (دار العلوم امینیہ، رضویہ فیصل آباد)

21۔ حضرت علامہ مولانا عبد الوہاب سکندری صاحب (حیدر آباد سندھ)

22۔ حضرت علامہ مولانا چراغ دین صاحب (مدرسہ چشتیہ نظامیہ رضویہ فیصل آباد)

23۔ حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عمر فاروق صاحب (دار العلوم اسلامیہ حنفیہ مانسہرہ)

24۔ حضرت علامہ مولانا محمد ریاض احمد سعیدی (دار العلوم قادریہ فیصل آباد)

25۔ حضرت علامہ مولانا محمد اشرف رضا صدیقی (ممبئی انڈیا)

26۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الرحیم سکندری صاحب (پیر جو گوٹھ سندھ)

27۔ حضرت علامہ مولانا مفتی قمر رضا مصباحی مظفر پوری (ممبئی انڈیا)
28۔ حضرت علامہ مولانا مفتی غلام فرید رضوی (جامعہ فاروقیہ گوجرانوالہ)
29۔ حضرت علامہ مولانا پیر سعادت شاہ صاحب (دارالعلوم غوثیہ رضویہ اوگی ہزارہ)
30۔ حضرت علامہ مولانا قاضی انوار الحق صاحب (دارالعلوم ضیاء القرآن، اوگی مانسہرہ)
31۔ حضرت علامہ مفتی محمد ممتاز شاہ نقشبندی (دارالعلوم غوثیہ رضویہ اوگی ہزارہ)
32۔ حضرت علامہ مولانا مفتی سید ظفر اللہ (جامعہ رضویہ فیصل آباد)
33۔ حضرت علامہ مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی (دارالعلوم امجدیہ کراچی)
34۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عبداللطیف نعیمی صاحب (جامعہ مجددیہ نعیمیہ کراچی)
35۔ حضرت علامہ مولانا عابد علی شاہ صاحب (جامعہ رضویہ قمر الاسلام گوجرانوالہ)
36۔ حضرت علامہ مولانا حق سید احمد حنفی (جامعہ غوثیہ جلالیہ اویسیہ اُچ شریف بہاولپور)
37۔ حضرت علامہ مفتی ابوالعلاء محمد عبداللہ قادری اشرفی (شیخ الحدیث والافتاء وناظم دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور)
38۔ حضرت علامہ مولانا مفتی مراتب علی شاہ صاحب (مفتی جامعہ رضویہ قمر المدارس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ)
39۔ حضرت علامہ مفتی عبدالحق عتیق صاحب (مفتی مدرسہ عربیہ جامعہ عنایتیہ، خانیوال)
40۔ حضرت علامہ مولانا مفتی عارف محمود خان رضوی (مفتی دارالافتاء دارالعلوم غوثیہ پرانی سبزی منڈی، کراچی)

حرف آخر

محترم قارئین کرام! گوہر شاہی کو مرے ہوئے کئی سال ہو چکے ہیں۔ اس نے آخری وقت تک توبہ نہیں کی۔ علمائے اہلسنت اسے بارہا مناظرے کی دعوت دیتے رہے۔ خصوصاً مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقارالدین صاحب علیہ الرحمہ اور پیر طریقت حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب سے بارہا گوہر شاہی نے ملاقات کے وعدے کئے مگر وہ نہ آیا۔ ہم نے خود حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب کی زبان سے سنا کہ گوہر شاہی نے دو مرتبہ ہم سے کہا کہ میں آرہا ہوں شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ہم رات گیارہ بجے تک میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی میں اس کا انتظار کرتے رہے، مگر وہ نہ آیا۔ آخری وقت تک اس نے اپنی گستاخانہ عبارتوں سے رُجوع نہیں کیا۔ بالآخر وہ یورپ چلا گیا اور وہیں وہ مرا۔ آج بھی ''انجمن سرفروشان اسلام'' اور ''مہدی فاؤنڈیشن'' گوہر شاہی کے باطل مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں، لہٰذا ایسے شخص کی پیروی کرنے والے بھی گمراہ اور بے دین ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ان سے دور رہیں کیونکہ یہ فتنہ دوبارہ دوسرے نام سے کسی بھی وقت دوبارہ اُٹھ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہر قسم کے فتنے اور گمراہی سے محفوظ رکھے اور مذہب مہذب اہلسنت وجماعت سنی حنفی بریلوی مسلک پر ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح ورات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت مسلمانوں کے روزمرّہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہے۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

ہفتہ واری اجتماع

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے زیرِ اہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو رات بعد نماز عشاء فوراً ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کیسٹیں سماعت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

روحانی پروگرام

تسکینِ روح اور تقویت ایمان کے لئے شرکت کریں
ہر شبِ جمعہ نمازِ تہجد اور ہر اتوار عصر تا مغرب ختم قادریہ اور خصوصی دعا